(ب) جملہ فعلیہ (خبریہ): وہ جملہ جس میں مسند فعل ہو اور مسند الیہ اسم ہو، جملہ فعلیہ (خبریہ) کہلاتا ہے۔

جیسے: سلیمان نے قلم سے خط لکھا۔

درج بالا جملے میں "لکھا" مسند فعل ہے "سلیمان" مسند الیہ ہے۔

جملہ فعلیہ (خبریہ) کے اجزا:

(۱) فعل (۲) فاعل (۳) مفعول (۴) متعلق فعل

جیسے: سلیمان نے قلم سے خط لکھا۔

اس جملے میں "لکھا" فعل ہے۔ سلیمان "فاعل" "خط" مفعول "اور قلم سے" متعلق فعل" ہے۔

(۲) جملہ انشائیہ: وہ جملہ جس میں کوئی خبر نہ پائی جائے، اسے جملہ انشائیہ کہتے ہیں۔

مثالیں: ☆ شاید آج بارش ہو۔ ☆ کاش! ارکا امتحان میں کامیاب ہو جاتا۔

☆ کاش! وہ آج آ جاتا۔

اسم کی اقسام بلحاظِ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی درج ذیل تین اقسام ہیں:

(۱) اسم مصدر (۲) اسم مشتق (۳) اسم جامد

(۱) اسمِ مصدر: وہ اسم جو خود تو کسی کلمے سے نہ بنا ہو لیکن اس سے مقررہ قاعدوں کے مطابق بہت سے الفاظ یعنی اسم اور فعل بن سکتے ہوں، اسم مصدر کہلاتا ہے۔ اس میں زمانہ اور وقت معین نہیں ہوتا۔ جیسے کھیلنا سے کھیل، کھلاڑی، چلنا سے چال اور پڑھنا سے پڑھائی وغیرہ۔

مصدر کی پہچان: اُردو مصادر کے آخر میں ہمیشہ "نا" آتا ہے۔ جیسے پینا، لکھنا، دوڑنا، دیکھنا وغیرہ۔

بعض الفاظ کے آخر میں "نا" ہوتا ہے لیکن وہ مصدر نہیں ہوتے۔ مثلاً: نانا، چونا، بچھونا وغیرہ۔

یاد رکھیے! مصدر میں زمانے کی کوئی پابندی نہیں ہوتی۔ یہ وقت کی پابندی کے بغیر کام کے کرنے، ہونے یا سہنے کو ظاہر کرتا ہے۔ مصدر خود کسی سے نہیں بنتا، البتہ فعل مصدر سے بنتا ہے اور اس (فعل) میں زمانہ بھی پایا جاتا ہے۔

(۲) اسمِ مشتق: مشتق کے معنی ہیں نکلا ہوا۔ وہ اسم جو کسی مخصوص قاعدے کے مطابق مصدر سے بنا ہو لیکن اس سے کوئی اور کلمہ نہ بنے، اسم مشتق کہلاتا ہے۔ مثلاً لکھنا مصدر سے لکھائی، کھانا سے کھانے والا، کھایا ہوا یا کھائے گا وغیرہ اسم مشتق ہیں۔

اسمِ مشتق کی اقسام

اسم مشتق کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں:

(۱) اسم فاعل (۲) اسم مفعول (۳) اسم حالیہ

(۴) اسم معاوضہ (۵) اسم حاصل مصدر

(۱) اسمِ فاعل: وہ اسم جو کسی کام کرنے والے کے لیے استعمال کیا جائے اور وہ اس کام کرنے والے کا اصلی نام نہ ہو، "اسم فاعل" کہلاتا ہے۔ جیسے مسافر، خادم، عالم، دیکھنے والا، سننے والا۔

(۲) اسمِ مفعول: وہ اسم جو کسی ایسے شخص یا چیز کو ظاہر کرے، جس پر کوئی کام (فعل) واقع ہوا ہو اور وہ اس کا اصلی نام نہ ہو، "اسم مفعول" کہلاتا ہے۔ جیسے پڑھا ہوا، لکھا ہوا، مٹا ہوا، مقتول، مظلوم وغیرہ۔

(۳) اسمِ حالیہ: وہ اسم مشتق جو کسی فاعل یا مفعول یعنی کسی شخص یا چیز کی حالت کو ظاہر کرے، اسم حالیہ کہلاتا ہے۔ جیسے ٹہلتا ہوا، ہنستا ہوا، کھیلتے کھیلتے وغیرہ اسم حالیہ ہیں۔

(۴) اسمِ معاوضہ: وہ اسم جو کسی کام کے معاوضے یا اجرت کے معنوں میں استعمال ہو، "اسم معاوضہ" کہلاتا ہے۔ جیسے ڈھلائی، سلائی، پسوائی وغیرہ۔

(۵) اسمِ حاصل مصدر: حاصل مصدر وہ اسم ہے جو مصدر سے بنا ہو یا اس میں مصدری معنی پائے جائیں۔ یعنی وہ اسم مشتق جو مصدر تو نہ ہو لیکن مصدر کے معنی اور اثر ظاہر کرے، "اسم حاصل مصدر" کہلاتا ہے۔ مثلاً چلنا سے چلن، ہنسنا سے ہنسی اور مسکرانا سے مسکراہٹ وغیرہ۔

درج بالا مثالوں میں چلن، ہنسی اور مسکراہٹ اسم حاصل مصدر ہیں۔

(۳) اسمِ جامد: جامد کے معنی ہیں منجمد، جما ہوا یا ٹھوس۔ وہ اسم جو نہ تو خود کسی کلمے سے بنا ہو نہ اس سے کوئی اور کلمہ (اسم) بن سکے، "اسم جامد" کہلاتا ہے۔ مثلاً دوات، میز، کاغذ وغیرہ۔

اسم کی اقسام بلحاظِ معنی

معنی کے لحاظ سے اسم کی دو اقسام ہیں۔

(۱) اسم معرفہ (۲) اسم نکرہ

(۱) اسمِ معرفہ: وہ اسم جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کا نام ہو، اسم معرفہ کہلاتا ہے۔

مثلاً محمد علی جناحؒ، قرآن مجید، لاہور وغیرہ۔

نوٹ: اسم معرفہ کو اسم خاص بھی کہتے ہیں۔

(۲) اسمِ نکرہ: وہ اسم جو کسی عام شخص، چیز یا جگہ کو ظاہر کرے، "اسم نکرہ" کہلاتا ہے۔

مثلاً آدمی، فوجی، دریا، ملک، کتاب وغیرہ۔

یاد رکھیے! اسم نکرہ کو اسم عام بھی کہتے ہیں۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ نقطہ کہلاتا ہے:

[a] حروف کا مجموعہ (b) لفظوں کا مجموعہ (c) سطروں کا مجموعہ (d) صفحوں کا مجموعہ

۲۔ وہ الفاظ جن کا مطلب سمجھ میں آ جائے، کہلاتے ہیں:

(a) مہمل (b) مصدر [c] کلمہ (d) اسم صفت

۳۔ اسم اور فعل کو ملاتا ہے:

(a) مصدر [b] حرف (c) جملہ (d) کلمہ

۴۔ وہ الفاظ جن کے کوئی معنی نہ ہوں، کہلاتے ہیں:

[a] مہمل (b) کلمہ (c) اسم جمع (d) اسم معرفہ

۵۔ مہمل الفاظ کی فہرست ہے:

(a) پانی، کتاب، پیمانہ [b] وانی، ووٹی، شپ

(c) دکان، کاپی، گھر (d) سکول، ہسپتال، استاد

۶۔ کلمہ کی اقسام ہیں:

(a) دو [b] تین (c) پانچ (d) دس

۷۔ فعل والا جملہ ہے:

(a) ایک کتاب (b) میں سست ہوں [c] میں نے سیب کاٹا (d) یہ ایک روٹی ہے

۸۔ جملہ فعلیہ اور جملہ اسمیہ اقسام ہیں:

(a) جملہ انشائیہ کی [b] جملہ خبریہ کی (c) اسم مصدر کی (d) اسم آلہ کی

۹۔ فعل، فاعل، مفعول اور متعلق فعل اجزا ہیں:

[a] جملہ فعلیہ کے (b) اسم مشتق کے (c) اسم نکرہ کے (d) اسم جامد کے

۱۰۔ درج ذیل میں سے جملہ اسمیہ ہے:

[a] لڑکی محنتی ہے (b) وہ دوڑ رہا تھا (c) کرسی پر بیٹھو (d) پانی پیو

۱۱۔ "کاش! وہ آج آ جاتا" یہ ہے:

[a] جملہ انشائیہ (b) جملہ خبریہ (c) جملہ فعلیہ (d) جملہ اسمیہ

۱۲۔ بناوٹ کے لحاظ سے اسم کی اقسام ہیں:

[a] تین (b) چار (c) دس (d) بارہ

۱۳۔ مشتق کے معنی ہیں:

(a) بھاگا ہوا [b] نکلا ہوا (c) چلتا ہوا (d) آنے والا

۱۴۔ درج ذیل میں اسم جامد کی فہرست ہے:

[a] دوات، میز، کاغذ (b) لکھائی، پڑھائی، سلائی

(c) کھانے والا، جانے والا، کھائے گا (d) پسائی، دھلائی، رنگائی

۱۵۔ "ان کپڑوں کی دھلائی پچاس روپے ہے" اس جملے میں اسم معاوضہ ہے:

(a) کپڑوں (b) پچاس [c] دھلائی (d) ہے

۱۶۔ وہ اسم جو کسی کام کے معاوضے یا اجرت کے معنوں میں استعمال ہو، کہلاتا ہے:

[a] اسم معاوضہ (b) صفت مقداری (c) اسم صوت (d) اسم عدد

۱۷۔ مصدر کی پہچان یہ ہے کہ اس کے آخر میں آتا ہے:

[a] نا (b) تا (c) کا (d) ہا

۱۸۔ جس میں زمانے کی پابندی نہیں ہوتی:

(a) فعل [b] مصدر (c) فعل حال (d) فعل ماضی

۱۹۔ مصدر سے بنتا ہے:

(a) حرف (b) اسم (c) اسم نکرہ [d] فعل

۲۰۔ جامد کے معنی ہیں:

(a) جانے والا (b) پیا ہوا [c] جما ہوا (d) آنے والا

۲۱۔ اسم حاصل مصدر ہے:

[a] مسکراہٹ (b) قلم (c) خط (d) مسواک

۲۲۔ اسم معرفہ کا دوسرا نام ہے:

(a) اسم نکرہ [b] اسم خاص (c) اسم حالیہ (d) اسم علم

۲۳۔ اسم عام کو کہتے ہیں:

(a) اسم معرفہ [b] اسم نکرہ (c) اسم معاوضہ (d) اسم حالیہ

۲۴۔ جس میں زمانہ پایا جاتا ہے، وہ ہے:

[a] فعل (b) مصدر (c) مہمل (d) کلمہ

۲۵۔ اسم معرفہ ہے:

(a) فوجی (b) کتاب (c) میز [d] نعیم

اسم معرفہ کی اقسام

اسم معرفہ کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

(۱) اسم علم (۲) اسم ضمیر (۳) اسم اشارہ (۴) اسم موصول

(۱) اسم علم

علم کے معنی ہیں جھنڈا، علامت یا نشان۔ وہ اسم جو کسی خاص شخص، چیز یا جگہ کے نام کو ظاہر کرے "اسم علم" کہلاتا ہے۔ مثلاً: قائد اعظمؒ، نعمان، قرآن مجید، بہاول پور وغیرہ۔

اسمِ علم کی اقسام: اسم علم کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں:

(۱) خطاب (۲) لقب (۳) تخلص (۴) عرف (۵) کنیت

(۱) خطاب: وہ خاص نام جو کسی شخص کو اس کی کسی خوبی کی وجہ سے حکومت کی طرف سے اعزازی طور پر ملتا ہے، اسے خطاب کہا جاتا ہے۔ جیسے سر، رستم زماں اور شمس العلما وغیرہ۔

اعزاز: موجودہ دور میں خطاب کے بجائے اعزاز سے نوازا جاتا ہے۔

حکومت پاکستان جن اعزازات سے نوازتی ہے وہ درج ذیل ہیں:

(۱) نشان حیدر (۲) ہلال جرأت (۳) تمغائے شجاعت

(۴) ستارۂ خدمت (۵) تمغائے پاکستان (۶) تمغائے امتیاز

(۲) لقب: وہ خاص نام جو کسی خوبی کی وجہ سے قوم کی طرف سے دیا جائے یا وہ نام جو کسی خصوصیت یا وصف (خوبی) کی وجہ سے پڑ گیا ہو۔ جیسے: قائد اعظم، صادق، امین، سیف اللہ اور قائد ملت وغیرہ۔

(۳) تخلص: وہ مختصر نام جو شاعر اپنے اصلی نام کے بجائے اپنے شعروں میں استعمال کرتے ہیں، اسے تخلص کہتے ہیں۔ مثلاً غالب، حالی اور آتش وغیرہ۔

(۴) عرف: وہ مختصر نام جو اصل نام کے علاوہ لاڈ، پیار، نفرت یا حقارت کی وجہ سے رکھ دیا جائے، عرف کہلاتا ہے۔ جیسے فضل سے فضلو، رشید سے شیدا وغیرہ۔

(۵) کنیت: وہ نام جو ماں، باپ یا بیٹے اور بیٹی کی نسبت سے بولا جائے، کنیت کہلاتا ہے۔ مثلاً ابو طالب (طالب کا باپ) ابن آدم (آدم کا بیٹا) وغیرہ۔

۲۔ اسم ضمیر

وہ لفظ جو کسی اسم (نام) کی جگہ بولا جائے یا جس کے ذریعے ہم اپنے دل (ضمیر) میں کسی دوسرے اسم کی طرف اشارہ کریں، اسے اسم ضمیر کہتے ہیں۔ مثلاً: مزمل اچھا بچہ ہے۔ وہ روزانہ سکول جاتا ہے۔ اس نے چھٹی جماعت کا امتحان پاس کیا۔ درج بالا جملوں میں "وہ، اس" اسم ضمیر ہیں۔ اسی طرح تو، تم، آپ اور ہم وغیرہ بھی اسم ضمیر ہیں۔

اسمِ ضمیر کی اقسام: اسم ضمیر کی درج ذیل چھے اقسام ہیں:

(۱) ضمیر موصولہ (۲) ضمیر اشارہ (۳) ضمیر استفہامیہ

(۴) ضمیر تنکیری (۵) ضمیر تاکیدی (۶) ضمیر شخصی

(۱) ضمیر موصولہ: وہ ضمیر ہے جو اسم کی جگہ استعمال ہو، اس کے ساتھ ایک اور جملہ استعمال ہوتا ہے جس میں اس کے اسم کا بیان ہوتا ہے۔ مثلاً: جو محنت کرتا ہے کامیاب ہوتا ہے۔

یاد رکھیے! اوپر دی گئی مثال میں "جو" ضمیر موصولہ ہے اور "محنت کرتا ہے" صلہ ہے جو ضمیر موصولہ "وہ" کی جگہ استعمال کیا گیا ہے۔

(۲) ضمیر اشارہ: وہ ضمیر جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرے، اسے ضمیر اشارہ کہتے ہیں۔ جیسے: یہ، وہ، اسی، انھوں وغیرہ۔

مثالیں: یہ آدمی کون ہے؟ وہ لڑکا بڑا شرارتی ہے۔

درج بالا مثالوں میں یہ اور وہ ضمیر اشارہ ہیں۔

(۳) ضمیر استفہامیہ: وہ ضمیر جو کوئی بات یا سوال پوچھنے کے لیے استعمال ہو، اسے "ضمیر استفہامیہ" کہتے ہیں۔ جیسے: کیوں، کب، کون وغیرہ۔

مثالیں: وہ کہاں رہتا ہے؟ قلم کیسے ٹوٹ گیا؟

اوپر کی مثالوں میں "کہاں" اور "کیسے" ضمیر استفہامیہ ہیں۔

(۴) ضمیر تنکیری: وہ ضمیر جو غیر معین اشخاص یا چیزوں (اشیا) کے لیے بولی جائے، اسے "ضمیر تنکیری" کہتے ہیں۔ مثلاً: کچھ، چند، کوئی اور کئی وغیرہ۔

وضاحت: کوئی ہو تو کچھ فرمائے۔

درج بالا جملے میں "کوئی" غیر معین شخص کے لیے استعمال ہوا ہے اور "کچھ" کسی چیز کے لیے آیا ہے۔

(۵) ضمیر تاکیدی: وہ ضمیر جس میں کسی شخص، چیز یا جگہ کی کوئی تاکید یا خصوصیت پائی جائے، اسے "ضمیر تاکیدی" کہتے ہیں۔ جیسے: آپ، اپنا، اپنی، اپنے، خود وغیرہ۔

مثالیں: ☆ یہ معاملہ میرا ہے، آپ کیوں گھبراتے ہیں؟

☆ یہ کام تو میرا اپنا ہے۔ ☆ یہ میرا اپنا روپیا ہے۔

☆ آپ نے خود فرمایا تھا۔

اوپر کی مثالوں میں ہم، وہ، آپ، میں [illegible] اسم ضمیر ہیں۔

(۴) ضمیر شخصی: وہ ضمیر جو کسی شخص یا اشخاص کے لیے استعمال ہو اسے "ضمیر شخصی" کہتے ہیں۔ مثلاً وہ، میں، ہم، آپ وغیرہ۔

مثالیں ☆ وہ روزے رکھتا ہے۔
☆ میں ساتویں جماعت میں پڑھتا ہوں۔
☆ ہم روزانہ سیر کرتے ہیں۔

ضمیر شخصی کی صورتیں

ضمیر شخصی کی درج ذیل تین صورتیں ہوتی ہیں

(۱) ضمیر غائب (۲) ضمیر حاضر یا مخاطب (۳) ضمیر متکلم

(۱) ضمیر غائب: وہ ضمیر جو اس شخص کے لیے استعمال کی جائے جو سامنے موجود نہ ہو اسے ضمیر غائب کہتے ہیں۔ جیسے وہ، اس، انھوں، انھیں وغیرہ۔

مثالیں ☆ وہ آدمی کون ہے؟ ☆ اس نے گلاس توڑ دیا۔
☆ انھوں نے بھاگ کر جان بچائی۔

(۲) ضمیر حاضر یا مخاطب: ضمیر حاضر اس شخص کے لیے استعمال ہوتی ہے جو موجود ہو اور اس سے مخاطب ہو کر بات کی جا رہی ہو۔ مثلاً تو، آپ وغیرہ۔

مثالیں ☆ کیا تو وہاں گیا تھا؟ ☆ آپ کل کیوں نہیں آئے؟

(۳) ضمیر متکلم: وہ ضمیر جو بولنے والا خود اپنے لیے استعمال کرے اسے ضمیر متکلم کہتے ہیں۔ مثلاً میں، ہم، میری یا ہمارے وغیرہ۔

مثالیں ☆ میں مثالی پسند ہوں۔ ☆ ہم روزانہ سکول جاتے ہیں۔
☆ میری کتاب گم ہو گئی۔

یاد رکھیے! بات کرنے یا بولنے والے کو متکلم کہتے ہیں۔

ضمیر شخصی کی حالتیں

ضمیر شخصی کی درج ذیل تین حالتیں ہیں

(۱) فاعلی حالت (۲) مفعولی حالت (۳) اضافی حالت

(۱) فاعلی حالت: جب ضمیر فاعل یعنی کام کرنے والے کی جگہ استعمال ہو تو ضمیر کی فاعلی حالت کہلاتی ہے۔

مثالیں ☆ وہ چلا گیا تھا۔ ☆ اس نے خط لکھا۔ ☆ ہم نے سبق پڑھا۔
ان مثالوں میں وہ، اس نے، ہم نے ضمیر کی فاعلی حالتیں ہیں۔

فاعلی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
وہ	وہ	تو	تم/آپ	میں	ہم
اس نے	انھوں نے	تو نے	تم نے/آپ نے	میں نے	ہم نے

(۲) مفعولی حالت: جب ضمیر مفعول کی جگہ استعمال ہو تو ضمیر کی مفعولی حالت کہلاتی ہے۔ جیسے اسے، انھیں، آپ کو، مجھے وغیرہ۔

مثالیں ☆ اسے مارا گیا۔ ☆ آپ کو کس نے [illegible]؟

مفعولی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اسے	انھیں	تجھے	تمھیں	مجھے	ہمیں
اس کو	ان کو	تجھ کو	تم کو/آپ کو	مجھ کو	ہم کو

(۳) اضافی حالت: جب کوئی ضمیر کسی اسم کا کسی شخص یا چیز سے تعلق ظاہر کرے اسے ضمیر کی اضافی حالت کہتے ہیں۔ مثلاً ہمارا، میرا، ہماری، اس کا، اس کی، اس کے، تیری، ان کی وغیرہ۔

مثالیں ☆ ہمارا مکان بھی تعمیر ہوا ہے۔
☆ میرا بھائی امتحان میں کامیاب ہو گیا ہے۔
☆ اس کا گھر [illegible]۔

اضافی حالت کے صیغے

واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	جمع متکلم
اس کا	ان کا	تیرا	تمھارا/آپ کا	میرا	ہمارا
اس کے	ان کے	تیرے	تمھارے/آپ کے	میرے	ہمارے
اس کی	ان کی	تیری	تمھاری/آپ کی	میری	ہماری

۳۔ اسم اشارہ

وہ الفاظ جو اسم کے بجائے کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ کریں اسے اسم اشارہ کہتے ہیں۔ مثلاً یہ، وہ، یہاں، وہاں وغیرہ۔

مثالیں ☆ یہ کتاب ہے۔ ☆ وہ قلم ہے۔

یاد رکھیے! جس شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کیا جائے اسے "مشار الیہ" کہتے ہیں۔ اوپر کی مثالوں میں کتاب اور قلم "مشار الیہ" ہیں۔

اسم اشارہ کی اقسام

اسم اشارہ کی درج ذیل دو اقسام ہیں

(۱) اسم اشارہ قریب (۲) اسم اشارہ بعید

(۱) اسم اشارہ قریب: وہ الفاظ جو کسی قریب کی چیز، جگہ یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اسے اسم اشارہ قریب کہتے ہیں۔ مثلاً یہ، یہاں، اِدھر وغیرہ۔

مثالیں ☆ یہ بڑی کتاب ہے۔ ☆ [illegible]
☆ [illegible] ☆ [illegible]

(۲) اسم اشارہ بعید: وہ الفاظ جو کسی دور کی چیز، جگہ یا شخص کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اسے اسم اشارہ بعید کہا جاتا ہے۔ مثلاً وہ، وہاں، اُدھر وغیرہ۔

مثالیں ☆ وہ درخت بہت اونچا ہے۔ ☆ [illegible]
☆ [illegible]

اسم ضمیر اور اسم اشارہ میں فرق

اسم ضمیر میں کسی شخص یا چیز کی طرف اشارہ نہیں کیا جاتا ہے۔ جب کہ اسم اشارہ میں آنکھ، ہاتھ یا سر کے ذریعے اشارہ کیا جاتا ہے۔

۴۔ اسم موصول

اسم موصول وہ اسم ہے کہ جب تک اس کے ساتھ ایک اور جملہ نہ ملایا جائے اس وقت تک اس کا مطلب سمجھ میں نہیں آتا۔ اسے ضمیر موصول بھی کہتے ہیں۔ مثلاً جو، جس، جن، جو کوئی، جو کچھ وغیرہ اسم موصول ہیں۔

مثالیں ☆ جو محنت کرے گا کامیاب ہوگا۔
☆ جو کوئی جھوٹ بولے گا سزا پائے گا۔
☆ [illegible]

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ اسمائے موصول کی درست فہرست ہے۔
(a) ہم، تم، تمھارا (b) یہ، وہ، یہاں (c) جو، جس، جن، جو کچھ (d) اب، سب، جب

۲۔ درج ذیل جملوں میں "اسم موصول" کا جملہ ہے
(a) جو کوئی [illegible] (b) [illegible]
(c) [illegible] (d) [illegible]

۳۔ وہ مختصر نام جو شاعر اپنے اصل نام کے بجائے اپنے شعروں میں استعمال کرتے ہیں اسے کہتے ہیں
(a) لقب (b) خطاب (c) کنیت (d) تخلص

۴۔ درج ذیل میں ظرف ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

۵۔ اسم ضمیر ہے
(a) [illegible] (b) تم (c) [illegible] (d) [illegible]

۶۔ درج ذیل میں [illegible] ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) کتاب (d) [illegible]

۷۔ [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

۸۔ [illegible]
(a) اسم [illegible] (b) اسم [illegible] (c) اسم [illegible] (d) اسم [illegible]

۹۔ [illegible]
(a) اسم [illegible] (b) اسم [illegible] (c) اسم [illegible] (d) اسم [illegible]

۱۰۔ [illegible]
(a) [illegible] (b) اسم موصول (c) [illegible] (d) اسم ضمیر

۱۱۔ اسم ضمیر کی [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

۱۲۔ وہ ضمیر جو کسی شخص، چیز یا جگہ کی طرف اشارہ کرے [illegible]
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) [illegible] (d) [illegible]

۱۳۔ ضمیر غائب، ضمیر حاضر اور ضمیر متکلم [illegible]
(a) [illegible] (b) ضمیر شخصی (c) [illegible] (d) [illegible]

۱۴۔ وہ ضمیر جو بولنے والا اپنے لیے استعمال کرے اسے کہتے ہیں
(a) ضمیر غائب (b) ضمیر حاضر (c) ضمیر متکلم (d) ضمیر [illegible]

۱۵۔ فاعلی حالت، مفعولی حالت اور اضافی حالت کس کی حالتیں ہیں؟
(a) ضمیر شخصی کی (b) ضمیر [illegible] کی (c) ضمیر [illegible] کی (d) ضمیر [illegible] کی

۱۶۔ اسم اشارہ قریب اور اسم اشارہ بعید [illegible] اقسام ہیں
(a) اسم [illegible] کی (b) اسم [illegible] کی (c) اسم موصول کی (d) اسم اشارہ کی

اسم نکرہ کی اقسام

اسم نکرہ کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں

(۱) اسم ذات (۲) اسم صفت (۳) اسم ضمیر (۴) اسم عدد (۵) اسم فعل

۱۔ اسم ذات

وہ اسم جو اپنی جنس، خصوصیت کی وجہ سے دوسری چیز سے الگ سمجھا جائے اسے اسم ذات کہتے ہیں۔ مثلاً بکری، کرسی، گائے، چاقو، کتاب وغیرہ۔ ان میں سے ہر چیز اپنی الگ خصوصیت کی وجہ سے الگ ذات رکھتی ہے لہٰذا انھیں اسم ذات کہیں گے۔

اسم ذات کی اقسام

اسم ذات کی درج ذیل پانچ اقسام ہیں

(۱) اسم مصغر یا تصغیر (۲) اسم مکبر (۳) اسم ظرف (۴) اسم آلہ (۵) اسم صوت

(۱) اسم مصغر یا تصغیر: وہ اسم جس میں کسی چیز کے چھوٹے ہونے کے معنی پائے جائیں اسے اسم مصغر یا تصغیر کہتے ہیں۔ مثلاً پہاڑی، ڈبیا، [illegible] وغیرہ۔

مثالیں: ☆ [illegible]
☆ [illegible] ☆ [illegible]

اوپر کی مثالوں میں [illegible] اسم مصغر کہلاتے ہیں۔

(۲) اسم مکبر: وہ اسم جس میں کسی چیز یا شخص کے بڑے ہونے کے معنی پائے جائیں اسم مکبر کہلاتا ہے۔ مثلاً [illegible] وغیرہ۔

(۳) اسم ظرف: وہ اسم جو جگہ یا وقت کے معنی دے اسے اسم ظرف کہا جاتا ہے۔ مثلاً گھر، سکول، [illegible]، صبح وغیرہ۔

اسم ظرف کی اقسام: اسم ظرف کی دو اقسام ہیں۔

(ا) اسم ظرف زماں (ب) اسم ظرف مکاں

(ا) اسم ظرف زماں: وہ اسم جو وقت یا زمانے کو ظاہر کرے اسے اسم ظرف زماں کہتے ہیں۔ مثلاً صبح، شام، [illegible] وغیرہ۔

(ب) اسم ظرف مکاں: وہ اسم جو کسی جگہ یا مقام کو ظاہر کرے اسے اسم ظرف مکاں کہا جاتا ہے۔ جیسے [illegible] وغیرہ۔

(۴) اسم آلہ: وہ اسم جس میں کسی اوزار یا ہتھیار کے معنی پائے جائیں اسم آلہ کہلاتا ہے۔ جیسے چھری، [illegible] وغیرہ۔

(۵) اسم صوت: وہ اسم جو کسی جان دار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرے اسے اسم صوت کہا جاتا ہے۔ جیسے [illegible] ٹک ٹک، کھٹ کھٹ وغیرہ۔

۲۔ اسم صفت

وہ اسم جو کسی چیز یا شخص کی اچھی یا بری خصوصیت کو ظاہر کرے اسم صفت کہلاتا ہے۔ جیسے [illegible] وغیرہ۔

موصوف: جس کی اچھائی یا برائی بیان کی جائے اسے موصوف کہتے ہیں۔

مثالیں ☆ [illegible] ☆ [illegible]

اوپر کی مثالوں میں [illegible] صفت ہیں اور [illegible] موصوف ہیں۔

صفت کے درجے

صفت کے درج ذیل تین درجے ہیں

(۱) تفضیل نفسی (۲) تفضیل بعض (۳) تفضیل کل

(۱) تفضیل نفسی: جب کسی شخص یا چیز کی صرف ذاتی صفت بیان کی جائے اور اس کا کسی دوسری چیز سے مقابلہ نہ کیا جائے تو اسے تفضیل نفسی کہیں گے۔ یہ صفت کا پہلا درجہ ہے۔ مثلاً [illegible] وغیرہ۔

(۲) تفضیل بعض: جب کسی صفت (خوبی) میں ایک شخص یا چیز کا دوسرے [illegible]

میں مقابلہ کر کے ایک کو دوسرے سے گھٹایا یا بڑھایا جائے تو اسے تفضیلِ بعض کہیں گے۔ یہ صفت کا دوسرا درجہ ہے۔ مثلاً: زیادہ ذہین، بہت اچھا، بہت بڑا وغیرہ۔

(۳) تفضیلِ کُل: جب کسی شخص یا چیز کی اچھائی یا برائی تمام اشخاص یا چیزوں سے مقابلہ کر کے بیان کی جائے تو اسے تفضیلِ کل کہتے ہیں۔ اس میں سب پر ترجیح دی جاتی ہے۔ یہ صفت کا تیسرا درجہ ہے۔ مثلاً: سب سے نیک، بدترین یا بہت ہی شریر وغیرہ۔

اہم اسمائے صفت

تفضیلِ نفسی (پہلا درجہ)	تفضیلِ بعض (دوسرا درجہ)	تفضیلِ کل (تیسرا درجہ)
بد	بدتر	بدترین
کم	کمتر	کمترین
اچھا	بہتر	بہترین
پرانا	بہت پرانا	بہت ہی پرانا
سرخ	بہت سرخ	بہت ہی سرخ

اسمِ صفت کی اقسام

اسمِ صفت کی درج ذیل چار اقسام ہیں:

(۱) صفتِ ذاتی (۲) صفتِ نسبتی (۳) صفتِ عددی (۴) صفتِ مقداری

(۱) صفتِ ذاتی: وہ اسم جو اپنے موصوف کی کوئی ذاتی صفت، اچھائی یا برائی بیان کرے اسے صفتِ ذاتی کہتے ہیں۔ مثلاً: سلمیٰ بہت محنتی لڑکی ہے۔ کلیم بہت دانا تھا۔ جھگڑالو آدمی سے دور رہو۔ درج بالا جملوں میں محنتی، دانا اور جھگڑالو صفتِ ذاتی ہیں۔

(۲) صفتِ نسبتی: صفتِ نسبتی وہ صفت ہے جو کسی اسم کا کسی چیز، شخص یا جگہ سے تعلق یا نسبت ظاہر کرے۔ مثلاً: پہاڑی چشمہ، قندھاری انار، پاکستانی، مصری وغیرہ۔

(۳) صفتِ عددی: صفتِ عددی وہ صفت ہے جس میں کسی اسم کی تعداد، گنتی یا ترتیب ظاہر ہو۔ مثلاً: دو، پانچ، بارہ، دوگنا وغیرہ۔

(۴) صفتِ مقداری: صفتِ مقداری اس اسمِ صفت کو کہتے ہیں جو کسی دوسرے اسم کی مقدار کو ظاہر کرے۔ مثلاً: تھوڑا سا، پاؤ بھر، کم، کلو وغیرہ۔

۳۔ اسمِ استفہام

استفہام کے لغوی معنی ہیں "پوچھنا، دریافت کرنا یا سمجھنے کی خواہش کرنا"۔ وہ الفاظ جو کوئی بات پوچھنے کے لیے استعمال کیے جائیں، اسمِ استفہام کہلاتے ہیں۔ مثلاً: کیا، کون، کہاں، کیوں، کب، کدھر وغیرہ۔

مثالیں: ☆ وہاں کون بیٹھا ہوا تھا؟ ☆ یہ بھینس کس کی ہے؟ ☆ تم کدھر جا رہے ہو؟ ☆ آپ کب واپس آئیں گے؟ ☆ یہ مرغا کس کا ہے؟

اوپر دیے گئے ہر جملے میں ایسا لفظ ضرور پایا جاتا ہے جو کچھ پوچھنے یا سمجھنے کے لیے استعمال ہوا ہے یعنی کون، کس کی، کدھر، کب اور کس کا وغیرہ، یہی الفاظ اسمِ استفہام ہیں۔

۴۔ اسمِ عدد

وہ اسم جو کسی چیز یا شخص کی تعداد ظاہر کرے، اسمِ عدد کہلاتا ہے۔ مثلاً: ایک پنسل، دو کبوتر، پانچ میزیں، دس لڑکے وغیرہ۔

اسمِ واحد اور اسمِ جمع کی وضاحت

☆ ماہی گیر نے مچھلی پکڑی۔ (واحد)

☆ ماہی گیروں نے مچھلیاں پکڑیں۔ (جمع)

☆ یہ ایک پنسل ہے۔ (واحد)

☆ دو پانچ کتابیں ہیں۔ (جمع)

درج بالا جملوں میں ماہی گیر، مچھلی، پنسل ایسے الفاظ ہیں جو واحد اسموں کو ظاہر کرتے ہیں۔ ان کے علاوہ ماہی گیروں، مچھلیوں اور کتابیں وغیرہ کے الفاظ اسمِ جمع کو ظاہر کرتے ہیں۔

معدود: جس اسم کی گنتی یا تعداد بتائی جائے وہ معدود کہلاتا ہے۔ مثلاً: "چار مجالس" میں "چار" اسمِ عدد اور "مجالس" معدود ہے۔

۵۔ اسمِ جنس

وہ الفاظ جو کسی نر یا مادہ کو ظاہر کریں، اسمِ جنس کہلاتے ہیں۔ مثلاً: گائے، بھینس، بکرا، بیل، چچا، چچی، بھائی، بہن وغیرہ۔

جملوں میں اسمِ جنس کا استعمال:

☆ علم حاصل کرنا ہر مرد اور عورت پر فرض ہے۔

☆ شیر بھاگ گیا۔

☆ ماں باپ نے بچے سے پیار کیا۔

اوپر کے جملوں میں مرد، عورت، شیر، ماں، باپ اسمِ جنس ہیں۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ "سلمیٰ شازیہ سے لائق ہے" میں صفت کا درجہ بیان ہوا ہے:
(a) تفضیلِ نفسی **(b)** تفضیلِ بعض (c) تفضیلِ کل (d) صفت موصوف

۲۔ "بدترین" اسمِ صفت کا درجہ ہے:
(a) تفضیلِ نفسی (b) تفضیلِ بعض **(c)** تفضیلِ کل (d) صفت موصوف

۳۔ "بچہ ذہین ہے" میں صفت کا درجہ بیان ہوا ہے:
(a) تفضیلِ نفسی (b) تفضیلِ بعض (c) تفضیلِ کل (d) صفت موصوف

۴۔ "یہ چھری تیز نہیں ہے" اس جملے میں اسمِ ذات ہے:
(a) یہ (b) تیز **(c)** چھری (d) ہے

۵۔ "آج سکول آٹھ بجے کھلا تھا۔" اس جملے میں اسمِ ظرف ہے:
(a) آج (b) آٹھ (c) کھلا **(d)** سکول

۶۔ اسمِ صفت کے درجے ہیں:
(a) دو **(b)** تین (c) چار (d) پانچ

۷۔ اسمِ صفت کی اقسام ہیں:
(a) چار (b) پانچ (c) چھے (d) آٹھ

۸۔ "گھڑے میں تھوڑا سا پانی ہے۔" اس جملے میں صفتِ مقداری ہے:
(a) گھڑا (b) پانی **(c)** تھوڑا سا (d) ہے

۹۔ "ان چار مجالس میں بہت سے لوگوں نے شرکت کی۔" اس جملے میں اسمِ عدد ہے:
(a) مجالس (b) لوگوں (c) شرکت **(d)** چار

۱۰۔ وہ اسم جو اپنی علیحدہ خصوصیت کی وجہ سے دوسری چیزوں سے الگ سمجھا جائے، اسے کہتے ہیں:
(a) اسمِ ذات (b) اسمِ موصول (c) اسمِ اشارہ (d) اسمِ مفعول

۱۱۔ وہ اسم جس میں "چھوٹائی" کے معنی پائے جائیں وہ ہے:
(a) اسمِ مکبر **(b)** اسمِ مصغر (c) اسمِ ذات (d) اسمِ ظرف

۱۲۔ وہ اسم جس میں کسی شخص، چیز یا جگہ کی بڑائی کے معنی پائے جائیں، کہلاتا ہے:
(a) اسمِ عدد (b) اسمِ آلہ **(c)** اسمِ مکبر (d) اسمِ ظرف

۱۳۔ وہ اسم جو جگہ یا وقت کے معنی دے، کہلاتا ہے:
(a) اسمِ ظرف (b) اسمِ ضمیر (c) اسمِ اشارہ (d) اسمِ ذات

۱۴۔ اسمِ ظرفِ زماں اور اسمِ ظرفِ مکاں اقسام ہیں:
(a) اسمِ مصدر کی **(b)** اسمِ ظرف کی (c) جملہ انشائیہ کی (d) جملہ فعلیہ کی

۱۵۔ وہ اسم جو کسی جان دار یا بے جان چیز کی آواز کو ظاہر کرے، کہلاتا ہے:
(a) اسمِ فاعل (b) اسمِ مفعول **(c)** اسمِ صوت (d) اسمِ نکرہ

۱۶۔ وہ اسم جو کسی چیز یا شخص کی اچھی یا بُری خصوصیت کو ظاہر کرے، وہ ہے:
(a) اسمِ صفت (b) اسمِ صوت (c) اسمِ حالیہ (d) اسمِ معاوضہ

۱۷۔ تفضیلِ نفسی، تفضیلِ بعض اور تفضیلِ کل، ہیں:
(a) اسمِ صوت کے **(b)** اسمِ صفت کے (c) اسمِ مصغر کے (d) اسمِ مکبر کے

مُرکب

دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کے مجموعے کو مرکب یا کلام کہتے ہیں۔ جیسے: میری دوات۔ لڑکا نیک ہے۔

مرکب کی اقسام: مرکب کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

(۱) مرکبِ ناقص (۲) مرکبِ تام

(۱) مرکبِ ناقص: وہ مرکب جس سے کہنے والے کا مقصد پورا نہ ہو اور بات سننے والے کی سمجھ میں پوری طرح نہ آئے، اسے مرکبِ ناقص کہتے ہیں۔ جیسے: سست گھوڑا، نیک آدمی، رات اور دن۔ ان مرکبات سے کہنے والے کا مقصد سننے والے کی سمجھ میں پوری طرح نہیں آتا۔

مرکبِ ناقص کی اقسام

یوں تو مرکبِ ناقص کی زیادہ اقسام ہیں، لیکن ان میں سے چند مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) مرکبِ اضافی (۲) مرکبِ توصیفی (۳) مرکبِ عطفی

(۴) مرکبِ عددی (۵) مرکبِ اشاری (۶) مرکبِ جاری

(۱) مرکبِ اضافی: دو اسموں میں تعلق پیدا کرنا اضافت کہلاتا ہے۔ مثلاً: صدیق کی دوات، اللہ کا بندہ، سکول کے لڑکے۔ ان تینوں مجموعوں میں دوات کا تعلق صدیق سے، بندے کا تعلق اللہ سے اور لڑکے کا تعلق سکول سے پیدا کیا گیا ہے۔ جس سے تعلق پیدا کیا گیا ہے، وہ مضاف الیہ اور جس کا تعلق پیدا کیا گیا ہے وہ مضاف کہلائے گا۔ اسی مضاف الیہ اور مضاف کے مجموعے کو مرکبِ اضافی کہتے ہیں۔

وضاحت: اُردو میں مضاف الیہ پہلے اور مضاف بعد میں آتا ہے۔ عربی اور فارسی میں مضاف پہلے اور مضاف الیہ بعد میں آتا ہے۔ کا، کی، کے اضافت کی علامات ہیں۔

(۲) مرکبِ توصیفی: یہ وہ مرکب ہے جس میں اسم کے ساتھ اس کی صفت بھی شامل ہو۔ اس طرح صفت اور موصوف کے مجموعے کو مرکبِ توصیفی کہتے ہیں۔ مثلاً: شریف آدمی، ٹھنڈا پانی۔

(۳) مرکبِ عطفی: یہ وہ مرکب ہے جو دو اسموں کو آپس میں ملانے کا کام دیتا ہے۔ ان دو اسموں کو ملانے کے لیے اُردو میں "اور" فارسی میں "و" استعمال ہوتا ہے۔ انھیں حروفِ عطف کہتے ہیں۔ حرفِ عطف سے پہلے آنے والے اسم کو معطوف الیہ اور بعد میں آنے والے اسم کو معطوف کہتے ہیں۔

(۴) مرکبِ عددی: یہ وہ مرکب ہے جو کسی اسم کی تعداد یا گنتی کو ظاہر کرے۔ جیسے: سولہ میزیں، اٹھارہ کرسیاں، پچیس پیالے۔ ان میں سولہ، اٹھارہ اور پچیس اسمِ عدد اور میزیں، کرسیاں اور پیالے معدود ہیں۔ اس طرح اسے اسمِ عدد اور اسمِ معدود کا مجموعہ بھی کہا جاتا ہے۔

(۵) مرکبِ اشاری: یہ وہ مرکب ہے جس میں کسی اسم کے لیے دور یا نزدیک کا اشارہ پایا جائے۔ جیسے: یہ مسجد، وہ مدرسہ۔ ان میں "یہ" اور "وہ" اسمِ اشارہ ہیں۔ مسجد اور مدرسہ مشارٌ الیہ ہیں۔

(۶) مرکبِ جاری: یہ وہ مرکب ہے جس میں بات نامکمل ہونے کے ساتھ ساتھ ابھی جاری ہو۔ اس طرح یہ مرکب حرفِ جار اور اسمِ مجرور کا مجموعہ ہے۔ جیسے: چھت پر، کراچی سے، حیدر آباد تک، گھر میں۔ ان میں پر، سے، تک، میں حرفِ جار اور چھت، کراچی، حیدر آباد، گھر اسمِ مجرور ہیں۔

(۲) مرکبِ تام: دو یا دو سے زیادہ بامعنی لفظوں کا ایسا مجموعہ جس سے کہنے والے کا مقصد پورا ہو جائے اور سننے والے کو بات سمجھ میں آ جائے، اسے مرکبِ تام کہتے ہیں۔ جیسے:

☆ سلیمان گیا۔ ☆ نعیم آیا۔

☆ شعیب نیک ہے۔ ☆ فاخرہ محنتی ہے۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ مرکبِ ناقص اور مرکبِ تام، اقسام ہیں:
(a) مرکب کی (b) کلمہ کی (c) حرف کی (d) جملہ کی

۲۔ مرکبِ توصیفی کی فہرست ہے:
(a) شریر لڑکا، گرم پانی، نیک آدمی (b) مال و دولت، ظلم و ستم، گہری سوچ
(c) جمع خرچ، نفع و نقصان، محنت کرو (d) آرام سے بیٹھو، محنت کرو، کل پھر آنا

۳۔ "ٹھنڈا پانی" گرامر کی رو سے ہے:
(a) مرکبِ جاری (b) مرکبِ اضافی (c) مرکبِ عطفی **(d)** مرکبِ توصیفی

۴۔ مرکبِ توصیفی کی درست فہرست ہے:
(a) نیک لڑکا لڑکی دیکھ (b) بوڑھا آدمی، عورت، مرد
(c) جسم اور لباس، ونجمی ملت ٹو **(d)** چھوٹا لڑکا، چالاک لڑکی، لمبا درخت

۵۔ مرکبِ اضافی والی درست فہرست ہے:
(a) تحریکِ آزادی، سرخ روشنائی، غم خوار (b) علی کی گڑیا، سرخ پھول، خوب صورت قلم
(c) تحریکِ آزادی، قرآن مجید کا درس، علم کی روشنی
(d) جوق در جوق، بندوں کے حقوق، قدیم شہر

۶۔ "بہادر سپاہی لڑتا ہوا شہید ہو گیا۔" اس جملے میں مرکبِ توصیفی ہے:
(a) بہادر سپاہی (b) لڑتا ہوا (c) شہید ہو گیا (d) سپاہی لڑتا ہوا

۷۔ "گرم چائے" قواعد کی رُو سے ہے:
(a) مرکبِ توصیفی (b) مرکبِ عددی (c) مرکبِ عطفی (d) مرکبِ جاری

۸۔ مرکبِ عطفی کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) اے ارضِ پاک تو زندہ ہے۔ (b) ہم نے لاہور تک ریل گاڑی میں سفر کیا۔
(c) زمین و آسمان کس نے بنائے؟ (d) اٹھو اہلِ وطن کے دوست ہو۔

۹۔ مرکبِ جاری کے استعمال والا جملہ ہے:
(a) اکرم گھر تک گیا ہے ابھی واپس آتا ہے۔ (b) چاند اور سورج روشنی کا ذریعہ ہیں۔
(c) کمرے میں چار کرسیاں اور ایک میز ہے۔ (d) ہمیں پُرعزم قیادت کی ضرورت ہے۔

۱۰۔ "مال و دولت" پر تکبر نہیں کرنا چاہیے۔" اس جملے میں مال و دولت قواعد کی رُو سے ہے:
(a) مرکبِ اضافی (b) مرکبِ توصیفی (c) مرکبِ اشاری **(d)** مرکبِ عطفی

واحد، جمع

واحد: ایک شخص، جگہ یا چیز کو واحد کہتے ہیں۔ مثلاً: لڑکا، لڑکی، کتاب، دکان، مسجد وغیرہ۔
جمع: ایک سے زیادہ اشخاص، جگہوں یا چیزوں کو جمع کہتے ہیں۔ مثلاً: لڑکے، لڑکیاں، کتابیں، دکانیں، مساجد وغیرہ۔

اُردو الفاظ کی جمع بنانے کے قاعدے

۱۔ اگر مذکر اسم کے آخر میں الف یا ہ ہو تو جمع بناتے وقت الف یا ہ کو یائے مجہول سے بدل دیا جاتا ہے۔ مثلاً: بیٹا سے بیٹے، پودا سے پودے، قاعدہ سے قاعدے وغیرہ۔
۲۔ اگر مذکر اسما کے آخر میں "اں" ہو تو جمع بناتے وقت الف کو یائے معروف سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے: دھواں سے دھوئیں وغیرہ۔

مؤنث اسموں کی جمع

۱۔ اگر مؤنث اسم کے آخر میں یائے معروف ہو تو جمع بناتے وقت "اں" زیادہ کر دیتے ہیں۔ مثلاً لڑکی سے لڑکیاں، روٹی سے روٹیاں، چوٹی سے چوٹیاں، نیکی سے نیکیاں وغیرہ۔
۲۔ اگر مؤنث اسما کے آخر میں "یا" ہو تو صرف نون غنہ بڑھانے سے جمع بن جاتی ہے۔ مثلاً: چڑیا سے چڑیاں، گڑیا سے گڑیاں وغیرہ۔
۳۔ اگر مؤنث اسما کے آخر میں واؤ یا الف ہو تو جمع میں ئیں کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً: خوش بُو سے خوش بُوئیں۔ دعا سے دعائیں۔ دوا سے دوائیں وغیرہ۔
۴۔ اگر مؤنث اسم کے آخر میں مندرجہ بالا علامتوں میں سے کوئی بھی نہ ہو تو "یں" بڑھا دیتے ہیں۔ جیسے: دوات سے دواتیں، بات سے باتیں وغیرہ۔
۵۔ بعض اوقات اگر اسم میں "ن" ہو تو جمع بناتے وقت "یں" بڑھا دیتے ہیں جیسے کوالن سے کوالنیں وغیرہ۔

عربی الفاظ کی جمع

اُردو میں فارسی اور عربی الفاظ کی جمع بھی بکثرت استعمال ہوتی ہے۔ چوں کہ ایسے الفاظ کی جمع بنانے کے کئی قاعدے ہیں اس لیے ذیل میں چند خاص اور مشہور الفاظ کے واحد جمع لکھے جاتے ہیں جنھیں زبانی یاد کر لینا چاہیے۔

واحد	جمع	واحد	جمع	واحد	جمع
آیت	آیات	الم	آلام	انعام	انعامات
اثر	اثرات	امام	آئمہ	انکشاف	انکشافات
آلہ	آلات	امتحان	امتحانات	اطلاع	اطلاعات
اسم	اسما	احسان	احسانات	اعتراض	اعتراضات
ادب	آداب	اصل	اصول	مدرس	مدرسین
ادیب	ادبا	اوّل	اوائل	نور	انوار
امت	امم	آخر	اواخر	افق	آفاق
اخبار	اخبارات	اصلاح	اصلاحات	باب	ابواب
آفت	آفات	اشتہار	اشتہارات	بخار	بخارات
امیر	امرا	اکبر	اکابر	برکت	برکات
استاد	اساتذہ	اشارہ	اشارات	ذرہ	ذرات
بنت	بنات	حاجت	حاجات	رسول	رسل
بیگم	بیگمات	حرف	حروف	تاجر	تجار
تجویز	تجاویز	حکیم	حکما	روح	ارواح

ترجمہ	تراجم	حقیقت	حقائق	رائے	آرا
تکلیف	تکالیف	حضرت	حضرات	رسم	رسوم
ترکیب	تراکیب	حکایت	حکایات	رکن	ارکان
تصنیف	تصانیف	حدیث	احادیث	رفیق	رفقا
تعطیل	تعطیلات	حرکت	حرکات	روضہ	ریاض
تقریر	تقاریر	حیوان	حیوانات	رقم	رقوم
تفسیر	تفاسیر	حال	احوال	رقعہ	رقعات
تاریخ	تواریخ	حاضر	حاضرین	روایت	روایات
تجربہ	تجربات	حاکم	حکام	زائر	زائرین
تصویر	تصاویر	حاجی	حجاج	زمانہ	ازمنہ
تحفہ	تحائف	حافظ	حفاظ	سبب	اسباب
تدبیر	تدابیر	خدمت	خدمات	سر	اسرار
تحریر	تحریرات	خبر	اخبار	سبق	اسباق
تشریح	تشریحات	خادم	خدام	سطر	سطور
توقع	توقعات	خیال	خیالات	سجدہ	سجود
جاہل	جہلا	خصلت	خصائل	ساکن	ساکنان
جرم	جرائم	اخراج	اخراجات	سامع	سامعین
جد	اجداد	خلیفہ	خلفا	سوال	سوالات
جذبہ	جذبات	خطرہ	خطرات	سیرت	سیر
جز	اجزا	خط	خطوط	سلطان	سلاطین
جسم	اجسام	خاتون	خواتین	سند	اسناد
وظیفہ	وظائف	خاصیت	خواص	سلف	اسلاف
جن	جنات	درجہ	درجات	سنت	سنن
جوہر	جواہر	دوا	ادویہ	شاعر	شعرا
جواب	جوابات	دفتر	دفاتر	شریف	شرفا
جنس	اجناس	ذریعہ	ذرائع	شکل	اشکال
جریدہ	جرائد	ذخیرہ	ذخائر	شعر	اشعار
جزیرہ	جزائر	ذکر	اذکار	شے	اشیا
شک	شکوک	مرضی	مرائض	کاغذ	کاغذات
حکم	احکام	رسالہ	رسائل	شکایت	شکایات
حق	حقوق	رعیت	رعایا	شریک	شرکا
حد	حدود	رئیس	روسا	شجر	اشجار
شیطان	شیاطین	عام	عوام	لذت	لذات
شہید	شہدا	عنایت	عنایات	لمحہ	لمحات
شیخ	شیوخ	علامت	علامات	لطیفہ	لطائف
صدقہ	صدقات	عامل	عمال	لقب	القاب
صنف	اصناف	عضو	اعضا	لطف	الطاف
صفت	صفات	غرض	اغراض	لازم	لوازم
صنم	اصنام	غنی	اغنیا	ماہر	ماہرین

صفحہ	صفحات	غریب	غربا	مذہب	مذاہب
صوم	صیام	غیر	اغیار	مصیبت	مصائب
صدمہ	صدمات	غذا	اغذیہ	مقام	مقامات
صاحب	اصحاب	غلط	اغلاط	ملک	ممالک
ضد	اضداد	فعل	افعال	مطلب	مطالب
ضابطہ	ضوابط	فن	فنون	مقصد	مقاصد
ضلع	اضلاع	فقیر	فقرا	مدرسہ	مدارس
ضرورت	ضروریات	فتح	فتوح	مرض	امراض
ضمیر	ضمائر	فوج	افواج	موت	اموات
واقعہ	واقعات	فاتح	فاتحین	مسجد	مساجد
طرف	اطراف	فائدہ	فوائد	معاملہ	معاملات
طبیعت	طبائع	قاعدہ	قواعد	منزل	منازل
طائر	طیور	قبر	قبور	نور	انوار
طفل	اطفال	قانون	قوانین	نفس	نفوس
طبیب	اطبا	قصہ	قصص	نشان	نشانات
طالب	طلبہ	قسم	اقسام	نتیجہ	نتائج
طور	اطوار	قول	اقوال	نہر	انہار
طلسم	طلسمات	قلب	قلوب	نبی	انبیا
طبقہ	طبقات	قبیلہ	قبائل	نجم	نجوم
ظرف	ظروف	کافر	کفار	نقل	نقول
ظلمت	ظلمات	کتاب	کتب	نقش	نقوش
عدد	اعداد	کیفیت	کوائف	نصیحت	نصائح
عالم	علما	کلمہ	کلمات	نوازش	نوازشات
عمارت	عمارات	کمال	کمالات	ورق	اوراق
عیب	عیوب	لغت	لغات	وصف	اوصاف
عادت	عادات	لفظ	الفاظ	وظیفہ	وظائف
وسیلہ	وسائل	وزیر	وزرا	ہدایت	ہدایات
وکیل	وکلا	واقعہ	واقعات	یوم	ایام
ولد	اولاد	وزن	اوزان	یتیم	یتامیٰ
وجہ	وجوہ	ولی	اولیا	سفیر	سفرا

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ جمع الفاظ کی فہرست ہے:
[a] بہنیں، بھائیوں، مشکلات (b) طوطا، کبوتر، فاختہ
(c) پیمانہ، پنسل، بیل (d) بھیڑ، بکری، گائے

۲۔ "احسان" کی جمع ہے:
[a] احسانات (b) احسانی (c) احسانوں (d) احسانیات

۳۔ "تاجر" کی جمع ہے:
(a) تاجری [b] تجار (c) تجارتی (d) تاجراتی

۴۔ "تعطیلات" کا واحد ہے:
(a) تعطیلا (b) تعطیلاتی (c) تعطیلی [d] تعطیل

۵۔ "سبب" کی جمع ہے:
[a] اسباب (b) سببوں (c) اسبابوں (d) سابوں

۶۔ "علامات" کا واحد ہے:
(a) علامتی [b] علامت (c) علامے (d) علاماتی

۷۔ "خطوط" کا واحد ہے:
(a) خطی (b) خطے [c] خط (d) خطوطی

۸۔ "ملک" کی جمع ہے:
(a) ملکوں [b] ممالک (c) ملکی (d) ملکیت

۹۔ "فوائد" جمع ہے:
[a] فائدہ کی (b) فائدے کی (c) فائدی کی (d) فائدا کی

۱۰۔ "وصف" جمع ہے:
(a) وسائف کی (b) وصفی کی (c) وصفوں کی [d] اوصاف کی

۱۱۔ "نہر" کی جمع ہے:
[a] انہار (b) نہری (c) نہروں (d) نہریات

تذکیر وتانیث (مذکر، مؤنث)

مذکر: جو لفظ نر کے لیے بولا جائے، وہ مذکر کہلاتا ہے۔ مثلاً: باپ، بیٹا، دھوبی، شیر، گدھا، گھوڑا، لڑکا وغیرہ۔
مؤنث: جو لفظ مادہ کے لیے بولا جائے، اسے مؤنث کہتے ہیں۔ مثلاً: ماں، بیٹی، دھوبن، شرنی، گدھی، گھوڑی، لڑکی وغیرہ۔

مذکر سے مؤنث بنانے کے قاعدے:

۱۔ نر اور مادہ کے لیے جو الفاظ الگ الگ استعمال کیے جاتے ہیں، ان کی تعداد بہت کم ہے۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
ابا	اماں	داماد	بہو	بادشاہ	ملکہ
دادا	دادی	خالو	خالہ	چوہا	چوہیا
مرد	عورت	چڑا	چڑیا	گھوڑا	گھوڑی
راجا	رانی	ماموں	ممانی	بھینسا	بھینس
ہاتھی	ہتھنی	نانا	نانی	لڑکا	لڑکی
بیل	گائے	میاں	بیوی	غلام	لونڈی
بندر	بندریا	دولہا	دلہن	نواب	بیگم
بھائی	بہن	سسر	ساس	خان	خانم
خواجہ	خاتون				

۲۔ اگر مذکر اسم کے آخر میں "الف" ہو تو وہ مؤنث میں یائے معروف سے بدل جاتا ہے اور اگر "ہ" آخر میں ہو تو وہ بھی یائے معروف سے بدل جاتی ہے۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
مرغا	مرغی	شہزادہ	شہزادی	نانا	نانی
بندہ	بندی	لڑکا	لڑکی	پھوپھا	پھوپھی

اندھا	اندھی	جولاہا	جولاہی	ملّا	[illegible]
بیٹا	بیٹی	بلا	بلی	بھیّا	[illegible]

۳۔ اگر اسم مذکر کے آخر میں یائے معروف ہو تو اسے نون سے بدل کر مؤنث بناتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
درزی	درزن	مالی	مالن	حلوائی	حلوائن
[illegible]	[illegible]	دھوبی	دھوبن	چودھری	چودھرائن
نائی	نائن	یہودی	یہودن	حبشی	حبشن
تیلی	تیلن	موچی	موچن	جوگی	جوگن

۴۔ کبھی اسم مذکر کے آخر میں "انی" یا "نی" زیادہ کر کے مؤنث بناتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
فقیر	فقیرنی	شیخ	شیخانی	مور	مورنی
دیور	دیورانی	جیٹھ	جیٹھانی	مغل	مغلانی
اونٹ	اونٹنی	سید	سیدانی	نوکر	نوکرانی

۵۔ عربی مذکر اور مؤنث بھی اردو میں اکثر استعمال ہوتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
سلطان	سلطانہ	عزیز	عزیزہ	والد	والدہ
قاتل	قاتلہ	حاکم	حاکمہ	صابر	صابرہ

۶۔ بعض اوقات مذکر کے "الف" کو "یا" سے بدل دیتے ہیں۔

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
چوہا	چوہیا	بوڑھا	بڑھیا	بچھڑا	بچھیا
بندر	بندریا	چڑا	چڑیا	گڈا	گڑیا
کتا	کتیا				

متفرق فہرست ۔ مذکر مؤنث

مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث	مذکر	مؤنث
باپ	ماں	چیلا	چیلی	پٹھان	پٹھانی
جن	پری	[illegible]	[illegible]	کبوتر	کبوتری
بکرا	بکری	مینڈک	مینڈکی	گوالا	گوالن
ٹڈا	ٹڈی	گیدڑ	گیدڑی	حاجی	حاجن
بچہ	بچی	پارسی	پارسن	فرنگی	فرنگن
گدھا	گدھی	بھٹیارا	بھٹیارن	بھکاری	بھکارن
ناگ	ناگن	سنار	سنارن	[illegible]	[illegible]
پجاری	پجارن	چودھری	چودھرائن	ریچھ	ریچھنی
لوہار	لوہارن	مور	مورنی	ترکھان	ترکھانی
پٹواری	پٹوارن	جادوگر	جادوگرنی	[illegible]	[illegible]
کمہار	کمہارن	نٹ	نٹنی	شاہد	شاہدہ
بھوت	بھتنی	سندھی	سندھن	بالغ	بالغہ
پنجابی	پنجابن	دیور	دیورانی	عاشق	عاشقہ
شیر	شیرنی	شیخ	شیخانی	خادم	خادمہ

نوکر	نوکرانی	ادیب	ادیبہ	مجاہد	مجاہدہ
مہتر	مہترانی	ضعیف	ضعیفہ	محبوب	محبوبہ
مغل	مغلانی	ملازم	ملازمہ	طاہر	طاہرہ
شاعر	شاعرہ	حسین	حسینہ	کفیل	کفیلہ
وارث	وارثہ	زاہد	زاہدہ	والد	والدہ
زوج	زوجہ	مینڈھا	بھیڑ	عالم	عالمہ
صاحب	صاحبہ	غلام	باندی	محرم	محرمہ
شوہر	بیوی	پوتا	پوتی	مریض	مریضہ
سالا	سالی	صاحبزادہ	صاحبزادی	طالب	طالبہ
عابد	عابدہ	ملک	ملکہ	کامل	کاملہ
ساحر	ساحرہ	محترم	محترمہ		

۷۔ ایسے الفاظ جو مذکر اور مؤنث دونوں کے لیے استعمال ہوں، اسم مشترک کہلاتے ہیں۔
۸۔ بعض اسم صرف مذکر استعمال ہوتے ہیں۔ مثلاً قلم، عقل، مرہم، تکیہ وغیرہ۔
۹۔ چند اسم صرف مؤنث استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے مچھلی، گھاس، [illegible]، ناک وغیرہ۔
۱۰۔ مذکر استعمال ہونے والے چند بے جان اشیا: قلم، پیالہ وغیرہ۔
۱۱۔ مؤنث استعمال ہونے والے چند بے جان اشیا: جیسے قوم، [illegible]، سائیکل، [illegible]، مثال، سمجھ وغیرہ۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ مؤنث الفاظ کی فہرست ہے
(a) بادشاہ، نواب، ماموں (b) ✓ بھینس، بھابی، دادی
(c) [illegible] (d) پوتا، مور، چچا

۲۔ "بادشاہ" کی مؤنث ہے
(a) ✓ ملکہ (b) بیوی (c) باندی (d) بیگم

۳۔ "بندہ" کی مؤنث ہے
(a) [illegible] (b) شیرنی (c) [illegible] (d) ✓ بندی

۴۔ "بچہ" کی مؤنث ہے
(a) ✓ بچی (b) پوتی (c) نانی (d) بھتیجی

۵۔ "سندھن" کا مذکر ہے
(a) [illegible] (b) [illegible] (c) سوئی (d) ✓ سندھی

۶۔ "چودھرائن" کا مذکر ہے
(a) حلوائی (b) ✓ چودھری (c) جوگی (d) تیلی

۷۔ "دیور" کی مؤنث ہے
(a) ✓ دیورانی (b) سیدانی (c) نوکرانی (d) مغلانی

۸۔ "حاکم" کی مؤنث ہے
(a) والدہ (b) سلطانہ (c) قاتلہ (d) ✓ حاکمہ

۹۔ "گڑیا" کا مذکر ہے
(a) [illegible] (b) چڑا (c) ✓ گڈا (d) [illegible]

۱۲۔ مذکر لفظ کی نشان دہی کریں۔
(a) گھاس (b) مچھلی (c) ناک (d) ✓ قلم

۱۳۔ مؤنث لفظ کی نشان دہی کریں۔
(a) مرہم (b) تکیہ (c) ✓ سائیکل (d) عقل

فعل کی اقسام (لحاظ زمانہ)

زمانے کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل تین اقسام ہیں
(۱) فعل ماضی (۲) فعل حال (۳) فعل مستقبل

۱۔ **فعل ماضی:** وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے اسے فعل ماضی کہتے ہیں۔ مثلاً نوکر ہسپتال گیا۔ [illegible]

اوپر دی گئی مثالوں میں [illegible] فعل ماضی ہیں۔

فعل ماضی کی اقسام

فعل ماضی کی درج ذیل چھے اقسام ہیں
(۱) ماضی مطلق (۲) ماضی قریب (۳) ماضی بعید
(۴) ماضی استمراری (۵) ماضی شکیہ (۶) ماضی تمنائی یا شرطیہ

(۱) ماضی مطلق: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا صرف گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے [illegible]

ماضی مطلق بنانے کے طریقے

☆ [illegible]

☆ [illegible]

(۲) ماضی قریب: وہ فعل جس سے کسی کام کا کرنا یا ہونا [illegible] ماضی قریب کہتے ہیں۔ [illegible]

ماضی قریب بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے آخر میں "ہے" لگاتے ہیں۔ [illegible]

(۳) ماضی بعید: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا [illegible] فعل ماضی بعید کہلاتا ہے۔ [illegible]

[illegible]

ماضی بعید بنانے کا قاعدہ: ماضی مطلق کے آخر میں [illegible]

(۴) ماضی استمراری: وہ فعل جو گزرے ہوئے زمانے میں [illegible] ماضی استمراری کہلاتا ہے۔ [illegible]

ماضی استمراری بنانے کا قاعدہ: مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "تا تھا" یا "رہا تھا" لگاتے ہیں۔

(۵) ماضی شکیہ: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا شک کے ساتھ پایا جائے، فعل ماضی شکیہ کہلاتا ہے۔ جیسے اکرم سکول گیا ہوگا۔ انھوں نے نماز پڑھی ہوگی۔ مہمان نے [illegible] ان مثالوں میں "گیا ہوگا" "پڑھی ہوگی" [illegible] فعل ماضی شکیہ ہیں۔

ماضی شکیہ بنانے کا طریقہ: ماضی مطلق کے آخر میں "ہوگا، ہوگے، ہوگی، ہوں گے یا ہوں گی" کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً آیا ہوگا، بیٹھا ہوگا، آئی ہوگی، گیا ہوگا وغیرہ۔

(۶) ماضی تمنائی یا شرطیہ: وہ فعل جس میں گزرے ہوئے زمانے میں کسی کام کی تمنا (خواہش) یا شرط پائی جائے، اسے ماضی تمنائی یا شرطیہ کہتے ہیں۔ جیسے کاش! وہ محنت کرتا۔ اگر وہ آتا۔ کاش! [illegible]

ماضی تمنائی یا شرطیہ بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "تا" لگا دیتے ہیں اور شروع میں "کاش" یا "اگر" لگاتے ہیں۔

(۲) فعل حال: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے، "فعل حال" کہلاتا ہے۔ مثلاً جاتا ہے، لکھتا ہے، پڑھتا ہے، ہنستا ہے، روتا ہے وغیرہ۔

فعل حال بنانے کا قاعدہ: مصدر کے آخر سے "نا" ہٹا کر "تا ہے" لگا دینے سے فعل حال اور "رہا ہے" لگانے سے فعل حال جاری بن جاتا ہے۔

(۳) فعل مستقبل: وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آنے والے زمانے میں پایا جائے اسے "فعل مستقبل" کہتے ہیں۔ مثلاً کھائے گا، پڑھیں گے، لکھیں گے وغیرہ۔

فعل مستقبل بنانے کے طریقے:

☆ مصدر کی علامت "نا" ہٹا کر آخر میں "ے" کا اضافہ کریں اور اس کے بعد "گا، گے، گی" لگائیں۔ جیسے بولنا سے بولے گا، دیکھے گا، دیکھیں گے، دیکھے گی، لکھنا سے لکھے گا، لکھیں گے اور لکھے گی وغیرہ۔

☆ اگر مصدر کی علامت "نا" دور کرنے پر آخری حرف "الف" یا "واؤ" رہ جائے تو "ئے" بڑھا کر گا گے لگاتے ہیں۔ جیسے کھانا سے کھائے گا، کھائیں گے، کھائے گی۔ رونا سے روئے گا، روئیں گے، روئے گی وغیرہ۔

فعل کی اقسام بلحاظ بناوٹ

بناوٹ کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل تین اقسام ہیں
(۱) فعل امر (۲) فعل نہی (۳) فعل مضارع

فعل امر: وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے کا حکم پایا جائے، "فعل امر" کہلاتا ہے۔ مثلاً [illegible] وغیرہ۔

فعل امر بنانے کا قاعدہ: مصدر کے آخر سے "نا" ہٹانے سے جو باقی بچے وہ فعل امر [illegible] وغیرہ۔

وضاحت: [illegible]

۲۔ **فعل نہی:** وہ فعل جس میں کسی کام کے کرنے سے منع کیا جائے، "فعل نہی" کہلاتا ہے۔ [illegible]

فعل نہی بنانے کا قاعدہ: فعل امر کے شروع میں "نہ" یا "مت" لگا دینے سے فعل نہی بن جاتا ہے۔ [illegible]

۳۔ **فعل مضارع:** وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں اسے "فعل مضارع" کہتے ہیں۔ جیسے آئے، پڑھے، جائے وغیرہ۔

مثال: [illegible]

اس جملے میں "آئے" فعل مضارع ہے۔

فعل مضارع بنانے کا طریقہ: مصدر کے آخر سے ''نا'' ہٹا کر ''ے'' لگا دینے سے فعل مضارع بن جاتا ہے۔

فعل کی اقسام بلحاظ فاعل

فاعل کے لحاظ سے فعل کی دو اقسام ہیں۔

ا۔ فعل معروف ۲۔ فعل مجہول

ا۔ فعل معروف: وہ فعل جس کا فاعل معلوم ہو، ''فعل معروف'' کہلاتا ہے۔ مثلاً: خادم نے طوطا پکڑا۔ نذیر نے سبق پڑھا۔ ارحم دوڑا۔

ان جملوں میں فعل پکڑا، پڑھا اور دوڑا کے فاعل بالترتیب خادم، نذیر اور ارحم معلوم ہیں۔ لہٰذا یہ فعل معروف ہیں۔ ہم مختصراً یوں بھی کہہ سکتے ہیں کہ وہ افعال جن کے فاعل معلوم ہوں ''فعل معروف'' ہوتے ہیں۔

۲۔ فعل مجہول: وہ فعل جس کا فاعل معلوم نہ ہو اسے ''فعل مجہول'' کہتے ہیں۔ جیسے: آم کھایا گیا، کاغذ پھاڑا گیا۔

ان جملوں میں افعال ''کھایا گیا اور پھاڑا گیا'' موجود ہیں لیکن فاعل معلوم نہیں۔ یعنی یہ معلوم نہیں کہ آم کس نے کھایا اور کاغذ کس نے پھاڑا۔ ایسے افعال کو ''فعل مجہول'' کہتے ہیں۔

فعل کی اقسام بلحاظِ معنیٰ

معنیٰ کے لحاظ سے فعل کی درج ذیل دو اقسام ہیں:

(۱) فعل لازم (۲) فعل متعدی

ا۔ فعل لازم: وہ فعل ہے جو صرف فاعل کو چاہے۔ جیسے: نعمان ہنسا، گھوڑا دوڑا، ان دونوں جملوں میں ''ہنسا'' اور ''دوڑا'' دونوں فعل لازم ہیں، کیوں کہ نعمان اور گھوڑا دونوں فاعل ہیں جن کا ذکر کر دینے کے بعد فعلوں کے معانی پورے ہو گئے، آیا، گیا، بھاگا، دوڑا، چلا، ہنسا، رویا وغیرہ سب فعل لازم ہیں۔

۲۔ فعل متعدی: وہ فعل جو فاعل کے ساتھ مفعول کو بھی چاہے، اسے ''فعل متعدی'' کہتے ہیں۔ جیسے: درزی نے کوٹ سیا، اس جملے میں ''سیا'' فعل متعدی ہے، درزی فاعل ہے جس کے ذکر کے بعد کوٹ جو مفعول ہے، اس کا ذکر کیے بغیر فعل کے معنیٰ مکمل نہیں ہوتے۔ چناں چہ لکھا، پڑھا، کھایا، پیا، بیٹھا اور دیکھا وغیرہ سب فعل متعدی ہیں۔

حروف کی اقسام

حروف کی چند مشہور اقسام درج ذیل ہیں:

(۱) حروف جار (۲) حروف عطف (۳) حروف علت
(۴) حروف اضافت (۵) حروف شرط و جزا (۶) حروف استفہام
(۷) حروف تشبیہ (۸) حرف بیان

ا۔ حروف جار: وہ حروف جو فعل کا ربط فاعل کے ساتھ اور اسم کا خبر کے ساتھ پیدا کریں، انھیں ''حروف جار'' کہتے ہیں۔ مثلاً: کو، پر، تک، میں، سے وغیرہ۔

۲۔ حروف عطف: وہ حروف جو دو اسموں یا دو جملوں کو آپس میں ملا دیں، انھیں ''حروف عطف'' کہتے ہیں۔ مثلاً: علم و ہنر میں ''و'' حرف عطف ہے۔

۳۔ حروف علت: وہ حروف جو کسی وجہ یا سبب کو ظاہر کریں، انھیں ''حروف علت'' کہتے ہیں۔ جیسے: کیوں کہ، اس لیے، سبب، تاکہ وغیرہ۔

۴۔ حروف اضافت: وہ حروف جو دو اسموں کا آپس میں تعلق پیدا کریں، وہ ''حروف اضافت'' کہلاتے ہیں۔ مثلاً: کا، کے، کی وغیرہ۔

۵۔ حروف شرط و جزا: وہ حروف جو شرط کے موقع پر بولے جائیں، انھیں ''حروف شرط'' کہتے ہیں۔ جیسے اگر، جو، جب اور جونہی وغیرہ۔

شرطیہ جملے کے بعد دوسرے حصے میں حرف ''تو'' آتا ہے۔ اسے ''حرف جزا'' کہتے ہیں۔

۶۔ حروف استفہام: وہ حروف جو کچھ پوچھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، انھیں ''حروف استفہام'' کہتے ہیں۔ مثلاً: کیوں، کیا، کس طرح، کب وغیرہ۔

۷۔ حروف تشبیہ: وہ حروف جو ایک چیز کو دوسری جیسا ظاہر کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں، انھیں ''حروف تشبیہ'' کہتے ہیں۔ مثلاً: مثل، ہو بہو، مانند، طرح، جیسا، جیسی، جیسے وغیرہ۔

۸۔ حرف بیان: حرف بیان اس حرف کو کہتے ہیں جو کسی وضاحت کے لیے استعمال کیا جائے۔ وہ حرف ''کہ'' ہے۔ مثلاً: افسر نے چپڑاسی سے کہا کہ چلے جاؤ۔

متلازم الفاظ

ایسے الفاظ جن کو زباں پر لاتے ہی ان سے متعلقہ اور بہت سے الفاظ ذہن میں آجائیں ''متلازم'' یا ''گروہی الفاظ'' کہلاتے ہیں مثلاً: باغ سے متعلق درخت، پودے، پھول، گھاس وغیرہ۔

درج بالا مثال کے مطابق لفظ باغ کا خیال آتے ہی باغ کے متعلقہ اور بہت سی چیزوں کے نام ذہن میں آجاتے ہیں۔

آسمان	سورج، چاند، ستارے، سیارے
گھر	کمرے، برآمدہ، باتھ روم، کچن، کھڑکیاں، دروازے
سکول	کمرہ جماعت، برآمدے، میدان، استاد، طالب علم
شہر	ہسپتال، سپر سٹورز، سڑکیں، کارخانے، سکول، کالج، یونی ورسٹیاں
گاؤں	کھیت، فصلیں، چوپال، مویشی، کسان
موسم	سردی، گرمی، بہار، خزاں، برسات
برسات	سردی، بادل، بارش، قوس قزح، حبس
مسجد	محفل، قرأت، نعت، قرآن پاک، مینار، منبر، نمازی، گنبد
عید	زکوٰۃ، قربانی، سویاں، نئے کپڑے، نماز، عیدی
کرکٹ	کھلاڑی، رنز، وکٹ کیپر، باؤلر، بلے باز، ایمپائر، میدان، سٹیڈیم
فٹ بال	میدان، پول، ریفری، گول کیپر، ہاف، کھلاڑی
کبڈی	چھاپہ مار کھلاڑی، مخالف کھلاڑی، میدان، حدود
خاندان	والدین، اولاد، گھر، رشتے دار، سربراہ، بہن، بھائی
کتاب	عنوان، ادب، خلاصہ، اوراق، صفحات
پارک	جھولے، جھیل، درخت، میدان
نظام شمسی	سورج، چاند، ستارے
بڑھئی	تیشہ، ہتھوڑا، رندا
لوہار	بھٹی، ہتھوڑا، کیل
حرب	تلوار، خنجر، نیزہ، توپ، ٹینک، بندوق
معدنیات	گندھک، نمک، کوئلہ، سونا، چاندی
لیبارٹری	کیمیکلز، ٹیسٹ ٹیوب، لیمپ، فلاسک
قلعہ	برج، فصیل، خندق، توپ، حمام
زمین	کھیت، پودے، جڑی بوٹیاں، کھال۔

سابقے اور لاحقے

سابقہ: جس لفظ یا علامت کے کسی لفظ کے شروع میں لگانے سے ایک نیا بامعنی لفظ بن جائے، اسے سابقہ کہتے ہیں، مثلاً: ''بدنصیب''، اصل میں لفظ نصیب ہے، اس سے پہلے سابقہ ''بد'' لگا دیا گیا، جس سے نیا لفظ ''بدنصیب'' بن گیا۔

سابقے

سابقے	الفاظ
اَ	امر، اٹل
اَن	اَن بن، اَن گنت، اَن مول، اَن پڑھ، اَن مٹ، اَن تھک، اَن جان
با	باحیا، باادب، بااصول، باضابطہ، باشعور، باکمال، باقاعدہ، بااثر، باخبر
باز	بازپرس، بازیاب، بازگشت
بالا	بالاتر، بالاخانہ، بالانشین، بالادست
بد	بدمزاج، بداخلاق، بدتمیز، بدبخت، بدقسمت، بدمعاش
بلا	بلاامتیاز، بلااجازت، بلاناغہ، بلاقیمت، بلاوجہ
بلند	بلند مقام، بلند مرتبہ، بلند قامت، بلند اقبال، بلند خیال، بلند ہمت، بلند حوصلہ، بلند نظر
بن	بن بلایا، بن بیاہا، بن کہے، بن سنے، بن مانگے
بے	بے اثر، بے ادب، بے عقل، بے شک، بے شرم، بے حیا، بے وفا، بے مروت، بے ضمیر
پا	پامال، پابند، پازیب، پاپوش
پُر	پُر جوش، پُر درد، پُر معنی، پُر نور، پُر وقار، پُر زور، پُر رونق
خوش	خوش حال، خوش پوش، خوش اخلاق، خوش قسمت، خوش خط
خود	خود پسند، خود سر، خود مختار، خود کاشت، خود دار، خود غرض
خر	خرمغز، خرمست
جل	جل پری، جل تھل، جل ترنگ
تیز	تیز تر، تیز رفتار، تیز مزاج
تہ	تہ بند، تہ خانہ، تہ نشین
تر	تردامن، ترزبان
پیش	پیش امام، پیش کش، پیش خیمہ، پیش رو، پیش رفت
پست	پست خیال، پست قامت، پست قد، پست ہمت

لاحقہ: جس لفظ یا علامت کو کسی لفظ کے آخر میں لگانے سے ایک نیا بامعنی لفظ بن جائے، اسے لاحقہ کہتے ہیں۔ مثلاً: لفظ ''توہین'' کے بعد ''آمیز'' لگانے سے نیا لفظ توہین آمیز بنے گا۔ لہٰذا ''آمیز'' لاحقہ ہے۔

لاحقے

لاحقے	الفاظ
آباد	حیدرآباد، صادق آباد، اسلام آباد، حسن آباد، احمد آباد
آرا	بزم آرا، جہاں آرا، انجمن آرا، حسن آرا، صف آرا
آور	خواب آور، نشہ آور، قد آور، اشک آور
آمیز	عبرت آمیز، مصلحت آمیز، جنگ آمیز، توہین آمیز
افزا	روح افزا، صحت افزا
افروز	رونق افروز، ایمان افروز، جلوہ افروز
اندیش	مصلحت اندیش، دور اندیش، بداندیش، عاقبت اندیش، خیر اندیش
انگیز	حیرت انگیز، درد انگیز، شر انگیز، ولولہ انگیز، فکر انگیز، نشاط انگیز
بار	اشک بار، بردبار، شعلہ بار، گراں بار، عطربار
باز	ہواباز، کبوتر باز، راست باز، دھوکے باز، دغاباز، جاں باز، جوئے باز
بر	پیام بر، دل بر، پیغمبر، نامہ بر، راہ بر
بردار	جہاز بردار، حاشیہ بردار، علم بردار، ناز بردار، فرماں بردار، عصا بردار
بند	قلعہ بند، نظر بند، پابند، دل بند
پوش	میز پوش، سبز پوش، سرخ پوش، کمبل پوش، سفید پوش، سیاہ پوش
تراش	بت تراش، سنگ تراش، ناخن تراش، قلم تراش
وار	امیدوار، دیوانہ وار، سوگوار، قصوروار
نواز	ادب نواز، بندہ نواز، غریب نواز، دل نواز، جاں نواز
نشین	گوشہ نشین، پردہ نشین، خاک نشین، ذہن نشین، کرسی نشین
شدہ	حل شدہ، کتابت شدہ، گم شدہ، حاصل شدہ
گیر	بغل گیر، دست گیر، دامن گیر، ماہی گیر، عالم گیر
گر	بازی گر، سوداگر، کاری گر، کیمیاگر
بوس	زمیں بوس، فلک بوس، قدم بوس

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

ا۔ زمانے کے لحاظ سے فعل کی اقسام ہیں:
(a) دو **(b)** تین (c) چار (d) دس

۲۔ ''سلمیٰ نے خط لکھا'' یہ جملہ ہے:
(a) فعل ماضی (b) فعل حال (c) فعل مستقبل (d) فعل مضارع

۳۔ وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا گزرے ہوئے زمانے میں پایا جائے، وہ ہے:
(a) فعل حال (b) فعل مستقبل **(c)** فعل ماضی (d) فعل مضارع

۴۔ وہ فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا موجودہ زمانے میں پایا جائے، وہ کہلاتا ہے:
(a) فعل حال (b) فعل ماضی (c) فعل مضارع (d) فعل مستقبل

۵۔ ایسا فعل جس میں کسی کام کا کرنا یا ہونا آنے والے زمانے میں پایا جائے، اسے کہتے ہیں:
(a) فعل ماضی **(b)** فعل مستقبل (c) فعل حال (d) فعل مضارع

۶۔ ''عقل'' کے ساتھ کون سا سابقہ لگانے سے درست مرکب بنے گا؟
(a) پیش **(b)** بے (c) بالا (d) اَن

۷۔ ''کاش! وہ محنت کرتا'' یہ جملہ ہے:
(a) ماضی قریب کا (b) ماضی بعید کا **(c)** ماضی تمنائی کا (d) ماضی شکیہ کا

۸۔ ماضی شرطیہ کا جملہ ہے:
(a) میں دوڑتا تھا (b) وہ لکھتا ہے (c) لڑکا چلا گیا **(d)** اگر وہ لکھتا

۹۔ فعل امر کے الفاظ کی فہرست ہے:
(a) کھاؤ، پیو، لکھیں (b) جانا، لکھنا، دوڑنا
(c) حمد، نعت، دعا (d) لکھتا تھا، گایا، پہنا

۱۰۔ وہ فعل جس میں حال اور مستقبل دونوں زمانے پائے جائیں، کہلاتا ہے:
(a) فعل حال (b) فعل امر (c) فعل نہی **(d)** فعل مضارع

۱۱۔ فاعل کو چاہنے والا فعل کہلاتا ہے:
(a) فعل لازم (b) فعل متعدی (c) فعل مستقبل (d) فعل ماضی

۱۲۔ وہ فعل جو فاعل کے ساتھ مفعول کو بھی چاہے، کہلاتا ہے:
(a) فعل حال **(b)** فعل متعدی (c) فعل امر (d) فعل نہی

۱۳۔ ''اُنھوں نے گاڑی خریدی۔'' فعل مجہول کے مطابق یہ جملہ ہوگا:
(a) وہ گاڑی خرید چکے تھے (b) انھوں نے گاڑی خرید لی ہوگی۔
(c) انھوں نے گاڑی خرید لینی تھی۔ **(d)** گاڑی خرید لی گئی۔

۱۴۔ ''اکرم چاول خریدتا ہے۔'' یہ جملہ فعل مجہول کے مطابق ہوگا:
(a) چاول خریدے جاتے ہیں۔ (b) اکرم چاول خریدتا ہے۔
(c) اکرم چاول پکائے گا۔ (d) اکرم چاول کھائے گا۔

۱۵۔ فعل معروف والا جملہ ہے:
(a) اسلم نے نیا موبائل فون خریدا۔ (b) صفائی کی جائے گی۔
(c) اچھی گفت گو کی جا رہی ہے۔ (d) بلاناغہ ہوم ورک کرتا ہے۔

۱۶۔ فعل معروف والا جملہ ہے:
(a) روزانہ سکول جاتا ہے۔ (b) خریداری کریں گی۔
(c) پرچہ حل کرتا ہے۔ **(d)** آمنہ نے نئی گڑیا خریدی

۱۷۔ ''میں نے خط لکھا ہے'' یہ جملہ ہے:
(a) ماضی تمنائی کا **(b)** ماضی قریب کا (c) ماضی بعید کا (d) ماضی شرطیہ کا

۱۸۔ ''بچہ کنویں ـــــــ گر گیا۔'' اس جملے میں صحیح حرف لگے گا:
(a) سے **(b)** میں (c) تک (d) کو

۱۹۔ ''وہ کراچی ـــــــ آیا تھا۔'' اس جملے میں صحیح حرف لگے گا:
(a) پر (b) کو (c) اور **(d)** سے

۲۰۔ ماضی استمراری کا درست جملہ ہے:
(a) وہ چلا گیا **(b)** وہ لکھتا تھا (c) لڑکا بیٹھا تھا (d) اس نے پڑھا ہوگا

۲۱۔ ''بدمزاج'' میں ''بد'' سابقہ ہے۔ اس سابقے کے صحیح استعمال کی فہرست ہے:
(a) بداخلاق، بدتمیز، بدبخت (b) بدو، بدن، بدعت
(c) بدزبان، بدعقل، بدوقت (d) بدمعاش، بدکام

۲۲۔ ''خاک'' کے ساتھ کون سا لاحقہ لگانے سے درست مرکب بنے گا؟
(a) ور (b) نواز **(c)** نشین (d) آباد

۲۳۔ اجازت سے پہلے سابقہ لگے گا:
(a) خوش **(b)** با (c) اَن (d) بے

متضاد الفاظ

وہ الفاظ جو معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کی ضد یا اُلٹ ہوں، متضاد الفاظ کہلاتے ہیں۔ مثلاً: آباد کی ضد ویران، اعلیٰ کی ضد ادنیٰ اور نیچے کی ضد اوپر ہے۔ امتحان میں ایک سوال متضاد الفاظ کے بارے میں ہوتا ہے۔ اس لیے یہاں ایسے الفاظ کی فہرست دی جا رہی ہے۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
آغاز	انجام	اچھا	برا
آباد	ویران	آدمی	پری

آمدنی	خرچ	آقا	غلام
آسان	مشکل	آہستہ	تیز
آگے	پیچھے	باہر	اندر
اقرار	انکار	بیش	کم
ادھر	اُدھر	بہت	تھوڑا
امیر	غریب	بڑا	چھوٹا
اصل	نقل	بدمعاش	شریف
اصغر	اکبر	بلندی	پستی
اوپر	نیچے	بنجر	زرخیز
استاد	شاگرد	بیمار	تن درست
امانت	خیانت	بغاوت	اطاعت
اترائی	چڑھائی	بخل	اسراف
باطل	حق	بہار	خزاں
بوڑھا	جوان	خوش نما	بدنما
پاک	ناپاک	دکھ	سکھ
محبت	نفرت	دور	نزدیک
پتلا	موٹا	دولت مند	مفلس
پکا	کچا	دھوپ	چھاؤں
توڑنا	جوڑنا	دن	رات
تاریکی	اجالا	دوست	دشمن
ترقی	تنزل	داخل	خارج
تقریر	تحریر	دایاں	بایاں
تنگ	فراخ	دین	لین
ٹیڑھا	سیدھا	بہادر	بزدل
انسان	حیوان	دانا	احمق
اُجلا	میلا	سچا	جھوٹا
اعلیٰ	ادنیٰ	سستا	مہنگا
آزاد	غلام	سفید	سیاہ
ثواب	گناہ	طلوع	غروب
جمع	واحد	ظاہر	باطن
جھوٹ	سچ	عروج	زوال
جنت	دوزخ	عام	خاص
جنگ	صلح	شکست	فتح
جاہل	عالم	عیاں	نہاں
جیت	ہار	غافل	ہوشیار
جدید	قدیم	فنا	بقا
چست	سست	قریب	بعید
حاضر	غائب	قلیل	کثیر

خوشی	غم	قلت	کثرت
خالق	مخلوق	روشن	تاریک
خلاف	موافق	گرفتار	آزاد
درست	غلط	گستاخ	مودب
اُجالا	اندھیرا	گل	خار
ذلت	عزت	مرد	عورت
زیر	زبر	متحرک	ساکن
زندہ	مردہ	نفع	نقصان
زمین	آسمان	نیک	بد
سخت	نرم	نیا	پرانا
شک	یقین	نیکی	بدی
شاہ	گدا	یاد	بھول
شریف	رذیل	یاس	آس
صبح	شام	گرم	سرد
فائدہ	نقصان		

بعض متضاد الفاظ ''بد'' لگانے سے بنتے ہیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
نیک نام	بدنام	خوش نما	بدنما
خوش مزاج	بدمزاج	نیک خو	بدخو
امن	بدامنی	نیک نامی	بدنامی
خوش نصیب	بدنصیب	خوش مزاجی	بدمزاجی
خوش حالی	بدحالی		

بعض متضاد الفاظ ''نا'' لگانے سے بنتے ہیں۔

الفاظ	متضاد	الفاظ	متضاد
پائیدار	ناپائیدار	خوش	ناخوش
لائق	نالائق	ممکن	ناممکن
مناسب	نامناسب	ہموار	ناہموار
آشنا	ناآشنا		

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس Knowledge, Understanding, & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ ''بغاوت'' کا متضاد ہے:
(a) پرچم (b) غلام (c) اتحاد **(d)** اطاعت

۲۔ وہ الفاظ جو معنی کے لحاظ سے ایک دوسرے کے الٹ ہوں، کہلاتے ہیں:
(a) متضاد (b) مترادف (c) حرف (d) فعل

۳۔ متضاد الفاظ پر مشتمل جملہ ہے:
(a) پرچے میں پہلا سوال آسان لیکن دوسرا سوال مشکل تھا۔
(b) پرچے میں پہلا سوال آسان لیکن دوسرا سوال عجیب تھا۔
(c) پرچے میں پہلا سوال آسان لیکن دوسرا سوال خراب تھا۔
(d) پرچے میں پہلا سوال آسان لیکن دوسرا سوال دشوار تھا۔

۴۔ متضاد الفاظ کے استعمال کا جملہ ہے:
(a) آج کا کام کل پر مت چھوڑو۔ (b) آج کا کام صبح پر مت چھوڑو۔
(c) آج کا کام شام پر مت چھوڑو۔ (d) آج کا کام دوپہر پر مت چھوڑو۔

۵۔ متضاد الفاظ کے استعمال کا درست جملہ ہے:
(a) دُعا دو لیکن بددُعا نہ دو۔ (b) دُعا دو لیکن تحفہ نہ دو۔
(c) دُعا دو لیکن پیسے نہ دو۔ (d) دُعا دو لیکن مال نہ دو۔

۶۔ متضاد الفاظ کی درمیانی فہرست ہے:
(a) آج، کل، پرسوں (b) اوصاف، آقا، غلام
(c) پھول، پھل، درخت **(d)** صبح، دوپہر، شام

۷۔ متضاد الفاظ کی درمیانی فہرست ہے:
(a) سردی، بارش، خوشی (b) آؤ، کھاؤ، بیٹھو
(c) سردی، بہار، گرمی (d) تاریکی، روشنی، اندھیرا

۸۔ متضاد الفاظ کی درمیانی لفظ کے لحاظ سے درست ترتیب ہے:
(a) ٹیڑھی، سیدھی، الٹی (b) سیدھی، ٹیڑھی، الٹی
(c) الٹی، سیدھی، ٹیڑھی (d) سیدھی، الٹی، ٹیڑھی

۹۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا درست جملہ ہے:
(a) بہادر بنو لیکن بزدل نہ بنو۔ (b) بہادر بنو لیکن بے وقوف نہ بنو۔
(c) بہادر بنو لیکن پاگل نہ بنو۔ (d) بہادر بنو لیکن فقیر نہ بنو۔

۱۰۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا درست جملہ ہے:
(a) گرمیوں میں دن لمبا لیکن دوپہر چھوٹی ہوتی ہے۔
(b) گرمیوں میں دن لمبا لیکن سہ پہر چھوٹی ہوتی ہے۔
(c) گرمیوں میں دن لمبا لیکن رات چھوٹی ہوتی ہے۔
(d) گرمیوں میں دن لمبا لیکن شام چھوٹی ہوتی ہے۔

۱۱۔ متضاد الفاظ پر مشتمل جملہ ہے:
(a) آج بارش ہوئی۔ (b) تم لاہور جاؤ۔
(c) اسلام میں امیر اور غریب میں کوئی فرق نہیں۔ (d) جھوٹ مت بولو۔

۱۲۔ متضاد الفاظ کے استعمال والا درست جملہ ہے:
(a) ہار اور خوشی کھیل کا حصہ ہے۔ **(b)** ہار اور جیت کھیل کا حصہ ہے۔
(c) ہار اور مقابلہ کھیل کا حصہ ہے۔ (d) ہار اور نقصان کھیل کا حصہ ہے۔

مترادف الفاظ (ہم معنی الفاظ)

ایسے الفاظ جو معنی کے لحاظ سے ایک جیسے ہوں، انھیں مترادف یا ہم معنی الفاظ کہتے ہیں۔ مثلاً: آفتاب اور خورشید۔ یہاں مترادف الفاظ کی فہرست دی گئی ہے اس کا غور سے مطالعہ کیجیے۔

الفاظ	مترادف	الفاظ	مترادف
اقبال	خوش قسمتی	طہارت	پاکیزگی
بہشت	فردوس	ظلمت	تاریکی
بشر	آدمی	عمیق	گہرا
بہبود	بھلائی	عروج	ترقی

تشدد	ظلم، جبر	غیرت	شرم
تائید	حمایت	فلک	آسمان
ثابت	سالم	فراخ	وسیع
جیت	فتح	قرب	نزدیکی
جمال	حسن	کہن	قدیم
چرخ	فلک	کال	قحط
چالاک	عیار	کامیاب	کامران
حریف	دشمن	گھاٹا	خسارہ
حزن	رنج، ملال	لاغر	نحیف
حلیف	دوست	موافق	مطابق
خارجی	بیرونی	مائع	سیال
دکھ	تکلیف	مرقد	مزار
ڈھب	طریقہ	ناقص	خام
رفعت	بلندی	نامور	مشہور
شک	شبہ	وجد	سرور
شعور	عقل	وسیع	کشادہ
صحیح	درست	وسیلہ	واسطہ
صدیق	سچا	ہراس	دہشت، خوف
اجل	موت	آرزو	خواہش
آغاز	ابتدا	فقیر	گدا
سکھ	آرام	پتلا	دبلا
مشکل	دشوار	بد	برا
پاک	صاف	بزدل	ڈرپوک
صدا	آواز	بدن	جسم
نیا	جدید	قمر	چاند
نڈر	بے باک	پرایا	غیر
نفرت	گھن	پاس	نزدیک
نقارہ	ڈنکا	الم	رنج
عزت	آبرو	امید	آس
ثمر	پھل	ایثار	قربانی
گندم	گیہوں	شجر	درخت
مجلس	محفل	سکھ	آرام
اہتمام	انتظام	سپاہ	فوج
عزت	آبرو	غلیظ	گندا
قسمت	مقدر	قاعدہ	قانون
کسر	کمی	کامران	کامیاب
گور	قبر	حسین	جمیل
محل	ایوان	حرص	لالچ

ناز	فخر	تلاش	جستجو
تکلیف	دکھ	حلقہ	دائرہ
تیغ	شمشیر	ذوق	شوق
سہل	آسان	انجمن	محفل
افلاس	تنگ دستی	فراخ	کشادہ
تپش	حدت	مزار	مرقد
بحر	سمندر	دور	زمانہ
ذلت	رسوائی	حلق	گلا
شمس	سورج	جنت	بہشت
آس	امید	حرارت	گرمی
عداوت	دشمنی	دنیا	جہان
عدد	ہندسہ	راغب	مائل
تر	گیلا	شمس	خورشید
تمام	کل	ضرر	نقصان
فیاضی	سخاوت	عاقل	دانا
کبر	گھمنڈ	فائدہ	نفع
ممتاز	اعلیٰ	شجاع	بہادر
دھول	خاک	عروج	ترقی
راحت	آرام	آسودہ	خوش حال
اجالا	روشنی	اتحاد	اتفاق
صغیر	چھوٹا	لازم	ضروری
امر	حکم	عمیق	گہرا
محبت	پیار	عارضی	وقتی
نزدیک	قریب	پاگل	دیوانہ
جہنم	دوزخ	غرور	تکبر
مال	دولت		

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ فلک کا مترادف ہے:

[a] آسمان (b) زمین (c) سورج (d) چاند

۲۔ اجل کا مترادف ہے:

(a) گھٹیا (b) توانا (c) ہمدرد [d] موت

۳۔ مترادف الفاظ کے درست استعمال کا جملہ ہے:

(a) اسلم ایک دبلا موٹا لڑکا ہے۔ [b] اسلم ایک دبلا پتلا لڑکا ہے۔
(c) اسلم ایک دبلا چھوٹا لڑکا ہے۔ (d) اسلم ایک دبلا اونچا لڑکا ہے۔

۴۔ مترادف الفاظ کے درست استعمال کا جملہ ہے:

[a] سچ بولنے سے عزت آبرو ملتی ہے۔ (b) سچ بولنے سے عزت ذلت ملتی ہے۔
(c) سچ بولنے سے عزت بلندی ملتی ہے۔ (d) سچ بولنے سے عزت پستی ملتی ہے۔

۵۔ "اُمید" کا درست مترادف ہے:

(a) کسر (b) کامیاب [c] آس (d) قانون

۶۔ مترادف الفاظ کے درست استعمال والا جملہ ہے:

[a] ہمیں ذوق شوق سے پڑھنا چاہیے۔ (b) ہمیں ذوق اعتماد سے پڑھنا چاہیے۔
(c) ہمیں ذوق شعور سے پڑھنا چاہیے۔ (d) ہمیں ذوق اعتبار سے پڑھنا چاہیے۔

۷۔ مترادف الفاظ کے درست استعمال والا جملہ ہے:

[a] انسان کو قاعدہ قانون کا احترام کرنا چاہیے۔
(b) انسان کو قاعدہ روزگار کا احترام کرنا چاہیے۔
(c) انسان کو قاعدہ ایوان کا احترام کرنا چاہیے۔
(d) انسان کو قاعدہ وقت کا احترام کرنا چاہیے۔

۸۔ درست مترادف کی فہرست ہے:

(a) آغاز، انجام، اتحاد [b] اجل، موت، وفات
(c) گندم، چاول، باجرہ (d) کمی، زیادتی، تلاش

۹۔ درست مترادف الفاظ کی نشان دہی کریں:

[a] عداوت، دشمنی (b) شعور، لاشعور (c) اچھا، بُرا (d) نزدیک، دُور

۱۰۔ "اُجالا" کا مترادف لفظ ہے:

(a) اندھیرا (b) تاریکی (c) بھلائی [d] روشنی

اصلاح تلفظ

اعراب: کسی لفظ کو صحیح طور پر جاننے کے لیے اس لفظ پر جو علامات لگائی جاتی ہیں، انھیں حرکات یا اعراب کہتے ہیں۔ مثلاً: زبر، زیر، پیش وغیرہ۔

۱۔ **زبر یا فتحہ (ـَ):** زبر کے معنی اوپر کے ہیں۔ چوں کہ یہ علامت حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے اس لیے اس کو زبر کہتے ہیں۔ عربی میں اس کو فتحہ کہتے ہیں۔ جس حرف پر یہ علامت ہوتی ہے اسے مفتوح کہتے ہیں۔ جیسے: "تَلَف" میں "ت اور ل" پر زبر ہے اس لیے "ت اور ل" دونوں ہی مفتوح کہلائیں گے۔

۲۔ **زیر یا کسرہ (ـِ):** زیر نیچے کے معنوں میں آتی ہے۔ یہ علامت حرف کے نیچے لگائی جاتی ہے۔ اس لیے اسے زیر یا کسرہ کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے زیر ہو اسے مکسور کہتے ہیں۔ جیسے: "دِن"، "دِل" میں "د" کے نیچے زیر ہے اس لیے اسے مکسور کہیں گے۔

۳۔ **پیش یا ضمہ (ـُ):** پیش کے معنی آگے، سامنے اور پہلے کے ہیں۔ یہ علامت بھی حرف کے اوپر ہی لگتی ہے۔ اس کی آواز نصف واؤ کے برابر ہوتی ہے۔ جس حرف پر یہ علامت لگی ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔ جیسے: "مُطیع" میں "م" پر پیش کی علامت ہے، اس لیے اسے مضموم کہیں گے۔

۴۔ **جزم یا سکون (ـْ):** سکون کے معنی خاموشی کے ہیں۔ جب کسی حرف پر "زبر" "زیر" اور "پیش" میں سے کوئی بھی علامت نہ ہو تو ایسا حرف ساکن کہلاتا ہے۔ جزم کی علامت بھی حرف کے اوپر لگائی جاتی ہے۔ مثلاً: "حُکْم" میں ک اور میم ساکن ہیں۔

۵۔ **تشدید (ـّ):** جب کسی لفظ میں کوئی حرف اپنی آواز دو مرتبہ دیتا ہو تو اس حرف کو لکھ کر اس پر تشدید کی علامت لگا دیتے ہیں۔ مثلاً: لفظ "جنت" میں "ن" دوبارہ آواز نکالتا ہے۔ اس لیے "ن" پر تشدید لگا دیتے ہیں۔ جس حرف پر تشدید لگا ہو اسے مشدد کہتے ہیں۔ جیسے "جنّت" میں "ن" مشدد ہے۔

۶۔ **واؤ معدولہ:** ایسی "واؤ" جو لکھی جائے لیکن وہ پڑھنے میں نہ آئے، اسے واؤ معدولہ کہتے ہیں۔ مثلاً: خواب، خود، خوش وغیرہ۔

۷۔ **واؤ معروف:** کسی لفظ میں ایسی واؤ جس سے پہلے حرف پر پیش ہو۔ مثلاً: دُور، خُوب، نُور وغیرہ میں واؤ معروف ہے۔

۸۔ **واؤ مجہول:** ایسی واؤ جسے کھینچ کر نہ پڑھا جائے واؤ مجہول ہوتی ہے۔ مثلاً: شور، چور، مور میں واؤ مجہول ہے۔

۹۔ **یائے معروف:** کسی لفظ میں "ی" سے پہلے کے حرف پر زیر ہو اور اسے خوب ظاہر کرکے یعنی کھینچ کر پڑھا جائے۔ مثلاً: حاجی، کھیر، کیل وغیرہ میں یائے معروف استعمال ہوئی ہے۔

۱۰۔ **یائے مجہول:** ایسی یائے جس سے پہلا حرف مکسور ہو، یائے مجہول کہلاتی ہے۔ مثلاً: دیر، شیر۔

ذیل میں ایسے اہم الفاظ درج کیے جاتے ہیں جن پر اعراب لگا کر تلفظ کی وضاحت کی گئی ہے:

اَجزا	آئِنْدہ	اِحتِجاج	طَلَبَہ
اِلتِجا	اَحکام	مَحَبَّت	وَالِد
مَلال	تَعَلُّق	اِستِقبال	تَمَدُّن
اِنتِہا	سَمُنْدر	اَہَم	قَلَم
دَفْن	تَشَدُّد	ظَرْف	ظالِم
دَوْر	طَرَف	دُرُشت	ظُلْم
اِعتِراض	جِسْم	ذِکْر	غَرَض
اُمّید	جَذب	رِسالَت	عَمَل
آخِر	جِنْس	رَمْز	عِلْم
اِجازَت	جُرْم	رَسْم	عَقل
اَمْراض	جِہاد	سَیّاح	قَلعَہ
بِساط	جِدّوجُہد	سَمْت	قابِض
بَرْق	جُسْت	سَفَر	کاتِب
باطِل	حافِظ	شُکر	کَرَم
بَشَر	حاصِل	شَناخت	کَرَم
بُنْت	حُضُور	شُجاعَت	لُطف
تَصَوُّر	حُدُود	شَجَر	لَفْظ
تَعاقُب	حِرْص	صَبْر	نَقْص
تَبَسُّم	خادِم	صُبْح	مَحَبَّت
تَجرِبَہ	خَلْوَت	صابِر	مَدرَسَہ
تَلَفُّظ	خالِق	ضَبْط	مُفت
تَعَصُّب	خِلاف	اُمُور	مَقَر
اِتِّحاد	مَلِکَہ	اَبْر	شَناخت
کَسَوٹی	مُہَذَّب	اَخبار	اِحاطَہ
نِیَّت	مَسَرَّت	اِنحِصار	اِکسِیر

تَعَصُّبْ	مُکالَمَۃ	حَبات	اِحْتِرامْ
تَفْرِقَہ	تَواضُعْ	اِعْتِقادْ	مَقْبَرَۃ
اِنْفِرادی	اِصْلاحْ	اِعْتِمادْ	اِغْوا
زِیْنَتْ	اَخْلاق	اَحْسَنْ	تَرْجُمانْ
اُصُوْل	اِخْلاصْ	زَرّیں	حَوْضْ
طَرْزْ	صِرْفْ	اَجَلْ	اِخْتِصاصْ
تَعارُفْ	سَبَقْ	اَجْسامْ	اَحادِیْث
کُتُبْ	اَفْسُرْدَہ	یُوْسُفْ	تَسَلُّطْ
کِذْبْ	اِظْہارْ	مُجاہِدْ	مَناظِرْ
ہَضْمْ	مُشْرِکْ	مَشْغَلَہ	جائِزْ
رَشْکْ	نَوالَہ	یَثْرِبْ	حَشْرْ
زَخْمْ	مُشْتاقْ	مَوْسِمْ	خَرْبُوْزَہ
اَبَدْ	اِسْتِعْدادْ		

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس, Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ لفظ "اجلاس" کا صحیح تلفظ ہے:

(a) اَجْلاسْ [b] اِجْلاسْ (c) اُجْلاسْ (d) اَجِلاسْ

۲۔ درست اعراب والے لفظ کا انتخاب کیجیے:

[a] اِسْتِعْداد (b) اَسْتِعْداد (c) اُسْتَعِداد (d) اِسْتُعِداد

۳۔ لفظ "اعتبار" کا صحیح تلفظ ہے:

[a] اِعْتِبارْ (b) اَعْتَبار (c) اِعْتُبارْ (d) اَعْتَبار

۴۔ صحیح اعراب والا لفظ ہے:

[a] اِنْفِرادی (b) اَنْفَرادی (c) اِنفَرادی (d) اَنِفرادی

۵۔ درست اعراب والا لفظ ہے:

(a) دَفُنْ (b) دُفَنْ (c) دَفِنْ [d] دَفْنْ

۶۔ درست اعراب والا لفظ ہے:

[a] طَلَبَہ (b) طَلِبَہ (c) طَلُبَہ (d) طِلبَہ

۷۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:

(a) بَرَقْ [b] بَرْقْ (c) بِرَقْ (d) بُرُقْ

۸۔ درست تلفظ والا لفظ ہے:

[a] لُطْفْ (b) لَطَفْ (c) لِطَفْ (d) لُطَفْ

۹۔ درست اعراب والے لفظ کی نشان دہی کریں:

(a) تُرجَمان (b) تَرِجمان (c) تِرجُمان [d] تَرْجُمانْ

۱۰۔ درست اعراب والا لفظ ہے:

[a] طَرْزْ (b) طِرْزْ (c) طُرْزْ (d) طَرَزْ

رموزِ اوقاف

رمز کی جمع رموز ہے اور رمز کے معنی علامت کے ہیں جب کہ اوقاف وقف کی جمع ہے۔ وقف کے معنی ٹھہرنے یا رکنے کے ہیں۔ رموز اوقاف سے مراد وہ علامتیں یا نشانات ہیں جو جملوں اور عبارات میں لگائے جاتے ہیں۔ ان علامتوں سے پتا چلتا ہے کہ کہاں پر رکنا ہے اور کس قدر رکنا ہے۔ اس سے عبارت کے پڑھنے اور سمجھنے میں آسانی ہو جاتی ہے۔ اردو میں استعمال ہونے والے رموز اوقاف درج ذیل ہیں

۱۔ **ختمہ (۔)** اردو میں اس کی حیثیت انگریزی کے فل سٹاف (.) کی طرح ہے۔ اسے جملے کے ختم ہونے پر لگایا جاتا ہے جہاں کچھ وقفہ کر کے آگے پڑھنا شروع کر دیتے ہیں۔ مثلاً مجھے سیر و سیاحت کا بہت شوق ہے۔

۲۔ **سکتہ (،)** انگریزی میں اسے "Comma" "کوما" کہتے ہیں۔ اس پر ختمہ سے کچھ کم رکنا ہوتا ہے اور پھر آگے پڑھنا ہوتا ہے۔ مثلاً گائے، بیل، بھینس اور بکری گھریلو جانور ہیں۔

۳۔ **سوالیہ (؟)** یہ علامت سوالیہ فقرے کے بعد استعمال کی جاتی ہے۔ مثلاً تم کب آئے؟ آپ کیا کر رہے ہیں؟

۴۔ **واوین ("")** یہ الٹے کومے اس وقت لگائے جاتے ہیں جب کسی کی بات چیت، رائے، قول اور کہاوت وغیرہ لکھنی ہو۔ واوین عبارت کے شروع اور آخر میں لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً "تن درستی ہزار نعمت ہے۔" حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "علم حاصل کرنا ہر مسلمان پر فرض ہے۔"

۵۔ **قوسین ( )** قوسین میں عبارت کے ایسے حصے لکھے جاتے ہیں، جن کا موضوع سے براہ راست تعلق نہ ہو لیکن ان کا بیان کرنا بھی ضروری ہو۔ مثلاً وہ لڑکا (جس کو آپ نے مارا) میرا بھائی ہے۔

۶۔ **حذف (…)** اگر کسی عبارت، رائے یا گفت گو سے کچھ غیر ضروری حصہ نہ لکھنا ہو تو وہاں چند چھوٹے چھوٹے نقطے لگا دیے جاتے ہیں تاکہ یہ سمجھ لیا جائے کہ عبارت کا کچھ حصہ چھوڑ دیا گیا ہے۔ مثلاً (ادب کو تنگ …)

۷۔ **تفصیلیہ (:۔)** اگر کسی بات کی تفصیل بیان کرنی ہو، کوئی قول یا حوالہ دیا جا رہا ہو تو تفصیلیہ (:۔) کی علامت آئے گی۔ یعنی تفصیلیہ درج ذیل یا حسب ذیل کی علامت ہے یا یہ کسی کے قول یا اقتباس سے پہلے آتی ہے۔ مثلاً

پاکستان کے اہم ترین شہر یہ ہیں:۔ اسلام آباد، لاہور، کراچی، ملتان، حیدر آباد۔

پاکستان کے اہم ترین دریا یہ ہیں:۔ چناب، راوی، سندھ، جہلم

محاورات اور ضرب الامثال کا جملوں میں استعمال

محاورات کا جملوں میں استعمال

محاورہ دو یا دو سے زیادہ الفاظ کا ایسا مجموعہ ہوتا ہے جو اپنے حقیقی معنوں کے بجائے غیر حقیقی معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے۔ محاورہ قواعد زبان کی کبھی خلاف ورزی نہیں کرتا۔ مثلاً محاورہ "آسمان سر پر اٹھانا" کے اصل معنی تو آسمان کو سر پر اٹھانا ہے جو کہ ایک ناممکن عمل ہے لیکن اہل زبان نے اسے بہت زیادہ شور مچانے کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔ محاورے میں کسی قسم کا رد و بدل یا تبدیلی نہیں ہو سکتی۔ مثلاً "چھٹی کا دودھ یاد آنا" کے بجائے ساتویں یا نویں کا دودھ ہرگز نہیں لکھ سکتے۔ ذیل میں کچھ مشہور محاورات کا جملوں میں استعمال دیا گیا ہے۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
آب آب ہونا	شرمندہ ہونا	اکرم اپنے بیٹے کو حوالات میں بند دیکھ کر آب آب ہو گیا۔
آبرو خاک میں ملنا	بے عزت ہونا	محمود غزنوی کے حملوں نے راجپوتوں کی آبرو خاک میں ملا دی۔
اینٹ سے اینٹ بجانا	بالکل تباہ و برباد کرنا	مخالف فوج نے تو شہر کی اینٹ سے اینٹ بجا دی۔
آنسو پونچھنا	تسلی دینا	تم نے تو مجھے تباہ ہی کر دیا اب آنسو پونچھنے سے کیا فائدہ؟
آنکھیں پھیرنا	بے رخی کرنا	آخر غریبی میں دوستوں نے بھی آنکھیں پھیر لیں۔
اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنا	اپنے ہاتھوں اپنا نقصان کرنا	تم نے دل کی بات بتا کر اپنے پاؤں پر آپ کلہاڑی ماری ہے۔
آستین کا سانپ	چھپا دشمن، بظاہر دوست	دیکھو میاں! اس آدمی سے بچو، یہ آستین کا سانپ ہے۔
آگ لگانا	فساد پیدا کرنا	اس فتنہ پرداز کی باتوں نے تو سارے شہر میں آگ لگا دی ہے۔
دل اکتا جانا	کسی چیز یا کام کی زیادتی سے جی اچاٹ ہونا	جب ایک مضمون کو یاد کرتے کرتے دل اکتا جائے تو دوسرا کام لے بیٹھو۔
آگ بگولا ہونا	بہت غضب ناک ہونا	وہ آتش مزاج شخص ہے، ذرا سا اعتراض ہو تو آگ بگولا ہو جاتا ہے۔
اوسان خطا ہونا	ہوش و حواس جاتے رہنا	جنگل میں شیر کو سامنے دیکھ کر اس کے اوسان خطا ہو گئے۔
بیڑا پار کرنا	کام بنانا	خدا کی رحمت ہی اس گرداب بلا سے بیڑا پار کرے گی۔
بات کا بتنگڑ بنانا	بات کو بڑھا کر بیان کرنا	سیدھی سادی باتیں کرو۔ بات کا بتنگڑ بنانے سے کیا فائدہ؟
بیل منڈھے چڑھنا	کامیاب ہونا	بھائی! مجھے تو یہ بیل منڈھے چڑھتی نظر نہیں آتی۔
بال کی کھال اتارنا	چھان بین کرنا	پولیس نے اصلیت معلوم کرنے کے لیے بال کی کھال اتار دی۔
بول بالا ہونا	عروج ہونا، غلبہ ہونا	آخر میں حق کا بول بالا اور باطل کا منھ کالا ہوتا ہے۔
پاؤں پھیلانا	بہت لالچ کرنا	میاں! چادر دیکھ کر پاؤں پھیلاؤ۔
پالا پڑنا	کسی سے واسطہ پڑنا	ایسے برے شخص سے تو دشمن کو بھی پالا نہ پڑے۔
پتھر کی لکیر	پکی بات	میری بات کو پتھر کی لکیر جانو۔
پٹی پڑھانا	ورغلانا	شیطان نے اسے یہ پٹی پڑھائی کہ مہمان کو قتل کر کے روپیہ ہضم کر لیا جائے۔
پھڑک اٹھنا	تڑپ جانا، بے چین ہونا	کشمیر میں مسلمانوں پر ہندوستانی فوج کی بربریت کے واقعات سن کر نوجوان کی رگ حمیت پھڑک اٹھی۔
پلہ بھاری ہونا	مقابلے میں بہتر ثابت ہونا	اس ٹولی کا پلہ ہمیشہ بھاری رہا کرتا ہے جو اپنے حریف کو زیر کر دے۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
پرچم لہرانا	جھنڈا بلند کرنا	جان باز کوہ پیماؤں نے نانگا پربت کی چوٹی پر جا کر پرچم لہرایا۔
پرچار کرنا	تبلیغ کرنا	ہندوستان صلح و آشتی کا پرچار کرتا ہے لیکن اپنے ملک میں بسنے والے مسلمانوں پر ظلم کرتا رہتا ہے۔
تلوار کے گھاٹ اتارنا	قتل کرنا	ایسی جنگ ہوئی کہ ہزاروں نوجوان تلوار کے گھاٹ اتار دیے گئے۔
تھالی کا بینگن	بے اصول	سعید تھالی کا بینگن ہے جو زبردست ہوتا ہے اس کی طرف ہو جاتا ہے۔
تیوری چڑھانا	ناراض یا غصے ہونا	استاد صاحب نے تیوری چڑھا کر کہا کہ وقت پر سکول آیا کرو۔
تہ و بالا کرنا	تباہ و برباد کرنا	نادر شاہ کے حملے نے دلی کو تہ و بالا کر دیا۔
جان کے لالے پڑنا	زندگی کی امید نہ رہنا	اس مرتبہ وہ ایسا بیمار ہوا کہ جان کے لالے پڑ گئے۔
جان جوکھوں کا کام	ایسا کام جس میں جان کے جانے کا خطرہ ہو	سپہ گری ہو یا کوہ پیمائی دونوں جان جوکھوں کے کام ہیں۔
جان کی بازی لگانا	جان کو خطرے میں ڈالنا	حق کا بول بالا کرنے کے لیے جان کی بازی لگانی پڑتی ہے۔
ٹس سے مس نہ ہونا	نہ ہلنا، کچھ اثر نہ ہونا	اماں جان نے بار بار بلایا مگر نصیر ٹس سے مس نہ ہوا۔
سناٹے میں رہ جانا	حیران رہ جانا	اپنے بیٹے کے کرتوت سن کر وہ سناٹے میں رہ گیا۔
چوری اور سینہ زوری	جرم کرنا اور پھر اکڑنا	پہلے چوری کی اور اب آنکھیں دکھاتے ہو، یہ چوری اور سینہ زوری ہے۔
گل کھلانا	عجیب کام کرنا	دیکھیے زمین چمن گل کھلاتی ہے کیا کیا!
ہوا ہو جانا	تیزی سے غائب ہو جانا	وہ دن ہوا ہوئے کہ پسینہ گلاب تھا۔
دم بخود رہ جانا	حیران رہ جانا	باپ نے بیٹے کو سگریٹ نوشی کرتے دیکھا تو دم بخود رہ گیا۔
دل پر چوٹ لگنا	صدمہ ہونا	محمد علی نے مجھے گالی دی تو میرے دل پر سخت چوٹ لگی۔
دانت کھٹے کرنا	حریف کو شکست دینا	پانی پت کی پہلی لڑائی میں بابر نے ابراہیم لودھی کے دانت کھٹے کر دیے تھے۔
رائی کا پہاڑ بنانا	بات کا بتنگڑ بنانا	افسانہ نگار قلم کے زور سے رائی کا پہاڑ بنا دیتے ہیں۔
زخموں پر نمک چھڑکنا	سخت تکلیف دینا	بھائی حمید! میرے زخموں پر نمک نہ چھڑکو میں تو پہلے ہی بہت غمگین ہوں۔
خون سفید ہونا	محبت جاتی رہنا	عبدالکریم نے بڑھاپے میں والدین سے علیحدگی اختیار کر لی، لگتا ہے کہ اس کا خون سفید ہو گیا ہے۔
طوفان کھڑا کرنا	جھگڑا یا فساد برپا کرنا	ذرا ذرا سی بات پر طوفان کھڑا کرنا اچھے لوگوں کا شیوہ نہیں۔
شیر و شکر ہونا	گھل مل جانا	بچے بہت جلد آپس میں شیر و شکر ہو جاتے ہیں۔
عش عش کرنا	بہت تعریف کرنا	علامہ محمد اقبالؒ کا کلام سن کر لوگ عش عش کر اٹھتے تھے۔
عید کا چاند ہونا	کبھی کبھی ملاقات ہونا	آپ تو بالکل ہی عید کا چاند ہو گئے ہیں۔ کبھی آنے کا نام ہی نہیں لیتے۔

محاورات	معانی	جملوں میں استعمال
فرانے بھرنا	بہت تیز دوڑنا	گاڑی فرانے بھرتی ہوئی پل سے گزر گئی۔
ناک میں دم کرنا	بہت تنگ کرنا	بچی نے بار بار ایک ہی سوال پوچھ کر ماں کی ناک میں دم کر دیا۔
جامِ شہادت نوش کرنا	وطن کی خاطر لڑتے ہوئے جان دے دینا	میجر راجا عزیز بھٹی نے ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جامِ شہادت نوش کیا۔

ضرب الامثال کا جملوں میں استعمال

کہاوت یا وہ جملہ جو مثال کے طور پر مشہور ہو جائے، اسے ضرب المثل کہتے ہیں۔ ضرب الامثال تجربے اور مشاہدے کا نچوڑ ہوتی ہیں۔ جیسے: آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔ یہ ضرب المثل اس وقت استعمال ہوتی ہے جب کوئی شخص ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں گرفتار ہو گیا ہو اور یہی اس کے معنی ہیں۔ ضرب الامثال کے استعمال سے جملہ خوب صورت اور بات وزنی ہو جاتی ہے۔ چناں چہ سننے والے پر اس کا خوش گوار اثر پڑتا ہے۔ کچھ ضرب الامثال کا جملوں میں استعمال دیا گیا ہے۔

ضرب الامثال	معانی	جملوں میں استعمال
آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا	ایک مصیبت سے نکل کر دوسری میں پھنس جانا	ابھی اس نے مشکل سے اپنا قرض اتارا تھا کہ نوکری سے الگ کر دیا گیا۔ اسے کہتے ہیں آسمان سے گرا کھجور میں اٹکا۔
جس کی لاٹھی اس کی بھینس	طاقت ور جس پر چاہے اپنا حق جتائے	امریکا آج بھی دوسروں کے اندرونی معاملات میں دخل دیتا ہے، سچ ہے، جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے	اپنی غلطی پر نادم ہونے کے بجائے سمجھانے والے کو آنکھیں دکھانا	وہ چوری کرتے پکڑا گیا تو اپنا قصور ماننے کے بجائے محلے داروں سے الجھ پڑا، اسے کہتے ہیں الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے۔
چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانا	ہمت کے مطابق کام کرنا	آمدنی سے زیادہ خرچ کرنے والا ہمیشہ پریشان رہتا ہے۔ چادر دیکھ کر پاؤں پھیلانے چاہییں۔
گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے	نقصان وہی پہنچاتا ہے جسے راز کا علم ہو	کسے پتا تھا کہ اس گھر میں جوا کھیلا جاتا ہے کسی اپنے ہی نے مخبری کی ہوگی۔ مثل مشہور ہے گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔
ایک انار سو بیمار	ایک چیز کے بہت سے خواہش مند	سکول میں ایک استاد کی جگہ خالی تھی لیکن سیکڑوں درخواستیں آ گئیں اسے کہتے ہیں ایک انار سو بیمار۔
ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے	ایک بُرے آدمی کی وجہ سے سب لوگ بدنام ہو جاتے ہیں	ایک لڑکے کے جواری ہونے کی وجہ سے اس کے سب دوستوں کو لوگ برا سمجھتے ہیں، کیوں کہ ایک مچھلی سارے تالاب کو گندا کر دیتی ہے۔
جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا	جتنا خرچ زیادہ ہوگا اتنا کام عمدہ ہوگا	صاحب! آپ کہتے ہیں پلاؤ مزے دار نہیں تھا کیسے ہوتا! آپ نے مسالا ہی کم دیا تھا، مثل مشہور ہے جتنا گڑ ڈالو گے اتنا میٹھا ہوگا۔

ضرب الامثال	معانی	جملوں میں استعمال
چراغ تلے اندھیرا	دوسرے فائدہ اٹھائیں اپنے محروم رہیں	جماعت کے سارے بچے پاس ہو گئے لیکن ماسٹر صاحب کا اپنا بیٹا فیل ہو گیا۔ اسے کہتے ہیں چراغ تلے اندھیرا۔
بوڑھی گھوڑی لال لگام	بڑھاپے میں بھی بننے سنورنے کا شوق	بڑے میاں کو دیکھو بیٹے کی شادی میں دولھے سے بھی زیادہ بن سنور کر چلے ہیں، یہ تو وہی مثال ہوئی کہ بوڑھی گھوڑی لال لگام۔
چور کی داڑھی میں تنکا	اپنا عیب خود بخود سوجھ جاتا ہے	جب پولیس نے قتل کے سلسلے میں تفتیش کی تو ملزم مشتبہ حرکتوں سے پکڑا گیا، اسے کہتے ہیں چور کی داڑھی میں تنکا۔
تین میں نہ تیرہ میں	کسی شمار میں نہیں	کیا مشورہ دوں، میں تو تین میں نہ تیرہ میں ہوں۔
نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی	کسی کام پر ناممکن شرط عائد کرنا	تمھارے پاس پیسے نہیں، اس لیے امریکا کی سیر کے خواب چھوڑ دو، کیوں کہ نہ نو من تیل ہوگا نہ رادھا ناچے گی۔
ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور	ظاہر کچھ باطن کچھ	یہ آدمی قابلِ بھروسا نہیں، اس پر ہاتھی کے دانت کھانے کے اور دکھانے کے اور والی ضرب المثل صادق آتی ہے۔
ملا کی دوڑ مسجد تک	جہاں تک آدمی کی پہنچ ہو وہیں تک جائے گا	مجھ جیسا غریب آدمی آپ کی کوئی مدد نہیں کر سکتا کیوں کہ میری کیفیت تو ملا کی دوڑ مسجد تک والی ہے۔
سانپ بھی مارا جائے لاٹھی بھی نہ ٹوٹے	کوئی نقصان اٹھائے بغیر مقصد حاصل کر لینا	مخالف گروپ کا مقابلہ ایسے کرو کہ سانپ بھی مارا جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے۔
دودھ کا دودھ پانی کا پانی	سچ اور جھوٹ کو الگ کرنا	میاں! پولیس تو آنے دو، دودھ کا دودھ پانی کا پانی ہو جائے گا۔
دور کے ڈھول سہانے	دور شخص یا چیز کی برائی ظاہر نہیں ہوتی	بھینس خریدتے وقت بیچنے والے کی چکنی چپڑی باتوں میں نہیں آنا چاہیے کیوں کہ دور کے ڈھول سہانے ہوتے ہیں۔
بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی	جاتی ہوئی چیز یا ڈوبتی ہوئی رقم کا جو حصہ بھی مل جائے غنیمت ہے	مسروقہ سامان میں سے اسے جو کچھ ملا اس نے یہ سوچ کر لے لیا کہ چلو بھاگتے چور کی لنگوٹی ہی سہی۔
تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو	حالات کی رفتار دیکھ کر نتیجہ نکالنا	محترم! یہ معاملہ بڑا پیچیدہ ہے، بس تیل دیکھو تیل کی دھار دیکھو۔
آدھا تیتر آدھا بٹیر	بدانتظامی اور بدسلیقگی	مختلف جماعتوں کے اتحاد سے بننے والی حکومت کیا ہے، بس آدھا تیتر آدھا بٹیر ہے۔
کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی	جھوٹ ہمیشہ کامیاب نہیں ہوتا	وعدہ خلافی کرتے ہوئے تم بھول رہے ہو کہ کاٹھ کی ہنڈیا بار بار نہیں چڑھتی۔
بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی	جرم کب تک چھپا رہے گا	میاں! چوری چھوڑ دو ورنہ یاد رکھو کہ بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی۔
رسی جل گئی پر بل نہ گیا	سب کچھ ختم ہونے پر بھی غرور باقی ہے	لوگوں نے اس بد مزاج لڑکے کی خوب درگت بنائی لیکن اب بھی حال یہی ہے کہ رسی جل گئی پر بل نہ گیا۔

ضرب الامثال	معانی	جملوں میں استعمال
نیکی کر دریا میں ڈال	بھلائی کر کے جتانا نہیں چاہیے	ہمارا تو ایک ہی اصول ہے کہ نیکی کرو اور دریا میں ڈالو۔
آ بیل مجھے مار	خواہ مخواہ مصیبت مول لینا	میاں! اس معاملے میں نہ اُلجھو، یہ تو آ بیل مجھے مار والی بات ہے۔
رات گئی بات گئی	موقع نکل جانے کے بعد کچھ نہیں ہو سکتا	تم اجلاس کے دوران بولتے تو ٹھیک تھا، بس اب چھوڑو رات گئی بات گئی۔
خدا کی لاٹھی بے آواز	خدا کا عذاب اچانک آتا ہے	کمزوروں پر ظلم کرنے والے یہ کیوں بھول جاتے ہیں کہ خدا کی لاٹھی بے آواز ہوتی ہے۔
سانچ کو آنچ نہیں	سچ کو کوئی ڈر نہیں	جو آدمی سچا ہوتا ہے اسے کوئی نہیں جھٹلا سکتا، اسی لیے تو کہتے ہیں کہ سانچ کو آنچ نہیں۔
گھر کی مرغی دال برابر	گھر کی چیز کی قدر نہیں ہوتی	تمھیں یہ سہولتیں مفت حاصل تھیں، تم نے قدر نہ کی۔ سچ ہے کہ گھر کی مرغی دال برابر۔
آم کے آم گٹھلیوں کے دام	ہر طرح فائدہ ہی فائدہ	ہم نے تربوز کھا کر اس کے چھلکے بھینس کو کھلا دیے، بس یوں سمجھیے کہ آم کے آم گٹھلیوں کے دام ہوئے۔
مدعی سست گواہ چست	جس کا معاملہ ہو وہ تو سستی کرے اور حمایتی آگے بڑھے	میاں! تم خود تو اس معاملے میں کچھ نہیں بولے، مجھے ہی بولنا پڑا، یہ تو مدعی سست گواہ چست والی بات ہوئی۔
پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں	تمام انسان ایک جیسے نہیں ہوتے	دنیا میں اچھے بُرے سبھی لوگ پائے جاتے ہیں، پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔

روزمرّہ

بیان کے اس طریقے اور بول چال کو روزمرّہ کہا جاتا ہے، جو اہلِ زبان کے اسلوبِ بیان، طریقِ اظہار اور گفت گو کے انداز کے عین مطابق ہو۔ اگر کوئی فقرہ اہلِ زبان کے اندازِ گفت گو کے خلاف ہو تو اسے "روزمرہ" نہیں کہیں گے۔ اہلِ زبان ایک طویل عرصے سے زبان کو پڑھنے، بولنے اور لکھنے کے لیے استعمال کر رہے ہوتے ہیں، اس لیے ان کا پڑھا، بولا اور لکھا درست تصور کیا جاتا ہے۔ اب آپ ذیل میں دیے گئے جملوں کو غور سے پڑھیں۔

غلط جملے	درست جملے
وہ ہر دن وہاں جاتا ہے۔	وہ ہر روز وہاں جاتا ہے۔
وہ آئے روز مجھے ملتا ہے۔	وہ آئے دن مجھے ملتا ہے۔
بھائی کو کہنا کہ مجھ سے ملے۔	بھائی کو کہنا کہ مجھے ملے۔
بچے کی نیند کھل گئی۔	بچے کی آنکھ کھل گئی۔
صوفے کے اوپر کتابیں پڑی ہیں۔	صوفے پر کتابیں پڑی ہیں۔
عبداللہ کی کھیل شان دار ہے۔	عبداللہ کا کھیل شان دار ہے۔
لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میلوں کا فاصلہ ہے؟	لاہور اور ملتان کے درمیان کتنے میل کا فاصلہ ہے؟
چار مہینوں کے بعد آج تمھاری شکل دیکھی ہے۔	چار مہینے کے بعد آج تمھاری شکل دیکھی ہے۔
عمران نے نئی ٹوپی اوڑھ رکھی ہے۔	عمران نے نئی ٹوپی پہن رکھی ہے۔
بارش برس رہی ہے۔	بارش ہو رہی ہے۔
وہ انگریزی کو جانتے ہیں۔	وہ انگریزی جانتے ہیں۔

جملوں کی درستی

غلط جملے	درست جملے
میں نے آج ملتان جانا ہے۔	مجھے آج ملتان جانا ہے۔
آپ کی خیریت نیک مطلوب چاہتا ہوں۔	آپ کی خیریت نیک مطلوب ہے۔
میرے پیٹ میں درد ہوتی ہے۔	میرے پیٹ میں درد ہوتا ہے۔
درحقیقت میں آپ سچے ہیں۔	درحقیقت آپ سچے ہیں۔
نہ ہی منیر آیا نہ ہی عارف۔	نہ منیر ہی آیا نہ عارف۔
اگر وہ نہیں آتے تو اچھا ہوتا۔	اگر وہ نہ آتے تو اچھا ہوتا۔
وہ ہر دن ہمارے پاس آتے ہیں۔	وہ ہر روز ہمارے پاس آتے ہیں۔
میں دن بدن کمزور ہو رہا ہوں۔	میں روز بروز کمزور ہو رہا ہوں۔
آپ کا غریب خانہ کہاں ہے؟	آپ کا دولت خانہ کہاں ہے؟
آپ کی مرض خطرناک ہے۔	آپ کا مرض خطرناک ہے۔
آج رات میں نے ایک خواب دیکھی۔	آج رات میں نے ایک خواب دیکھا۔
میں تمھارا راہ دیکھ رہا ہوں۔	میں تمھاری راہ دیکھ رہا ہوں۔
پانچ انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔	پانچوں انگلیاں برابر نہیں ہوتیں۔
خط پڑھ کر بڑی حیرانگی ہوئی۔	خط پڑھ کر بڑی حیرانی ہوئی۔
میں منگلوار کے دن یہاں آؤں گا۔	میں منگل کے دن یہاں آؤں گا۔
نخالص گھی ملنا مشکل ہے۔	خالص گھی ملنا مشکل ہے۔
میں آپ کا بہت مشکور ہوں۔	میں آپ کا بہت شکر گزار ہوں۔
رشیدہ بہت اچھی گاتی ہے۔	رشیدہ بہت اچھا گاتی ہے۔
آپ کی مزاج تو اچھی ہے۔	آپ کا مزاج تو اچھا ہے۔
میری قلم کہیں کھو گئی۔	میرا قلم کہیں کھو گیا۔
وہ بے ناغہ یہاں آتا ہے۔	وہ بلاناغہ یہاں آتا ہے۔
میں اور وہ بیمار ہو گیا تھا۔	میں اور وہ بیمار ہو گئے تھے۔
اس نے میرے برخلاف گواہی دی۔	اس نے میرے خلاف گواہی دی۔
میں نے اپنا حساب بے باک کر دیا۔	میں نے اپنا حساب بے باق کر دیا۔
وہ چھت پر سے گر پڑا۔	وہ چھت سے گر پڑا۔
منڈی سے لمبا لمبا گھاس لاؤ۔	منڈی سے لمبی لمبی گھاس لاؤ۔
آپ کا نیاز نامہ ملا۔	آپ کا نوازش نامہ ملا۔
مجھے اُردو نہیں آتا۔	مجھے اُردو نہیں آتی۔
یہ راہ سیالکوٹ کو جاتا ہے۔	یہ راہ سیالکوٹ کو جاتی ہے۔

غلط جملے	درست جملے
آپ کی مزاج کیسی ہے؟	آپ کا مزاج کیسا ہے؟
میں نے گھر جانا ہے۔	مجھے گھر جانا ہے۔
ان لڑکیوں کی عمر میں پندرہ بیس کا فرق ہے۔	ان لڑکیوں کی عمر میں انیس بیس کا فرق ہے۔
احمد کی بیوی سخت لڑاکی ہے۔	احمد کی بیوی سخت لڑاکا ہے۔
میری قلم ٹوٹ گئی ہے۔	میرا قلم ٹوٹ گیا ہے۔
اس نے تو مجھے بے جواب کر دیا۔	اس نے تو مجھے لاجواب کر دیا۔
سلیم کو کہہ دو کہ گھر جائے۔	سلیم سے کہہ دو کہ گھر جائے۔
اکمل باقاعدہ طور پر ورزش کرتا ہے۔	اکمل باقاعدہ ورزش کرتا ہے۔
تم دن بدن کمزور ہو رہے ہو۔	تم روز بروز کمزور ہو رہے ہو۔
کوہ ہمالیہ بلند پہاڑ ہے۔	ہمالیہ بلند پہاڑ ہے۔
براہِ مہربانی کر کے جلدی آیے۔	مہربانی کر کے جلدی آیے۔
بڑھیا عورت نے ہمیں دعائیں دیں۔	بڑھیا نے ہمیں دعائیں دیں۔
ماہِ رمضان کا مہینا بہت بابرکت ہے۔	ماہِ رمضان بہت بابرکت ہے۔
آج کی اخبار کہاں ہے؟	آج کا اخبار کہاں ہے؟
بازار سے تیس روپے کی دہی لاؤ۔	بازار سے تیس روپے کا دہی لاؤ۔
میں نے سیب کا مربع کھایا۔	میں نے سیب کا مربا کھایا۔
جھوٹ مارنا بُری عادت ہے۔	جھوٹ بولنا بُری عادت ہے۔
میری قلم کہاں ہے؟	میرا قلم کہاں ہے؟
تم نے کل میرے ہاں آنا ہو گا۔	تمھیں کل میرے ہاں آنا ہو گا۔
کسی بھی لڑکے نے آج سکول کا کام نہیں کیا۔	کسی لڑکے نے بھی آج سکول کا کام نہیں کیا۔
بھوکے کو کھانا کھلانا صواب ہے۔	بھوکے کو کھانا کھلانا ثواب ہے۔
بازار میں بہت بھیڑ تھا۔	بازار میں بہت بھیڑ تھی۔
عابد آئے روز بیمار رہتا ہے۔	عابد آئے دن بیمار رہتا ہے۔
وہ عورت بڑی لڑاکی ہے۔	وہ عورت بڑی لڑاکا ہے۔
اسے عام طور پر قبض رہتی ہے۔	اسے عام طور پر قبض رہتا ہے۔
آپ کو کون سی کھیل پسند ہے؟	آپ کو کون سا کھیل پسند ہے؟
میرے سر میں درد ہو رہی ہے۔	میرے سر میں درد ہو رہا ہے۔
ہمارے استاد بڑے کامل ہیں۔	ہمارے استاد بڑے قابل ہیں۔
تاش کھیلی چھوڑ دو۔	تاش کھیلنا چھوڑ دو۔
اس نے ڈکار مارا۔	اس نے ڈکار لی۔
آپ کی تار آئی۔	آپ کا تار آیا۔
وہ اپنے نانے کے پاس گیا ہے۔	وہ اپنے نانا کے پاس گیا ہے۔
املا کا مضمون واضع ہے۔	املا کا مضمون واضح ہے۔
اس کی نذر کمزور ہے۔	اس کی نظر کمزور ہے۔
آج شب برات کی رات ہے۔	آج شب برات ہے۔

غلط جملے	درست جملے
آج کی تازہ اخبار آ گئی ہے۔	آج کا تازہ اخبار آ گیا ہے۔
یہ ٹکٹ میری ہے۔	یہ ٹکٹ میرا ہے۔
اس کا ناک کٹ گیا۔	اس کی ناک کٹ گئی۔
یونہی نقطہ چینی نہ کرتے رہا کرو۔	یونہی نکتہ چینی نہ کرتے رہا کرو۔
تصویر گتے پر آویزاں کر دو۔	تصویر گتے پر چسپاں کر دو۔
میری انتظار کرو۔	میرا انتظار کرو۔
مجھے ایک لاضروری کام ہے۔	مجھے ایک ضروری کام ہے۔
یہ کارِ ثواب کا کام ہے۔	یہ ثواب کا کام ہے۔
میرا کتاب گم ہو گیا ہے۔	میری کتاب گم ہو گئی ہے۔
لیلۃ القدر کی رات کو خوب عبادت کرو۔	لیلۃ القدر کو خوب عبادت کرو۔
خط سے آپ کا احوال معلوم ہوا۔	خط سے آپ کا حال معلوم ہوا۔
مجھے دو اشعار سناؤ۔	مجھے دو شعر سناؤ۔
گھڑی پر کیا بجا ہے؟	گھڑی میں کیا بجا ہے؟
کوئی چیز کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے چاہیے۔	کوئی چیز کھانے سے پہلے ہاتھ دھو لینے چاہییں۔
وقت کی کدر کرو۔	وقت کی قدر کرو۔
سبر سے کام لو۔	صبر سے کام لو۔
وہ اچھا اُردو بولتی ہے۔	وہ اچھی اُردو بولتی ہے۔
میں تم کے ساتھ کراچی جانا چاہتا تھا۔	میں تمھارے ساتھ کراچی جانا چاہتا تھا۔
ابن بطوطہ بہت [illegible] تھا۔	ابن بطوطہ بہت بڑا سیاح تھا۔
ماضی حلق کی گردان کرو۔	ماضی مطلق کی گردان کرو۔
یہ دیکھنے کے قابل دید مسجد ہے۔	یہ مسجد قابل دید ہے۔
ہم نے کام کرنا ہے۔	ہمیں کام کرنا ہے۔
وہ موقع کی طاک میں تھا۔	وہ موقع کی تاک میں تھا۔
کھڑکی کو بند کر دو۔	کھڑکی بند کر دو۔
یہ شکاری کتی ہے۔	یہ شکاری کتیا ہے۔
آپ کو کوئی بات مالوم نہیں ہے۔	آپ کو کوئی بات معلوم نہیں ہے۔
کھائی سلیم نے روٹی۔	سلیم نے روٹی کھائی۔
ہم گئے تھے جہلم۔	ہم جہلم گئے تھے۔
اب آپ بازار جاؤ۔	اب آپ بازار جائیں۔
میں آپ کا تابعدار ہوں۔	میں آپ کا تابع فرمان ہوں۔
ہرن کی ماں کب تک خیر منائے گی؟	بکرے کی ماں کب تک خیر منائے گی؟
بیمار کی حالت آگے سے بہتر ہے۔	بیمار کا حال پہلے سے بہتر ہے۔

غلط جملے	درست جملے
بیٹھو ذرا دم تو نکال لیں۔	بیٹھو ذرا دم تو لے لیں۔
چور کی داڑھی میں بال۔	چور کی داڑھی میں تنکا۔
جس کی لاٹھی اس کی گائے۔	جس کی لاٹھی اس کی بھینس۔
لڑکا گود میں ڈھنڈورا شہر میں۔	بچہ بغل میں ڈھنڈورا شہر میں۔
اسے انگریزی نہیں آتا۔	اسے انگریزی نہیں آتی۔
مولانا حالی صاحب بہت بڑے شاعر تھے۔	مولانا حالی مرحوم بہت بڑے شاعر تھے۔
کسی کو گالی مت نکالو۔	کسی کو گالی مت دو۔

محکمہ تعلیم کی نئی امتحانی تکنیکس ,Knowledge, Understanding & Analysis کی روشنی میں مرتب کیے گئے سوالات

☆ درست جواب کا انتخاب (✓) سے کریں۔

۱۔ کیا وہ چلا گیا ہے؟ اس جملے میں رموزِ اوقاف کی علامت ہے:
(a) توسین (b) واوین **(c)** سوالیہ (d) وقفہ

۲۔ توسین کی علامت ہے:
(a) ؟ (b) – (c) ! **(d)** ( )

۳۔ روزمرہ کے لحاظ سے درست جملہ ہے:
(a) برائے مہربانی سے خط کا جواب دیں۔ **(b)** براہِ مہربانی خط کا جواب دیں۔
(c) براہِ مہربانی کر کے مجھے خط کا جواب دیں۔ (d) برائے مہربانی خط کا جواب دیں۔

۴۔ روزمرہ کے درست استعمال والا جملہ ہے:
(a) آج کل اس کی چڑیا بولتی ہے۔ (b) آج کل اس کی طوطی بولتی ہے۔
(c) آج کل اس کا طوطی بولتا ہے۔ (d) آج کل اس کا کبوتر بولتا ہے۔

۵۔ روزمرہ کے درست استعمال والا جملہ ہے:
(a) جو دال روٹی مل جائے وہی مزے دار ہے۔ **(b)** جو دال روٹی مل جائے وہی غنیمت ہے۔
(c) جو دال روٹی مل جائے وہی قیمتی ہے۔ (d) جو دال روٹی مل جائے وہی بھلی ہے۔

۶۔ درج ذیل میں درست محاورہ ہے:
(a) آگ بگولا ہونا (b) پانی بگولا ہونا (c) شہد بگولا ہونا (d) دودھ بگولا ہونا

۷۔ جب لوگوں میں محبت جاتی رہے تو اسے کہیں گے:
(a) خون سفید ہونا (b) خون رنگین ہونا (c) خون پتلا ہونا (d) خون گاڑھا ہونا

۸۔ درست جملے کا انتخاب کریں:
(a) اس کی بیوی لڑاکی ہے **(b)** اس کی بیوی لڑاکا ہے
(c) مجھے اُردو نہیں آتا (d) اخبار کہاں پڑی ہے؟

۹۔ "میری قلم کہیں کھو گئی" درست جملہ ہے:
(a) میرا قلم کہیں کھو گیا (b) میری قلم وہاں کھو گئی
(c) میری قلم یہیں کھو گئی (d) میری قلم وہیں کھو گیا

۱۰۔ "ان لڑکوں کی عمر میں پندرہ بیس کا فرق ہے"، درست جملہ ہے:
(a) ان لڑکوں کی عمر میں سولہ بیس کا فرق ہے۔
(b) ان لڑکوں کی عمر میں انیس بیس کا فرق ہے۔
(c) ان لڑکوں کی عمر میں بیس تیس کا فرق ہے۔
(d) ان لڑکوں کی عمر میں اکیس پچیس کا فرق ہے۔

۱۱۔ درست جملہ کون سا ہے؟
(a) کوہ ہمالیہ بلند پہاڑ ہے۔ (b) بلند پہاڑ کوہ ہمالیہ ہے۔
(c) ہمالیہ کوہ بلند پہاڑ ہے۔ **(d)** ہمالیہ بلند پہاڑ ہے۔

۱۲۔ درج ذیل میں درست محاورہ ہے:
(a) پتھر سے پتھر بجانا **(b)** اینٹ سے اینٹ بجانا
(c) لوہے سے لوہا بجانا (d) لکڑی سے لکڑی بجانا

۱۳۔ صحیح محاورہ ہے:
(a) پتھر کی لکیر (b) اینٹ کی لکیر (c) لوہے کی لکیر (d) فولاد کی لکیر

۱۴۔ "دشمن کا مقابلہ ایسے کرو کہ سانپ بھی مارا جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" اس جملے میں ضرب المثل "سانپ بھی مارا جائے اور لاٹھی بھی نہ ٹوٹے" کا مطلب ہے:
(a) دشمن کا مقابلہ کرنا **(b)** کوئی نقصان اٹھائے بغیر مقصد حاصل کر لینا
(c) سچ اور جھوٹ (d) حالات کی سختی

۱۵۔ درج ذیل میں صحیح جملہ ہے:
(a) اس نے تو مجھے لاجواب کر دیا (b) اس نے تو مجھے بے جواب کر دیا
(c) تم دن بدن کمزور ہو رہے ہو (d) آج کی اخبار کہاں ہے؟

۱۶۔ درست محاورہ ہے:
(a) شرم سے ڈوب مرنا (b) شرم سے پھول جانا
(c) شرم سے بھاگ جانا (d) شرم سے پانی پینا

۱۷۔ محاورہ کے درست استعمال پر مشتمل جملہ ہے:
(a) اس کی نالائقی نے محنت پر پانی پھیر دیا۔
(b) اس کی نالائقی نے محنت پر پانی بہا دیا۔
(c) اس کی نالائقی نے محنت پر پانی اچھال دیا۔
(d) اس کی نالائقی نے محنت پر پانی انڈیل دیا۔

۱۸۔ کسی کام سے دوہرا فائدہ پہنچنے پر ضرب المثل بولی جاتی ہے:
(a) آم کے آم، چھلکوں کے دام **(b)** آم کے آم، گٹھلیوں کے دام
(c) آم کے آم، دام کے دام (d) آم کے آم، آموں کے دام

خطوط نویسی

کوئی پیغام لکھ کر دوسرے تک پہنچانا خط یا مکتوب کہلاتا ہے۔ خط ایک تحریری ملاقات ہے۔ اس کے ذریعے ہم اپنے اپنے حالات ایک دوسرے کو بتاتے ہیں۔ اسی لیے خط کو آدھی ملاقات کہا جاتا ہے۔ خط کو نامہ اور چٹھی بھی کہتے ہیں۔ خط لکھنے والا کاتب اور جسے لکھا جائے وہ مکتوب الیہ کہلاتا ہے۔ خطوط نویسی کا مقصد ایک دوسرے کے حالات و ضروریات سے آگاہ رہنا ہے۔ خط زمانے میں رابطے کا ذریعہ رہا ہے۔

ایک خط درج ذیل بنیادی حصوں پر مشتمل ہوتا ہے:

۱۔ مقام اور تاریخ: خط کے دائیں کونے میں سب سے اوپر خط لکھنے والے کو اپنا پتا یا مقام کا نام لکھنا چاہیے اور اس کے نیچے تاریخ درج کرنی چاہیے۔ مثلاً:

لاہور
۱۵۔فروری ___ ۲۰ء

۲۔ القاب: مقام اور تاریخ کے بعد ایک سطر کا فاصلہ چھوڑ کر درمیان میں مکتوب الیہ کے مرتبے اور عمر کو مدِ نظر رکھ کر القاب لکھیں۔ مثلاً: پیاری امی جان! محترم والد صاحب! پیارے بھائی جان!

۳۔ آداب: القاب لکھنے کے بعد نئی سطر سے مکتوب الیہ کے مرتبے، حیثیت اور قرابت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے آداب کے الفاظ تحریر کریں۔

مثلاً آداب، تسلیم، السلام علیکم، اسلام مسنون، آداب فرزندانہ وغیرہ لکھے جائیں۔

۴۔ نفسِ مضمون: جو باتیں خط میں تحریر کرنی ہیں انھیں نفسِ مضمون کہتے ہیں۔ نفسِ مضمون نہایت موزوں اور دل نشین انداز میں لکھنا چاہیے۔

۵۔ خاتمہ: دعائیہ کلمات لکھنے کے بعد آخر میں بائیں طرف کوئی مناسب کلمہ لکھ کر اس کے نیچے اپنا نام درج کرنا چاہیے۔

۶۔ پتا: خط ختم کرنے کے بعد لفافے پر مکتوب الیہ کا مکمل پتا نہایت صاف اور خوش خط لکھنا چاہیے۔

خطوط

۱۔ والد صاحب کے نام خط لکھیں۔ خط میں انھیں امتحان میں کامیابی کی اطلاع دیں اور نئی کتابیں خریدنے کے لیے پیسے بھجوانے کا کہیں۔

گجرات

۱۲۔اپریل___۲۰ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم! آپ کو یہ سن کر یقیناً بے حد خوشی ہوگی کہ میں چھٹی جماعت میں پاس ہو گیا ہوں۔ میں نے اعلیٰ نمبروں سے امتحان میں کامیابی حاصل کی ہے۔ میرے اساتذہ بہت خوش ہیں۔ ہیڈ ماسٹر صاحب نے تو مجھے انعام میں ایک گھڑی اور دو سو روپے بھی دیے ہیں۔

ابا جان! مجھے ساتویں جماعت کی نئی کتابیں اور کاپیاں خریدنے کے لیے رقم کی اشد ضرورت ہے۔ از راہِ نوازش مجھے ہزار روپے بذریعہ منی آرڈر بھیج دیں تا کہ میں کتابیں اور کاپیاں خرید سکوں۔

امی جان کی خدمت میں سلام۔

والسلام

آپ کا پیارا بیٹا

ارشد علی

۲۔ دوست کے نام خط لکھیں۔ خط میں چھٹیاں گاؤں میں گزارنے کی دعوت دیں۔

اوچ شریف

۱۸۔جون___۲۰ء

پیارے دوست اکبر!

السلام علیکم! میں نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ آپ مجھے بھول جائیں گے۔ دو ماہ سے خط بھی نہیں لکھا۔ اتنی بھی کیا مصروفیت ہے کہ دوست احباب کی خیریت بھی نہ پوچھ سکیں۔ بھائی! ہم تو آپ کو نہیں بھولے۔ میری امی اور بھائی تو آپ کو اکثر یاد کرتے رہتے ہیں۔ پرسوں ابا جان بھی پوچھ رہے تھے۔

گرمیوں کی چھٹیاں دس جون سے ہو چکی ہیں۔ میں یہ چھٹیاں اپنے گاؤں میں گزاروں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ بھی یہ چھٹیاں ہمارے ساتھ گزاریں۔ سلیمان اور تنویر بھی چند دنوں تک یہاں آ رہے ہیں۔ ہم سب دوست مل جل کر ہنسی خوشی وقت گزاریں گے تو مزا آئے گا۔

شہر کی تنگ و تاریک گلیوں اور گھٹن کے ماحول کو چھوڑ کر فوراً ہمارے پاس چلے آیئے۔ زیادہ نہیں تو چند دن ہی سہی، ہمارے ہاں ضرور گزاریں۔ دیہات کی کھلی ہوا اور قدرتی مناظر اللہ تعالیٰ کی خاص نعمتیں ہیں۔ آپ کو دیہاتی زندگی کو قریب سے دیکھنے کا موقع بھی ملے گا۔ یہاں کے لوگ سادہ، مخلص اور ایمان دار ہونے کے ساتھ ساتھ بڑے مہمان نواز بھی ہیں۔ آپ کو کھانے پینے کی ہر چیز خالص ملے گی۔ خط ملتے ہی اپنے والدین سے اجازت لے کر یہاں پہنچ جائیں۔ آنے سے پہلے اپنے پروگرام سے مطلع کریں تا کہ ہم آپ کو لینے کے لیے سٹیشن پر پہنچ جائیں۔

اپنی امی اور ابا جان کو میرا اسلام عرض کر دیں۔

والسلام

آپ کا دوست

محمد صدیق

۳۔ دوست کے نام خط لکھیں۔ خط میں اسے سال گرہ پر مبارک باد دیں۔

فیصل آباد

۲۵۔مئی___۲۰ء

پیارے شوکت!

السلام علیکم! آپ کا خط ملا۔ یاد آوری کا شکریہ۔ معذرت خواہ ہوں کہ مصروفیات کی وجہ سے میں آپ کی سال گرہ کی تقریب میں شمولیت نہ کر سکا۔ حالاں کہ میری دلی خواہش تھی کہ میں اس مبارک تقریب میں ضرور شرکت کروں گا مگر سہ ماہی امتحان کی وجہ سے نہ آ سکا۔ خط میں لکھے گئے آپ کے گلے شکوے بجا لیکن میری مجبوری کو بھی سامنے رکھیں اور دوستی میں فرق نہ آنے دیں۔

خوشیوں بھری اس تقریب میں میری طرف سے دلی مبارک باد قبول کیجیے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے اور آپ کی زندگی میں خوشی کا یہ دن بار بار آئے۔ صحت و تن درستی اور خوشیاں آپ کا مقدر ہوں۔

اپنے ابا جان اور امی جان کی خدمت میں میری طرف سے سلام عرض کر دیں۔

والسلام

آپ کا دوست

محمد خالد

۴۔ ماموں جان کے نام خط لکھیں۔ خط میں کتاب کا تحفہ بھیجنے پر ان کا شکریہ ادا کریں۔

ملتان

۲۲۔اپریل___۲۰ء

پیارے ماموں جان!

السلام علیکم! آپ نے حسبِ وعدہ میرے امتحان کی کامیابی پر کتاب کا جو تحفہ بھیجا ہے، وہ مجھے موصول ہو گیا ہے۔ میں آپ کے اس محبت بھرے تحفے پر شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ کتاب انتہائی خوب صورت ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ اس میں دینی معلومات بہت زیادہ ہیں۔ نماز، روزہ، زکوٰۃ اور حج جیسے اہم ارکان کے بارے میں تفصیل سے ذکر ہے۔ اقوالِ زریں اور اسلامی واقعات بھی اس میں ہیں۔ یہ کتاب پڑھ کر انسان اللہ تعالیٰ کے قریب ہو سکتا ہے اور اسے زندگی گزارنے کا ڈھنگ بھی آ سکتا ہے۔ میری خواہش تھی کہ مجھے کوئی ایسی کتاب ملے جس میں یہ سب باتیں تفصیل سے بیان کی گئی ہوں۔ میری خوش قسمتی ہے کہ آپ نے میری یہ ضرورت پوری کر دی۔ یہ تحفہ مجھے ہمیشہ آپ کی محبت کی یاد دلاتا رہے گا۔

ممانی جان کی خدمت میں زیادہ آداب۔ ننھے اختر کو بہت بہت پیار۔

والسلام

آپ کا بھانجا

محمد شہزاد

۵۔ بڑے بھائی کے نام خط لکھیں۔ خط میں انھیں ملازمت ملنے پر مبارک باد دیں۔

خانیوال

۵۔جون___۲۰ء

محترم بھائی جان!

السلام علیکم! ابھی ابھی آپ کا خط آیا، پڑھا، امی جان کو سنایا۔ ابا جان نے بھی پڑھا، سب خوش ہوئے۔ یہ جان کر تو ہماری خوشی کی انتہا نہ رہی کہ آپ کو پاک فوج میں ملازمت مل گئی ہے۔ آپ بھی چاہتے تھے کہ آپ کو فوج میں نوکری ملے۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کی اور آپ کی خواہش پوری ہو گئی۔ ہم سب کی طرف سے مبارک باد قبول ہو۔

بھائی جان! اپنے ملک کا دفاع کرتے ہوئے آپ کو واقعی بہت خوشی ہوگی۔ انسان نے ایک نہ ایک دن تو اس جہانِ فانی سے چلے جانا ہے لیکن اگر وہ ملک کی خاطر جان قربان کر کے شہادت کا رتبہ پائے تو یہ بڑی سعادت کی بات ہے۔ امی جان نے تاکید کی ہے کہ آپ آئندہ خط جلدی لکھا کریں۔ ننھی ثریا آپ کو بہت یاد کرتی ہے۔ زیادہ آداب۔

والسلام

آپ کا بھائی

عبدالرشید

۶۔ والدہ صاحبہ کے نام خط لکھیں۔ خط میں انھیں اپنی تعلیمی حالت اور صحت کے بارے میں بتائیں۔

ساہیوال

۲۸۔ستمبر___۲۰ء

پیاری امی جان!

السلام علیکم! آپ کا شفقت بھرا گرامی نامہ ملا۔ پڑھ کر خوشی ہوئی کہ آپ سب خیریت سے ہیں۔ آپ نے میری تعلیمی حالت اور صحت کے بارے میں پوچھا ہے۔ میں آپ کو خوش خبری سناتا ہوں کہ ہمارے ششماہی امتحان کا نتیجہ کل آیا ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے امتحان میں شان دار کامیابی حاصل کی ہے۔ یہ پڑھ کر تو آپ کو یقیناً اور زیادہ خوشی ہوگی کہ میں جماعت میں بھی اوّل رہا ہوں۔ میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ سالانہ امتحان میں بھی نمایاں پوزیشن لوں گا۔ آپ میرے لیے دعا کرتی رہا کریں۔

جب میں گھر سے یہاں آیا تو سفر کی تھکاوٹ اور موسمی تبدیلی کی وجہ سے مجھے چند دن بخار رہا۔ اب بالکل تن درست ہوں۔ ابا جان کی خدمت میں سلام۔

والسلام

آپ کا بیٹا

سعید احمد

۷۔ والد صاحب کے نام خط لکھیں۔ خط میں ان کی بیمار پرسی کریں۔

خان پور

۲۴۔مئی___۲۰ء

محترم ابا جان!

السلام علیکم! آپ کی طرف سے کوئی بھی خط نہ آنے کی وجہ سے میری طبیعت پریشان تھی۔ گزشتہ روز امی جان کا خط ملا۔ انھوں نے لکھا ہے کہ آپ چند دن ہسپتال میں زیرِ علاج رہے ہیں۔ ابا جان! آپ کے شدید علیل ہونے کی خبر پڑھ کر دل کو بہت دکھ ہوا اور یہ جان کر خوشی ہوئی کہ آپ صحت یاب ہو کر اب ہسپتال سے گھر چلے گئے ہیں۔ میں ہر لحہ آپ کی تن درستی کی دعائیں کرتا رہتا ہوں۔

ابا جان! مہربانی فرما کر اپنی صحت کے بارے میں جلد مطلع فرمائیں تا کہ پریشانی کم ہو۔ آپ کا وجود تو ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک بہت بڑی نعمت ہے۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا سایہ ہمارے سروں پر ہمیشہ قائم رکھے، آمین۔

میں ان دنوں آپ کی خدمت میں فوراً حاضر ہو جاتا لیکن مجبوری یہ ہے کہ چھٹی ملنا مشکل ہے۔ اگلے ماہ گرمیوں کی چھٹیاں ہونے والی ہیں، میں ان میں گھر آؤں گا اور کھیتوں میں بھی آپ کا ہاتھ بٹاؤں گا۔

امی جان کی خدمت میں بہت بہت سلام، ننھے کلیم کو پیار۔

والسلام

آپ کا بیٹا

عبدالحمید

۸۔ چھوٹے بھائی کے نام خط لکھیں۔ خط میں اسے امتحان کی تیاری کے لیے محنت کرنے کی تلقین کریں۔

فیصل آباد

۲۲۔فروری___۲۰ء

پیارے بھائی سلیم!

السلام علیکم! آپ کا خط آیا، پڑھ کر آپ کی خیریت معلوم ہوئی۔ ابا جان کا مکتوب بھی موصول ہوا کہ سلیم کو تعلیمی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ دل لگا کر پڑھتے لکھتے نہیں اور ایسے دوست بنا رکھے ہیں جو شریف کم اور آوارہ زیادہ ہیں۔ میرے بھائی! ایسے دوستوں کی صحبت تعلیم میں ناکامی اور اخلاق میں پستی کا سبب ہوتی ہے۔ خود کو سلجھا لو، رات دن محنت کرو اور پاکیزہ اخلاق سیکھو۔ اس طرح ایک تو آپ ذلت و رسوائی سے بچ جائیں گے دوسرے یہ کہ اپنے بزرگوں پر بھی کوئی حرف نہیں آئے گا۔

سلیم! آپ میرے چھوٹے بھائی ہیں۔ مجھے آپ سے ہمدردی ہے۔ آپ ایسے دوستوں کو چھوڑ کر پڑھنے لکھنے پر پوری توجہ دیں۔ امتحان سر پر ہیں۔ آپ محنت نہیں کریں گے تو فیل ہو کر ناک کٹوائیں گے۔ خاندان کے نام پر بھی دھبا لگے گا۔ پھر دوستوں میں کیا عزت رہ جائے گی۔ والدین کو بھی ذہنی تکلیف ہوگی۔ آپ خود بھی کسی کو منھ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے۔

مجھے امید ہے کہ آئندہ ایسی شکایت نہیں آئے گی اور آپ محنت کر کے امتحان میں نمایاں پوزیشن لیں گے۔ زیادہ دعا۔

والسلام

آپ کا بھائی

محمد کامران

درخواستیں

درخواست لکھنے کے اصول

۱۔ درخواست خوش خط لکھی جائے۔ ۲۔ درخواست صاف کاغذ پر لکھنی چاہیے۔

۳۔ جس افسر یا حاکم کو درخواست لکھنی ہو اس کا عہدہ اور پتا لکھیں۔

۴۔ مناسب القاب جیسے عالی مرتبت، حضورِ والا، جنابِ عالی، جنابِ عالیہ وغیرہ لکھیں۔

۵۔ بات بامقصد اور مختصر لفظوں میں ہونی چاہیے۔

۶۔ درخواست کے خاتمے پر کوئی مؤدبانہ جملہ جیسے درخواست گزار وغیرہ لکھ کر پورا نام اور پتا لکھیں۔ ۷۔ نام اور پتے کے ساتھ ہی اس دن کی تاریخ بھی لکھی جائے۔

۱۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام بیماری کی رخصت کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول، شیخوپورہ

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میں کل سے ملیریا بخار میں مبتلا ہوں۔ علاج جاری ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے تین دن مکمل آرام کی ہدایت کی ہے۔ اس لیے میں سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔

براہِ مہربانی تین دن کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
الیاس قدیر
جماعت ہفتم
رول نمبر (۸)

۵۔ ستمبر ____ ۲۰ء

۲۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام جرمانہ معافی کی درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ مڈل سکول، حاصل پور

جنابِ عالی!

گزارش ہے کہ میں گزشتہ ہفتے اچانک بیمار ہوگیا۔ میرے والد صاحب ملازمت کے سلسلے میں لاہور ہیں۔ میرے گھر کے قریب ہمارے سکول کا کوئی طالب علم نہیں رہتا، جس کی وجہ سے میں علالت کی اطلاع نہ دے سکا۔ غیر حاضری کی وجہ سے مجھے چالیس روپے جرمانہ کر دیا گیا ہے۔ براہِ مہربانی میرا جرمانہ معاف فرمایا جائے۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
سلمان احمد
جماعت ہفتم
رول نمبر (۹)

۶۔ نومبر ____ ۲۰ء

۳۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام ضروری کام کی رخصت کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ، گورنمنٹ جونیئر ماڈل سکول، لاہور

جنابِ عالیہ!

نہایت ادب سے گزارش ہے کہ آج مجھے ایک بہت ضروری کام ہے۔ میری امی جان صبح اچانک شدید بیمار ہوگئی ہیں۔ گھر میں کوئی اور نہیں۔ مجھے انھیں ڈاکٹر کے پاس لے جانا ہے۔ اس لیے میں آج سکول حاضر ہونے سے قاصر ہوں۔ براہِ مہربانی مجھے ایک یوم کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
مشال الیاس
جماعت ہفتم
رول نمبر (۱۰)

۸۔ دسمبر ____ ۲۰ء

۴۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام سرٹیفکیٹ کے حصول کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ ہائی سکول باغبان پورہ، لاہور

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے والد صاحب محکمہ ریلوے میں سرکاری ملازم ہیں۔ پچھلے ہفتے سے ان کا تبادلہ ساہیوال ہوگیا ہے۔ گھر کے تمام افراد وہاں منتقل ہو رہے ہیں۔ یہاں میرے لیے اکیلے رہ کر تعلیم جاری رکھنا ممکن نہیں۔ براہِ مہربانی مجھے سکول چھوڑنے کا سرٹیفکیٹ عطا فرمائیں تاکہ میں ساہیوال کے کسی سکول میں داخلہ لے کر تعلیم جاری رکھ سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
محمد عثمان
جماعت ہفتم
رول نمبر (۱۵)

۱۰۔ ستمبر ____ ۲۰ء

۵۔ تحصیل ناظم صاحب کے نام محلے کی صفائی کروانے کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت تحصیل ناظم صاحب، میٹروپولیٹن میونسپل کارپوریشن، فیصل آباد

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ ہمارا محلہ احمد آباد صحت و صفائی کی سہولتوں سے یکسر محروم ہے۔ جابجا گندگی کے ڈھیر لگے ہوئے ہیں۔ نشیبی جگہوں پر جگہ جگہ پانی کھڑا ہے۔ جہاں مچھر پرورش پا کر ملیریے کی بیماری کا سبب بن رہے ہیں۔ ہمارے محلے میں کئی کئی دن خاک روب نہیں آتے، جس سے کوڑے کرکٹ کے انبار لگ جاتے ہیں۔ اہلِ محلہ آپ کی خدمت میں درخواست کرتے ہیں کہ اپنے صفائی کے عملے کو باقاعدگی سے صفائی کرنے کی تاکید فرمائیں۔ نیز نشیبی جگہوں سے گندا پانی نکالنے اور سپرے کا حکم صادر فرمائیں۔ اگر بروقت صفائی کا انتظام نہ کیا گیا تو وبا پھوٹنے کا اندیشہ ہے۔ امید ہے کہ آپ ہماری درخواست پر ہمدردانہ غور کر کے اس پر فوری عمل درآمد کے احکام جاری کریں گے۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزاران
اہلِ محلہ احمد آباد، فیصل آباد

۱۲۔ اگست ____ ۲۰ء

۶۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام شادی میں شرکت کے لیے درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ ماسٹر صاحب، گورنمنٹ مڈل سکول راہوالی، گوجرانوالا

جنابِ عالی!

مؤدبانہ گزارش ہے کہ میرے بڑے بھائی کی شادی ۱۷۔ جنوری ...... ۲۰ء کو ہونا قرار پائی ہے۔ بارات فیصل آباد جائے گی۔ ۱۸ جنوری کو دعوتِ ولیمہ ہے۔ اس وجہ سے میرا اسکول میں حاضر ہونا ممکن نہیں۔ براہِ مہربانی مجھے تین یوم (۱۶ تا ۱۸ جنوری ...... ۲۰ء) کی رخصت عنایت فرمائیں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخواست گزار
محمد اعظم
جماعت ہفتم
رول نمبر (۱۲)

۱۶۔ جنوری ۲۰ء

۷۔ ہیڈ ماسٹر صاحب / ہیڈ مسٹریس صاحبہ کے نام فیس معافی کی درخواست لکھیں۔

بخدمت ہیڈ مسٹریس صاحبہ، گورنمنٹ گرلز ہائی سکول، احمد پور شرقیہ

جنابِ عالیہ!

گزارش ہے کہ میرے والد صاحب بہت غریب آدمی ہیں۔ ان کی ماہانہ آمدنی اتنی قلیل ہے کہ میرے تعلیمی اخراجات برداشت نہیں کر سکتے۔ مجھے علم حاصل کرنے کا بہت شوق ہے۔ میرے والد صاحب کے لیے میری فیس کا بوجھ اٹھانا ممکن نہیں۔ براہِ مہربانی میری پوری فیس معاف فرمائیں تاکہ میں اپنی پڑھائی جاری رکھ سکوں۔ آپ کی عین نوازش ہوگی۔

درخوست گزار
نورین
جماعت ہفتم
رول نمبر (۲۵)

۵۔ مئی ____ ۲۰ء

رسیدیں

۱۔ رسید وصولی وظیفہ

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ دو ہزار روپے نصف جن کے ایک ہزار روپے ہوتے ہیں، بابت وظیفہ ماہ اکتوبر .... ۲۰ء ازاں ہیڈ ماسٹر صاحب گورنمنٹ ہائی سکول شاہدرہ وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

العبد
احسان علی حلیم جماعت ہفتم
گورنمنٹ ہائی سکول، شاہدرہ
(رسیدی ٹکٹ)

۵۔ اکتوبر ۲۰ء

۲۔ رسید سائیکل

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ بارہ سو روپے نصف جن کے چھے سو روپے ہوتے ہیں بابت قیمت سائیکل پرانی ریلے نمبر AA 442837 رنگ ہرا، ڈبل فریم، مسمی سلامت اللہ ولد ریاض علی قوم راجپوت ساکن سمن آباد لاہور سے وصول پا کر رسید لکھ دی ہے تاکہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔ یہ سائیکل میری اپنی ہے کسی قسم کا شک و شبہ ہو تو ذمہ دار ہوں گا۔

العبد
فضل الرحمٰن، سمن آباد، لاہور
رسیدی ٹکٹ

گواہ شد		گواہ شد
نواز شیخ		عمران مغل
سمن آباد، لاہور		سمن آباد، لاہور

۱۱۔ ستمبر ۲۰ء

۳۔ رسید وصولی کرایہ مکان

باعثِ تحریر آنکہ

مبلغ چھے ہزار روپے نصف جن کے تین ہزار روپے ہوتے ہیں، بابت کرایہ مکان نمبر ۴ گلی نمبر ۸ واقع اکرم کالونی فاروق آباد مرید کے جو میری اپنی جائیداد ہے، ازاں خوشی محمد ولد عبدالدین ملازم محکمہ ڈاک برائے ماہ مئی ...... ۲۰ء وصول پا کر رسید لکھ دی تاکہ سند رہے اور وقتِ ضرورت کام آئے۔

العبد
جاوید منصور ولد خادم حسین، گل زیب کالونی سمن آباد، لاہور
رسیدی ٹکٹ

گواہ شد		گواہ شد
ارشد محمود		محمد سلیم
اکرم کالونی فاروق آباد، مرید کے		اکرم کالونی فاروق آباد، مرید کے

۲۹۔ اپریل ۲۰ء

دعوت نامے

۱۔ آپ نے افطار پارٹی کروائی ہے۔ اس تقریب میں شرکت کے لیے اپنے سہیلی/دوست کو دعوت نامہ تحریر کریں۔

عزیز دوست محمد فواد!

السلام علیکم!

میں نے بروز جمعہ اپنے گھر پر افطار پارٹی کا اہتمام کیا ہے۔ اس موقع پر آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہوگی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!
تاریخ: ۱۵۔ اپریل ____ ۲۰ء
وقت: ۶ بجے شام
مقام: احمد ٹاؤن، لاہور
پابندیِ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔

محمد اقبال

۲۔ آپ کے سکول میں ادبی اجلاس ہونا ہے۔ اس تقریب میں شرکت کے لیے اپنے سہیلی/دوست کو دعوت نامہ تحریر کریں۔

عزیز دوست محمد رضوان!

السلام علیکم!

گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، لاہور کی بزمِ ادب نے سکول میں ایک ادبی نشست کا اہتمام کیا ہے۔ جس کی صدارت محترم بلال احمد صاحب فرمائیں گے اور محمد آصف صاحب مہمانِ خصوصی ہوں گے۔ اس موقع پر آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہوگی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!
تاریخ: ۴۔ اپریل ۲۰ء
وقت: ۱۱ بجے صبح
مقام: گورنمنٹ بوائز ہائی سکول، لاہور
پابندیِ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔

محمد ابرار

۳۔ آپ کے بڑے بھائی نے بی اے کا امتحان پاس کیا۔ اس خوشی کی تقریب میں شرکت کے لیے اپنے سہیلی/دوست کو دعوت نامہ تحریر کریں۔

عزیز دوست عشارب!

السلام علیکم!

میرے بڑے بھائی محمد شوال نے بی اے کے امتحان میں پہلی پوزیشن حاصل کی۔ اس خوشی میں ایک پُرتکلف تقریب بروز اتوار منعقد ہو رہی ہے۔ اس خوشی کے موقع پر آپ کی شرکت میرے لیے عزت کا باعث ہوگی۔ تشریف لا کر محفل کی رونق دوبالا کریں۔

پروگرام ان شاء اللہ!
تاریخ ۱۰۔ اکتوبر ۲۰
وقت ۳ بجے سہ پہر
مقام جوہر ٹاؤن، لاہور
پابندیٔ وقت اچھے لوگوں کا شیوہ ہے۔
منتظمہ

کہانیاں

ہدایات

۱۔ کہانی کا تعلق گزرے ہوئے واقعات سے ہوتا ہے۔ اس لیے کہانی ہمیشہ صیغۂ ماضی میں لکھی جاتی ہے۔
۲۔ کہانی لکھنے سے پہلے ایک خاکہ سا بنا لینا چاہیے۔ اس سے کہانی لکھنے میں آسانی ہوتی ہے۔
۳۔ کہانی کو پیروں میں لکھنا چاہیے۔ پیروں کا آپس میں ربط ضروری ہے۔
۴۔ کہانی کی ابتدا دل چسپ انداز میں کرنی چاہیے۔ ضروری ہے کہ کہانی سبق آموز ہو۔
۵۔ کہانی بہت زیادہ طویل یا بہت مختصر نہیں ہونی چاہیے۔
۶۔ کہانی سادہ الفاظ میں اور چھوٹے چھوٹے جملوں میں لکھنی چاہیے۔ آخر میں کہانی کا نتیجہ ضرور لکھنا چاہیے۔
۷۔ کافی غور و فکر کے بعد کہانی کا ایسا عنوان لکھنا چاہیے جو کہانی کے مطابق ہو۔

۱۔ ''غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

کسی جنگل میں ایک خرگوش رہتا تھا۔ جنگل کے پاس ہی ایک تالاب تھا۔ تالاب میں ایک کچھوا رہتا تھا۔ کچھوے کا دل پانی میں اکتا جاتا تو وہ خشکی پر آ جاتا اور تھوڑی دیر جنگل میں ٹھہر کر پھر تالاب میں چلا جاتا۔

ایک دن کچھوا تالاب سے نکل کر آہستہ آہستہ جنگل کی طرف چلا جا رہا تھا۔ اتنے میں خرگوش ادھر آ نکلا۔ خرگوش پہلے تو کھڑے ہو کر کچھوے کو دیکھتا رہا پھر یکا یک ہنسنے لگا۔ کچھوے نے گردن اٹھائی اور خرگوش سے پوچھا ''کیوں میاں! کس بات پر ہنس رہے ہو؟'' خرگوش نے جواب دیا ''تمھاری بے ڈھنگی چال پر ہنسی آ گئی۔ اتنا آہستہ چلنے والوں کا زمین پر کیا کام۔ بھائی تم پانی ہی میں اچھے لگتے ہو۔ خشکی پر چلنا ہے تو میری طرح چلنا سیکھو۔ تیز۔ ہوا کی طرح۔''

کچھوے نے کہا ''میاں خرگوش! تیز رفتاری پر اتنا گھمنڈ؟ اس تیز رفتاری میں تمھارا کوئی کمال ہے نہ اس سست رفتاری میں میرا کوئی قصور۔ یہ چالیں تو قدرت نے ہمیں عطا کی ہیں۔ ویسے تمھیں اپنی تیز رفتاری پر ناز ہے تو آؤ دوڑ لگا لیں۔ معلوم ہو جائے گا کہ کون تیز رفتار ہے؟''

اب تو خرگوش اور زور سے ہنسا اور بولا ''تم بھی عجیب مخلوق ہو۔ اپنی حیثیت جان کر بھی مجھ سے مقابلہ کرنے چلے ہو۔ خیر میں انکار نہیں کرتا۔ تمھیں شکست دے کر مجھے اور بھی مزا آئے گا۔'' طے یہ پایا کہ دونوں اس پرانے بڑ کے درخت تک دوڑیں گے جو پہاڑی کے قریب ہے۔

دوڑ شروع ہو گئی۔ خرگوش اپنی تیز رفتاری پر گھمنڈ کرتا ہوا چھلانگیں لگاتا روانہ ہوا۔ کچھوا بھی آہستہ آہستہ بڑ کے درخت کی طرف چل دیا۔

کچھ دور جانے کے بعد خرگوش نے مڑ کر دیکھا۔ کچھوا بہت پیچھے کہیں دور رہ گیا تھا۔ اس نے سوچا کچھوا تو وہاں تک پہنچنے میں گھنٹوں لگائے گا۔ میں کیوں نہ تھوڑی دیر آرام کر لوں۔ کچھوا کہاں میرا مقابلہ کر سکتا ہے، کچھ دیر آرام کے بعد میں پھر دوڑوں گا اور اس سے پہلے بڑ کے درخت کے نیچے پہنچ جاؤں گا۔ یہ سوچ کر وہ ایک سایہ دار درخت کے نیچے ٹھہر گیا۔ تھکا ہوا تو تھا ہی۔ ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں اسے گہری نیند آ گئی۔ کچھوا آہستہ آہستہ لیکن مستقل مزاجی سے چلتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس درخت کے پاس سے گزرا جس کے نیچے خرگوش گہری نیند کے مزے لے رہا تھا۔ خرگوش کو نیند میں مدہوش دیکھ کر کچھوا مسکراتا ہوا وہاں سے گزر گیا۔

خرگوش کی آنکھ کھلی تو اس نے ادھر اُدھر دیکھا۔ کچھوا کہیں نظر نہ آیا۔ وہ سمجھا کہ کچھوا ابھی یہاں تک نہیں پہنچا۔ وہ چوکڑیاں بھرتا بڑ کے درخت کی طرف روانہ ہوا۔ وہاں پہنچا تو یہ دیکھ کر بہت شرمندہ ہوا کہ کچھوا تو پہلے ہی وہاں پہنچ چکا ہے۔ کچھوے نے آہٹ سنی تو گردن اٹھا کر خرگوش کی طرف اس طرح دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو۔ اب بتاؤ میاں خرگوش تیز رفتار کون ہے تم یا میں؟

نتیجہ: غرور کا سر ہمیشہ نیچا ہوتا ہے۔

۲۔ ''اتفاق میں برکت ہوتی ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

پرانے وقتوں کی بات ہے کہ کسی گاؤں میں ایک کسان رہتا تھا۔ وہ بڑا نیک اور محنتی تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے چار بیٹے عطا کیے تھے۔ وہ سب بڑے سست، کام چور اور جھگڑالو تھے۔ اکثر آپس میں لڑتے جھگڑتے رہتے تھے۔ کسان اب بوڑھا ہو چکا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے بیٹے مل جل کر رہیں۔ ان میں اتفاق اور اتحاد پیدا ہو۔ اس نے کئی بار اپنے بیٹوں کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن اس کی نصیحت کا ان پر کوئی اثر نہ ہوا۔ ایک مرتبہ وہ سخت بیمار پڑ گیا۔ اس نے چاروں بیٹوں کو بلایا۔ بڑے بیٹے کو لکڑیوں کا ایک گٹھا لانے کے لیے کہا۔ جب بڑا لڑکا گٹھا لے آیا تو کسان نے اسے گٹھا توڑنے کو کہا۔ بڑے لڑکے نے گٹھے کو توڑنے کی بہت کوشش کی لیکن وہ ناکام رہا۔ کسان نے دوسرے بیٹوں کو وہ گٹھا باری باری توڑنے کے لیے کہا۔ وہ سب بھی گٹھا توڑنے میں ناکام رہے۔ اب کسان نے گٹھا کھولنے کو کہا۔ گٹھا کھل گیا تو اس نے بیٹوں کو ایک ایک لکڑی توڑنے کو کہا۔ سب نے بڑی آسانی سے لکڑیاں توڑ ڈالیں۔ اب بستر مرگ پر پڑے کسان نے اپنے بیٹوں سے کہا ''اگر تم دنیا میں عزت چاہتے ہو تو ان لکڑیوں کی طرح متحد رہو۔ تمھیں کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ اگر تم الگ ہو گئے تو ہر ایک آسانی سے تمھیں زیر کرے گا۔ لڑکوں پر باپ کی باتوں کا بڑا اثر ہوا۔ انھوں نے اپنے تمام اختلافات ختم کر دیے اور مل جل کر حسن سلوک سے رہنے لگے۔ انھوں نے مل کر خوب محنت کی۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ کھیتوں کی پیداوار میں خوب اضافہ ہوا اور وہ خوش حال ہو گئے۔

نتیجہ: اتفاق میں برکت ہے۔

۳۔ ''جھوٹ کا انجام بُرا ہوتا ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ کسی گاؤں میں ایک گڈریا رہتا تھا۔ وہ اپنی بھیڑ بکریاں گاؤں کے قریبی جنگل میں چرانے کے لیے لے جایا کرتا تھا۔ جنگل میں جا کر وہ ایک اونچے ٹیلے پر چڑھ کر بیٹھ جاتا اور بھیڑ بکریوں کو جنگل میں چرنے کے لیے چھوڑ دیتا۔ شام کو انھیں لے کر گھر آ جاتا۔

ایک دن اسے ایک شرارت سوجھی۔ اس نے گاؤں والوں کو بے وقوف بنانا چاہا اور ٹیلے پر کھڑا ہو کر زور زور سے چلانے لگا۔ ''لوگو! دوڑو میری مدد کرو، شیر آیا، شیر آیا۔'' گاؤں کے لوگ لاٹھیاں ڈنڈے لیے فوراً گڈریے کی مدد کے لیے دوڑے لیکن وہاں پہنچے تو یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ شیر کا کہیں نام و نشان نہیں اور گڈریا کھڑا ہنس رہا ہے۔ گڈریا بولا ''میں تو مذاق کر رہا تھا، تم لوگ سچ سمجھ بیٹھے۔'' لوگ شرمندہ ہو کر بڑے غصے میں واپس گاؤں آ گئے۔

کچھ دن بعد گڈریے نے پھر مذاقاً چلانا شروع کر دیا ''شیر آیا، شیر آیا، میری مدد کرو۔'' گاؤں کے لوگ سمجھے شاید آج واقعی شیر آ گیا ہو۔ وہ اس کی مدد کو دوڑے لیکن وہاں پہنچ کر انھیں معلوم ہوا کہ گڈریے نے آج پھر ان کا مذاق اڑایا ہے۔ لوگ ناراض ہو کر گاؤں لوٹ گئے۔ انھوں نے تہیہ کر لیا کہ اب وہ کبھی اس کی آواز پر کان نہیں دھریں گے۔

ایک دن واقعی شیر آ گیا۔ گڈریا بہت چیخا اور چلایا ''شیر آیا، شیر آیا، میری مدد کرو۔'' لیکن کسی نے بھی اس کی بات پر یقین نہ کیا۔ شیر نے بکریوں کے ساتھ گڈریے کو بھی چیر پھاڑ ڈالا۔ شام کو جب گڈریا گاؤں واپس نہ آیا تو لوگوں کو فکر ہوئی۔ وہ اسے جنگل میں تلاش کرنے کے لیے آئے تو دیکھا کہ مردہ بھیڑ بکریوں کے ساتھ گڈریے کی بھی لاش پڑی ہوئی ہے۔

نتیجہ: جھوٹ کا انجام برا ہوتا ہے۔

۴۔ ''خوشامد بُری بلا ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک کوے کو سخت بھوک لگی ہوئی تھی۔ وہ خوراک کی تلاش میں اڑتا اڑتا ایک حلوائی کی دکان پر جا پہنچا۔ وہاں سے اسے پنیر (کھانے کی ایک نمکین ٹکیا جو دہی نچوڑ کر بناتے ہیں) کا ایک ٹکڑا ملا۔ وہ اسے اپنی چونچ میں لے کر ایک درخت پر جا بیٹھا۔ درخت کے نیچے سے ایک لومڑی کا گزر ہوا۔ اس نے نگاہ اوپر اٹھائی تو اسے ایک کوا نظر آیا جو پنیر کا ٹکڑا لیے بیٹھا تھا۔ لومڑی کے منھ میں پانی بھر آیا۔ اس نے کوے سے کہا۔ ''کوے میاں! میں نے سنا ہے کہ تم بہت اچھا گا سکتے ہو۔ آج مجھے اپنی میٹھی اور سریلی آواز میں گانا ضرور سناؤ۔'' کوے نے گانا سنانے کے لیے منھ کھولا تو پنیر کا ٹکڑا نیچے گر پڑا۔ لومڑی اسے اٹھا کر چلتی بنی۔

نتیجہ: خوشامد بُری بلا ہے۔

۵۔ ''سچ میں برکت ہوتی ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ بہت بڑے بزرگ گزرے ہیں۔ انھیں تعلیم حاصل کرنے کا بچپن سے بڑا شوق تھا۔ ان دنوں بغداد علم و ادب کا گہوارہ مانا جاتا تھا۔ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی خواہش تھی کہ وہ بھی بغداد جا کر علم حاصل کریں۔ انھوں نے اپنی خواہش کا اظہار اپنی والدہ محترمہ سے کیا۔ جنھوں نے اجازت دے دی اور اخراجات کے لیے چالیس دینار دیے اور ان سے کہا کہ بیٹا ہمیشہ سچ بولنا، کبھی جھوٹ کا راستہ اختیار نہ کرنا۔ آپؒ نے قافلے کے ساتھ سفر شروع کر دیا۔ راستے میں ایک جگہ قافلے کو ڈاکوؤں نے گھیر لیا اور تمام مال و اسباب لوٹ لیا۔ ایک ڈاکو نے شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی تلاشی لی تو کچھ نہ پا کر پوچھا کہ تمھارے پاس کیا ہے؟ آپؒ نے جواب دیا کہ چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو نے مذاق سمجھا۔ کچھ دیر بعد دوسرا ڈاکو آیا اور پوچھنے پر آپؒ نے وہی جواب دیا کہ چالیس دینار ہیں۔ ڈاکو مذاق سمجھ کر آگے بڑھ گیا۔ اسی طرح یکے بعد دیگرے تین ڈاکو آئے۔ سب نے مذاق سمجھا لیکن تیسرا ڈاکو آپؒ کو اپنے سردار کے پاس لے گیا۔ ڈاکوؤں کے سردار نے جب پوچھا کہ لڑکے! تمھارے پاس کیا ہے تو آپؒ نے کہا کہ میرے پاس چالیس دینار ہیں جو کرتے میں سلے ہوئے ہیں۔ جب کرتے کی تہ کھولی گئی تو سچ مچ چالیس دینار نکل آئے۔ سردار نے کہا کہ آپ نے اتنی بڑی رقم بچائی کیوں نہیں؟ تو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے جواب دیا کہ میری والدہ محترمہ نے مجھے ہمیشہ سچ بولنے کی نصیحت کی تھی، میں جھوٹ بول کر گناہ گار کیوں بنتا۔ سردار سمیت تمام ڈاکو یہ سن کر بہت متاثر ہوئے اور لوٹا ہوا تمام مال لوگوں کو واپس کر دیا اور آئندہ ڈاکا ڈالنے سے توبہ کر لی۔

نتیجہ: سچ میں برکت ہوتی ہے۔

۶۔ ''جیسا کرو گے ویسا بھرو گے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

ایک شخص گدھے پر نمک لاد کر شہر میں بیچتا تھا۔ اس کا گزر روزانہ ایک ندی سے ہوتا تھا۔ ایک دن گدھے کا پاؤں پانی میں پھسل گیا اور وہ ندی میں گر گیا جس کی وجہ سے بہت سا نمک پانی میں گھل گیا۔ اب نمک کا وزن بہت کم ہو گیا۔ وہ بہت آسانی سے اٹھا اور چل دیا۔ گدھے نے دوسرے دن سوچا کہ آج خود ندی میں بیٹھ جاؤں تاکہ کل کی طرح آج بھی وزن کم ہو جائے۔ وہ یہ سوچ کر ندی میں بیٹھ گیا اور نمک گھل گیا۔ گدھے نے اس طرح معمول بنا لیا تو وہ شخص اس کی اس حرکت کو بھانپ گیا۔ ایک دن اسے ترکیب سوجھی۔ اس نے نمک کے بجائے روئی لاد دی۔ گدھا ندی پر پہنچا اور اس میں بیٹھ گیا۔ اس کے بیٹھتے ہی روئی بھیگ گئی اور بہت بھاری ہو گئی۔ اب گدھے کو بھاری وزن اٹھانا پڑا۔ اس طرح گدھے کو اپنے کیے کی سزا مل گئی اور اس نے پھر کبھی ایسا نہ کیا۔

نتیجہ: جیسا کرو گے ویسا بھرو گے۔

۷۔ ''محنت کا پھل ضرور ملتا ہے'' اس نتیجہ پر مبنی کہانی تحریر کریں۔

ایک کسان کے تین بیٹے تھے۔ تینوں بڑے نکمے تھے۔ گھومنے پھرنے اور کھانے پینے کے علاوہ انھیں اور کوئی کام نہ تھا۔ کسان ان کی یہ عادت دیکھ کر افسردہ ہو جاتا۔ وہ چاہتا تھا کہ اس کے بیٹے محنت مزدوری کریں اور وقت کی اہمیت کو پہچانیں تاکہ وہ آرام سے زندگی بسر کر سکیں۔ اس نے کئی بار بیٹوں کو سمجھایا لیکن وہ ایک کان سے سنتے اور دوسرے سے نکال دیتے۔ ایک دفعہ کسان بہت بیمار ہو گیا۔ اسے اپنی زندگی کی کوئی امید باقی نہ رہی۔ اس نے اپنے بیٹوں کو ایک دفعہ پھر نصیحت کا فیصلہ کیا۔ اس نے انھیں بلایا اور کہا کہ میں نے اپنے کھیت میں کچھ خزانہ دفن کیا تھا۔ اب میں بھول گیا ہوں کہ وہ کس جگہ ہے۔ تم لوگ کھیت کھود کر خزانہ نکال لینا۔ یہ کہہ کر کسان چل بسا۔

اس کے بیٹوں نے دو تین دن بعد خزانے کی تلاش شروع کر دی۔ انھوں نے کھیت کا چپا چپا کھود ڈالا لیکن کچھ نہ ملا۔ انھوں نے سوچا کہ کھیت تو تیار ہے۔ اب اس میں کپاس کی فصل بو دی جائے، چناں چہ انھوں نے کپاس بو دی۔ اس سال فصل بہت اچھی ہوئی۔ انھوں نے کپاس فروخت کی، جس سے انھیں خوب نفع ہوا۔ وہ جان گئے کہ ان کا باپ انھیں کیا سمجھانا چاہتا تھا۔

اخلاقی سبق: محنت کا پھل ضرور ملتا ہے۔

مضمون نویسی

کسی عنوان یا موضوع کے بارے میں اپنے خیالات کا مناسب انداز میں اظہار مضمون نویسی کہلاتا ہے۔ مضمون نگاری کے لیے وسیع مطالعہ، مشاہدہ اور غور و فکر ضروری ہے۔ اس فن میں مہارت حاصل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ مشق جاری رہے۔ مضمون لکھتے وقت درج ذیل ہدایات کو پیش نظر رکھنا چاہیے:

۱۔ موضوع کو سامنے رکھ کر پہلے اس کے تمام پہلوؤں پر غور کرنا چاہیے۔
۲۔ مضمون کو پیروں میں لکھنا چاہیے۔
۳۔ تمام باتوں کو ذہن میں ترتیب دے کر اسے پیروں میں تقسیم کر لینا چاہیے اور جو بات پہلے لکھنے والی ہو اسے پہلے اور بعد میں لکھنے والی بات کو بعد میں لکھنا چاہیے۔
۴۔ مضمون آسان الفاظ اور چھوٹے چھوٹے سادہ جملوں میں لکھنا چاہیے۔
۵۔ کسی بات کو بار بار نہیں دہرانا چاہیے۔
۶۔ مضمون صاف صاف اور خوش خط لکھنا چاہیے۔
۷۔ فقروں میں باہمی ربط ہونا چاہیے۔
۸۔ فقروں میں متضاد باتوں کو اکٹھا نہیں کرنا چاہیے۔
۹۔ مضمون مکمل کرنے کے بعد اسے ایک بار ضرور پڑھ لینا چاہیے تاکہ کوئی کمی یا غلطی رہ گئی ہو تو اسے درست کر لیا جائے۔

۱۔ "علامہ محمد اقبالؒ" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

علامہ محمد اقبالؒ ہمارے قومی شاعر ہیں۔ قوم نے آپ کو شاعرِ مشرق، حکیم الامت اور مفکرِ پاکستان کے القابات سے نوازا ہے۔

علامہ محمد اقبالؒ ۹۔ نومبر ۱۸۷۷ء کو پاکستان کے تاریخی شہر سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ آپ کے آباؤ اجداد کشمیر سے تعلق رکھتے تھے۔ آپ کے والد محترم شیخ نور محمد ایک صوفی منش انسان تھے۔ والدہ بھی نہایت با اخلاق، مذہبی خاتون تھیں۔ بلاشبہ یہ مذہبی گھرانہ تھا۔ آپ نے مشن ہائی سکول سیالکوٹ سے میٹرک تک تعلیم حاصل کی۔ ایف۔ اے مرے کالج سیالکوٹ سے پاس کیا۔ یہاں آپ کو مولوی میر حسن جیسے شفیق اور لائق استاد مل گئے۔ آپ اپنے استاد کا بے حد احترام کرتے تھے۔ مولوی صاحب نے آپ میں دینی جذبہ ابھارنے کے ساتھ ساتھ عربی اور فارسی کا ذوق بھی پیدا کیا۔

علامہ محمد اقبالؒ نے سیالکوٹ سے ایف۔ اے کرنے کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے بی۔ اے اور فلسفے میں ایم۔ اے کیا اور پنجاب بھر میں اوّل رہے۔ یہاں آپ کو ایک انگریز پروفیسر آرنلڈ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا، جو مولوی میر حسن کی طرح بڑے شفیق استاد تھے۔

۱۹۰۵ء میں آپ اعلیٰ تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ وہاں آپ نے کیمبرج یونیورسٹی سے قانون کی ڈگری حاصل کی۔ وہاں سے آپ جرمنی گئے اور فلسفے میں پی۔ ایچ۔ ڈی کی۔ وطن واپس آ گئے اور لاہور میں قیام کیا۔ کچھ عرصہ وکالت کی لیکن اسے مکمل طور پر نہ اپنایا۔

۱۹۳۰ء میں آپ کو آل انڈیا مسلم لیگ کا صدر چنا گیا۔ آپ نے پہلی مرتبہ مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن کا تصور پیش کیا۔ اس لیے آپ کو تصورِ پاکستان کا خالق کہتے ہیں۔ علامہ محمد اقبالؒ نے اس بارے میں قائدِ اعظمؒ کو نہایت مفید مشورے بھی دیے، کیوں کہ آپ سمجھتے تھے کہ نازک حالات میں قائدِ اعظمؒ ہی مسلمانوں کی صحیح راہ نمائی کر سکتے ہیں۔ قائدِ اعظمؒ، علامہ محمد اقبالؒ کی بڑی قدر کرتے تھے۔

علامہ محمد اقبالؒ کی شاعری نے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونک دی جس سے ان میں زبردست جوش اور جذبہ پیدا ہوا۔ آپ نے مسلمانوں کو غفلت سے بیدار کر کے ان کے اندر آزادی کی تڑپ اور غلامی کی زنجیریں توڑنے کا جذبہ پیدا کیا۔

آپ کا کلام اُردُو اور فارسی دونوں زبانوں میں ہے۔ آپ کی مشہور تصانیف میں بانگِ درا، بالِ جبریل اور ضربِ کلیم اُردُو میں ہیں جب کہ پیامِ مشرق، زبورِ عجم، جاوید نامہ، اسرارِ خودی اور رموزِ بے خودی فارسی میں ہیں۔

آپ ۲۱۔ اپریل ۱۹۳۸ء کو اس دارِ فانی سے کوچ کر گئے۔ لاہور میں بادشاہی مسجد کے باہر صدر دروازے کے قریب آپ کا مزار ہے۔

۲۔ "علم کے فائدے" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

ہر شخص معاشرے میں باعزت اور پُرسکون زندگی بسر کرنا چاہتا ہے۔ یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب آدمی میں تحمل اور بردباری ہو، وہ اپنے حقوق و فرائض سے نا صرف آگاہ ہو بلکہ اس پر عمل پیرا بھی ہو۔ یہ اچھائیاں صرف اس شخص میں ہوتی ہیں جو علم سے بہرہ ور ہو۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو امن و سلامتی کا گہوارہ بنانا چاہتا ہے تاکہ لوگ مل جل کر یہاں زندگی بسر کریں۔ چناں چہ اس نے اپنے بندوں کی تربیت کے لیے "علم" کو اتارا۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد ﷺ پر جو پہلی وحی نازل فرمائی اس کا تعلق علم سے ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ "اپنے رب کے نام سے پڑھیے جس نے انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا۔ آپ کا پروردگار بڑا کریم ہے جس نے قلم کے ذریعے انسان کو وہ کچھ سکھایا جو وہ نہیں جانتا تھا۔"

علم کی انسان کو قدم قدم پر ضرورت پڑتی ہے۔ اس کی قدر و قیمت اس سے پوچھیے جو اس بیش بہا دولت سے محروم ہے۔ اَن پڑھ کی مثال اس اندھے کی ہے جس کے نزدیک کتاب اور اینٹ برابر ہے۔ اَن پڑھ کی معلومات سنی سنائی باتوں پر ہوتی ہیں۔ برعکس اس کے تعلیم یافتہ شخص کی معلومات مستند ہوتی ہیں اور ان میں روز بروز اضافہ بھی ہوتا رہتا ہے۔ اَن پڑھ کا تعلق زندگی کے کسی بھی شعبے سے ہو، وہ تعلیم یافتہ شخص کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

آج کل اخبار کا زمانہ ہے۔ صبح اٹھتے ہی ملکی اور غیر ملکی حالات جاننے کے لیے ہر شخص بے چین ہو جاتا ہے۔ اَن پڑھ کسی کے ہاتھ میں اخبار دیکھ کر بار بار سوال پوچھتا ہے کہ تازہ خبر کیا ہے، پڑھا لکھا شخص خاموشی سے دنیا بھر کے حالات معلوم کر لیتا ہے۔

تعلیم یافتہ شخص خود خط و کتابت کر سکتا ہے لیکن اَن پڑھ شخص دوسروں کا محتاج ہوتا ہے۔ گھر کی بہت سی پوشیدہ باتیں دوسرے سے خط لکھوانے پر اسے بھی بتانا پڑتی ہیں۔ تعلیم یافتہ شخص گھر کا حساب کتاب رکھ کر آمدن و خرچ میں توازن رکھ سکتا ہے۔ بچوں کی بہتر طریقے سے تربیت کر سکتا ہے۔ دینی کتابوں کے مطالعے اور بزرگانِ دین کے حالات پڑھ کر وہ اخلاق و عادات کا معیار بلند کر سکتا ہے۔ علم سے بے بہرہ شخص کو یہ فائدے حاصل نہیں ہوتے، وہ اکثر مسائل میں گرفتار نظر آتا ہے۔

ایک اَن پڑھ شخص گھر سے باہر بھی قدم قدم پر علم کی ضرورت کو محسوس کرتا ہے۔ وہ کاروبار میں اتار چڑھاؤ کا اندازہ نہیں کر سکتا۔ کسی نے کچھ بتا دیا تو معلوم ہو گیا ورنہ اسے بہت سی باتوں کی خبر ہی نہیں ہوتی۔ ایک تعلیم یافتہ کاروباری آدمی منڈیوں کے بھاؤ معلوم کر کے اپنا مال ایسی جگہ فروخت کرتا ہے جہاں زیادہ فائدہ حاصل ہو۔ ایک اَن پڑھ شخص زراعت کے پیشے میں اس کے جدید طریقوں سے بہتر طور پر فائدہ نہیں اٹھا سکتا۔ اسے تو مالیہ اور لگان کا حساب بھی مشکل معلوم ہوتا ہے۔ اس طرح ضرورت پڑنے پر کچہری میں بھی اسے سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

جہالت کے خلاف دنیا بھر میں جدوجہد جاری ہے۔ ملکوں کی ترقی کا راز علم کے حصول میں ہے۔ چناں چہ ہر ملک اپنی قومی آمدنی کا خطیر حصہ علم کی ترویج و ترقی کے لیے مخصوص کرتا ہے۔ جو ممالک علم کی ترقی کے لیے زیادہ رقم مخصوص نہیں کر سکتے انھیں عالمی ادارے اس مقصد کے لیے امداد فراہم کرتے ہیں۔ غرض کہ اس دور میں ہر طرف علم کا چرچا ہے۔ علم کے بغیر آدمی کسی کام کا نہیں۔

۳۔ "صبح کی سیر" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

ہر شخص کی فطری خواہش ہوتی ہے کہ وہ ذہنی اور جسمانی طور پر ہشاش بشاش، تر و تازہ اور چاق چوبند رہے۔ اس کے لیے صحت و تن درستی بہت ضروری ہے۔ "تن درستی ہزار نعمت ہے" کے مشہور مقولے میں صحت تن درستی کی اہمیت و ضرورت کی افادیت بیان کی گئی ہے۔ جہاں تک ممکن ہو سکے ہمیں صحت سے غافل نہیں رہنا چاہیے۔ حکما کا قول ہے کہ صحت مند دماغ، صحت مند جسم میں ہی ہوتا ہے۔

صحت کو قائم رکھنے کے لیے صبح کی سیر اکسیر کا درجہ رکھتی ہے۔ صبح کے وقت ہر چیز، فضا، ماحول سب تر و تازہ اور شاداب دکھائی دیتے ہیں۔ صبح کے وقت کی خوش گوار ہلکی ہلکی ٹھنڈی ہوا کے جھونکے، اللہ تعالیٰ کی حمد گاتے ہوئے پرندے، درختوں کی سرسبز نازک ڈالیوں کا خوشی سے جھومنا بڑے دل فریب مناظر ہیں، جو انسانی جسم و جان میں نئی روح پھونک دیتے ہیں۔ صبح کے وقت بڑا روح پرور ماحول ہوتا ہے۔ ہر چیز مسرور دکھائی دیتی ہے جس سے طبیعت پر خوش گوار اثر مرتب ہوتا ہے۔ عام مشاہدہ ہے کہ جو لوگ صبح کی سیر کے عادی ہوتے ہیں وہ طویل عمر پاتے ہیں۔ ان کا معمول ہوتا ہے کہ وہ صبح سویرے لمبی سیر کو نکل جاتے ہیں۔ صبح کی سیر بچوں، مردوں اور عورتوں سب کے لیے یکساں مفید ہے۔ صبح کی سیر سے آدمی دن بھر چست اور پھرتیلا رہتا ہے۔ سستی اور کاہلی اس کے پاس نہیں پھٹکتی۔ صبح

سویرے جو بھی کام کیا جائے اس میں برکت ہوتی ہے۔ اس وقت طبیعت کام کرنے پر مائل ہوتی ہے اور ہر کام کا اچھا انجام ہوتا ہے۔

جو لوگ صبح خیزی کے عادی نہیں وہ سیر کو نہیں جا سکتے۔ وہ صبح کے سہانے نظاروں، طلوعِ آفتاب کے دل کش و دل فریب اور پُرلطف مناظر سے لطف اندوز ہونے کے مواقع کو ضائع کر دیتے ہیں۔ دن بھر وہ بجھے بجھے سے نظر آتے ہیں۔ طبیعت کام کی طرف بمشکل مائل ہوتی ہے۔ جسمانی اور ذہنی طور پر وہ کمزور نظر آتے ہیں۔ یہی حال شہری لوگوں کا ہے۔ وہ رات کو تاخیر سے سوتے ہیں اور دن چڑھے بیدار ہوتے ہیں، لہٰذا صبح خیزی کی نعمت سے محروم رہتے ہیں۔ شہر میں لوگوں نے سیر و تفریح اور ورزش کے لیے بہت سے پارک اور کلب وغیرہ قائم کیے ہوئے ہیں جہاں صحت و تن درستی میں دل چسپی رکھنے والے حضرات باقاعدہ لمبی لمبی سیریں اور ورزش کرتے ہیں۔ کلبوں میں جمناسٹک کے لیے مشینیں اور آلات نصب ہوتے ہیں۔ غرض کہ طبیعت کے مطابق ہر قسم کا سامان موجود ہوتا ہے جسے استعمال کر کے صحت کے معیار کو بہتر سے بہتر بنایا جا سکتا ہے۔

دیہات کے لوگ اس لحاظ سے خوش قسمت ہیں کہ صبح کی سیر کے لوازمات انھیں بطور عطیہ خداوندی حاصل ہیں۔ وہ صبح سویرے منھ اندھیرے معمول کے مطابق کھیتوں کی طرف نکل جاتے ہیں۔ ایک پنتھ دو کاج کے مطابق وہ کام کے ساتھ ساتھ صاف اور تازہ ہوا سے بھی مستفید ہوتے ہیں۔ صبح سویرے اٹھنے کی عادت کی وجہ سے وہ صحت کی دولت سے مالا مال ہوتے ہیں۔ ان کے جسم توانا، مضبوط اور صحت مند ہوتے ہیں۔

میرا بھی روزانہ کا معمول ہے کہ نماز ادا کرنے کے بعد اپنے دوست حامد کو ساتھ لے کر سیر کے لیے نکل جاتا ہوں۔ ڈیڑھ کلومیٹر کے فاصلے پر ایک پارک ہے، وہاں پہنچ کر ہم ہری ہری گھاس پر ننگے پاؤں چلتے ہیں اور دوڑ لگاتے ہیں۔ کچھ ہلکی پھلکی ورزش بھی کرتے ہیں۔ اتنے میں سورج طلوع ہو جاتا ہے۔ اس کی کرنیں ہر طرف پھیل جاتی ہیں۔ یہ منظر بہت خوب صورت اور دل کش ہوتا ہے۔ فطرت کے حسین مناظر سے لطف اندوز ہوتے ہوئے ہم واپس گھر آتے ہیں اور تیار ہو کر سکول کی راہ لیتے ہیں۔ میں جماعت میں سارا دن تر و تازہ رہتا ہوں اور دوسرے لڑکوں کی طرح جمائیاں نہیں لیتا۔ پڑھائی میں میرا خوب جی لگتا ہے۔ یہ سب صبح کی سیر کی برکتیں ہیں۔

۴۔ "وقت کی پابندی" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

ہر کام کو مقررہ وقت پر سرانجام دینا "پابندیِ وقت" کہلاتا ہے۔ کائنات کی ہر چیز میں پابندیِ وقت بدرجہ اتم موجود ہے۔ انسان، حیوان، نباتات اور جمادات سب وقت کے پابند ہیں۔ وہی لوگ کامیاب و کامران ہوتے ہیں جو وقت کے زیادہ پابند ہوں۔

بلاشبہ وقت ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ دنیاوی مال و دولت اور جاہ و حشمت تو محنت سے دوبارہ حاصل کیے جا سکتے ہیں، کھوئی ہوئی صحت، علاج معالجے اور متوازن غذا سے دوبارہ حاصل کی جا سکتی ہے۔ کاروبار میں نقصان کی تلافی بھی ممکن ہے مگر وقت کی جو گھڑی گزر جائے اسے کسی صورت میں بھی واپس نہیں لایا جا سکتا۔

نظامِ کائنات پابندیِ وقت کا بہترین نمونہ ہے۔ سورج ہر صبح اپنے وقت پر طلوع ہو کر شام کو غروب ہو جاتا ہے۔ پورا نظامِ شمسی سورج کے گرد مقررہ مداروں پر محوِ گردش ہے۔ دن رات اپنے وقت پر نمودار ہوتے ہیں۔ موسم اپنے اپنے وقت پر تبدیل ہوتے ہیں۔ دن، ہفتے، ماہ و سال تنظیم کے ساتھ وقت کے منظم سانچے میں ڈھلتے جاتے ہیں۔

کسان پابندی کے ساتھ کھیت میں مناسب موسم میں ہل چلاتا، بیج بوتا اور پانی دیتا ہے اور پھر مقررہ وقت کے بعد پودوں پر پھول اور پھل لگتے ہیں۔ غلّہ پک کر تیار ہوتا ہے اور اس طرح کسان کی محنت ٹھکانے لگتی ہے۔ جو انسان بچپن ہی سے وقت کا پابند ہو وہ اپنی آئندہ زندگی میں بھی وقت کی پابندی کا خیال رکھے گا اور پابندیِ وقت اس کی پختہ عادت بن جائے گی۔ وہ اپنے ہر کام کو وقت پر کیا کرے گا۔

اسلام کے تمام ارکان نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب وقت کی پابندی چاہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ بھی وقت کی پابندی کو بہت پسند فرماتے ہیں۔

دنیا میں صرف انھی قوموں نے عروج پایا ہے جنھوں نے پابندیِ وقت کو اپنا شعار بنایا۔ مغربی اقوام نے وقت کے ایک ایک لمحے کی قدر کی اور اسی وجہ سے وہ آج ترقی یافتہ اقوام میں سرفہرست ہیں۔ جو وقت کی پابندی نہیں کرتے وہ ہمیشہ ناکامی کا منھ دیکھتے ہیں۔ کسان فصلوں سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے، طالب علم امتحان میں ناکام ہو جاتا ہے، فیکٹریاں بند ہو جاتی ہیں، ملازم ملازمت کھو بیٹھتا ہے، مسافر گاڑی سے رہ جاتا ہے۔ غرض کہ زندگی کا ہر شعبہ پابندیِ وقت سے وابستہ ہے۔ اگر کسی بھی شعبہ میں پابندی سے انحراف کیا جائے تو پورا نظام انحطاط کا شکار ہو جاتا ہے۔ جو قومیں وقت کی پابند نہیں ہوتیں ذلت و رسوائی ان کا مقدر بن جاتی ہے اور وہ صفحۂ ہستی سے حرفِ غلط کی طرح مٹ جاتی ہیں۔

اگر ہمیں مسرت اور کامیابی چاہیے تو ہمیں یہ صرف پابندیِ وقت ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس کا مقابلہ کرنے کے لیے ہمیں ہر وقت کمربستہ رہنا چاہیے۔ کسی فلسفی کا قول ہے کہ وقت کو دُم سے نہیں بلکہ سامنے سے پکڑنا چاہیے۔ انسانی زندگی بڑی مختصر ہے۔ اس لیے ہمارا فرض ہے کہ ہم اس وقت کو غنیمت جانیں اور وقت کی پابندی کریں۔

۵۔ "پیارا وطن پاکستان" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

ہمارے پیارے وطن کا نام پاکستان ہے۔ قائدِ اعظمؒ نے اپنے مخلص اور محنتی ساتھیوں کی مدد سے آزادی کے لیے جدوجہد کی جس کی بدولت دنیا کی یہ عظیم اسلامی ریاست ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو معرضِ وجود میں آئی۔

پاکستان کا دارالحکومت اسلام آباد ہے جو راول پنڈی کے بالکل قریب ہے۔ یہ بڑا خوب صورت شہر ہے۔ باہر سے آنے والے سیاح اسے ضرور دیکھتے ہیں۔ اسلام آباد، کراچی، لاہور، پشاور، کوئٹہ، سیالکوٹ، فیصل آباد، حیدر آباد، ملتان اور بہاولپور پاکستان کے مشہور شہر ہیں۔ پاکستان کے تقریباً سارے شہر اور قصبے ریلوں اور سڑکوں کے ذریعے ایک دوسرے کے ساتھ ملے ہوئے ہیں۔

پاکستان کی آبادی ۲۲ کروڑ سے زائد ہے۔ یہاں کے لوگ بڑے صحت مند اور توانا ہیں۔ پاکستان کے اکثر لوگوں کا ذریعۂ معاش کاشت کاری ہے۔ اب صنعت و حرفت کی طرف بھی رجحان بڑھ رہا ہے۔ پاکستان میں شرحِ خواندگی بڑھانے کے لیے تعلیم پر بہت زیادہ زور دیا جا رہا ہے۔

اُردُو پاکستان کی قومی زبان ہے۔ اس کے علاوہ پنجابی سندھی پشتو اور بلوچی پاکستان کی علاقائی زبانیں ہیں۔ اردو چاروں صوبوں کے درمیان رابطے کی نہایت مضبوط زنجیر سمجھی جاتی ہے۔

پاکستان ایک زرعی ملک ہے، جس کی مشہور پیداوار گندم، چاول اور کپاس ہے مگر اب پاکستان آہستہ آہستہ صنعتی دنیا میں بھی اپنا نام پیدا کر رہا ہے۔ مجھے اپنے وطن سے بے حد محبت ہے اور میں بڑا ہو کر اس کی خدمت کرنے کا ارادہ رکھتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے وطن کو سلامت رکھے اور دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا کرے۔ آمین!

۶۔ "تن درستی ہزار نعمت ہے" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

تن درستی بہت بڑی نعمت ہے۔ یہ ایسی دولت ہے جو روپے پیسے سے حاصل نہیں کی جا سکتی۔ تن درستی نہ ہو تو انسان کی ساری دولت بے کار ہے۔ تن درستی کے بغیر انسان دولت کما سکتا ہے نہ عظیم کارنامے انجام دے کر نام پیدا کر سکتا ہے۔

صحت اللہ تعالیٰ کا ایک بہترین تحفہ ہے۔ تن درست آدمی اس سے بھرپور فائدہ اٹھاتا

ہے۔ صحت مند و توانا آدمی محنت مزدوری سے اپنی گزر اوقات کر لیتا ہے۔ ویسے بھی محنت کرنے والا اللہ تعالیٰ کا دوست ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے تنگ دستی سے کشادگی دیتا ہے۔

تن درستی جس قدر ضروری ہے اس سے اسی قدر غفلت کا انداز اختیار کیا جاتا ہے۔ ہم اس کی قدر نہیں کرتے اور چھوٹی چھوٹی بے احتیاطی سے اسے تباہ کر بیٹھتے ہیں۔ تن درستی کے لیے ضروری ہے کہ بچپن ہی سے صحت کے اصولوں پر کار بند رہنے کی عادت ڈالی جائے۔ اس کے لیے ضروری ہے کہ صبح شام سیر کی جائے اور کھلی فضا میں سانس لے کر اچھی صحت کی بنیاد رکھی جائے۔ کھیلوں میں بھی حصہ لینا چاہیے۔ وقت پر کھانا کھانا، جلدی سونا، صبح سویرے بیدار ہونا اور روزانہ پیدل چلنا چاہیے۔

تن درستی کے لیے ضروری ہے کہ صاف ستھرا رہا جائے۔ روزانہ غسل کرنے کے علاوہ دُھلے ہوئے کپڑے پہنے جائیں۔ گرد و غبار سے بچا جائے۔ کام اور آرام میں توازن ہونا چاہیے۔ ماحول کو صاف ستھرا رکھنا بھی ضروری ہے۔ گھر، گلی، محلے اور اپنے شہر کی صفائی لازمی ہے۔ صحت اور صفائی کا آپس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ ہمیں دھوئیں اور گرد و غبار سے بچنا چاہیے۔

دانت صاف نہ کرنے سے بہت جلد خراب ہو جاتے ہیں اس لیے روزانہ باقاعدگی سے دانت صاف کرنے چاہییں۔ رسول اکرم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے:

''اگر امت کے لیے بوجھ نہ ہوتا تو میں مسواک کو فرض قرار دے دیتا۔''

آپ ﷺ کے فرمان کی روشنی میں ہمیں چاہیے کہ ہم دانتوں کی صفائی پر خاص توجہ دے کر بیماری سے بچے رہیں۔ نظر کو دھوپ، گرد و غبار اور دھوئیں وغیرہ سے بچانا چاہیے۔ مدھم روشنی میں مطالعہ نہ کیا جائے۔

صحت کے لیے ورزش انتہائی ضروری ہے۔ صبح سویرے اٹھ کر وضو کر کے نماز پڑھی جائے۔ بعد ازاں سیر کے لیے نکل جانا چاہیے۔ کوئی اور مناسب ورزش کی جائے تو وہ بھی بہتر ہے۔ ورزش سے انسان چست رہتا ہے اور کاہلی و سستی قریب بھی نہیں پھٹکتی۔

صحت برقرار رکھنے کے لیے ضروری ہے کہ روزمرہ کے کام کاج باقاعدگی سے انجام دیے جائیں۔ مناسب نیند بھی صحت کے لیے ضروری ہے۔ کام کے وقت کام اور آرام کے وقت آرام کرنا چاہیے۔

۷۔ ''ورزش کے فائدے'' کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

مثل مشہور ہے کہ حرکت میں برکت ہے۔ ہر چیز جو ایک ہی جگہ اور ایک ہی حالت میں پڑی رہے، وہ بے کار ہو جاتی ہے۔ پیشوں کے لحاظ سے مختلف گروہوں کے لوگ مختلف قسم کے کام کرتے ہیں۔ کسان روزانہ سخت محنت کرتے ہیں۔ مزدور بھی سخت محنت کر کے روزی کماتے ہیں۔ ان کی ورزش کام کے دوران ہی ہو جاتی ہے۔ ایک شیر خوار بچہ بھی ہر وقت اپنے ہاتھ پاؤں چلاتا رہتا ہے جس سے اس کی ورزش ہو جاتی ہے۔ اس طرح بچے کا ہاضمہ درست رہتا ہے۔

دنیا میں کئی قسم کی ورزشیں ہیں۔ مثلاً: مگدر ہلانا، سپرنگ کھینچنا، لکڑی کا گھوڑا کودنا، متوازی لکڑی پر چلنا، دوڑ لگانا، ڈنٹر پیلنا، بیٹھک لگانا، گولہ پھینکنا اور تیرنا۔ یہ سب اسی قسم کی کسرتیں ہیں جن سے صحت قائم رہتی ہے۔ ان کے علاوہ اور بہت سے کھیل اسی قسم کے ہیں جن سے ایک پنتھ دو کاج کے مترادف دونوں کام لیے جا سکتے ہیں یعنی کھیل کا کھیل اور ورزش کی ورزش۔ والی بال، فٹ بال، ہاکی، کرکٹ اور ٹینس وغیرہ ایسے ہی کھیل ہیں۔

دفتروں میں کام کرنے والے صبح سے شام تک کام میں لگے رہتے ہیں۔ دفتری کام کی کثرت کی وجہ سے ان کے اعضا سست پڑ جاتے ہیں جس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ ان میں قوت مدافعت کم ہو جاتی ہے۔ ان کی آنکھیں کمزور ہو جاتی ہیں۔ کمر میں درد رہتا ہے۔ اس طرح رفتہ رفتہ وہ اپنی صحت اور زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ روزانہ کچھ نہ کچھ ورزش ضرور کیا کریں جس سے ان کے بدن میں چستی و چالاکی اور اعضا میں قوت پیدا ہو۔

صبح کی سیر بھی ایک ورزش ہے۔ بعض لوگ صبح اور شام کی سیر کرتے ہیں جس سے صحت اور بھی بہتر ہو جاتی ہے۔ ایسے لوگوں کے لیے ورزش اور صبح کی سیر کی مثال خوراک کی سی ہے۔ وہ اس کے اتنے عادی ہو جاتے ہیں کہ کسی وجہ سے دو چار روز ورزش کا ناغہ ہو جائے تو بیمار پڑ جاتے ہیں۔ ورزش میں پسینا نکلنے سے جسم کی آلائشیں مساموں کے ذریعے باہر آ جاتی ہیں۔

ورزش کے بعد نہانے سے جسم ہلکا پھلکا اور رگ پٹھے مضبوط ہو جاتے ہیں۔ ضرورت سے زیادہ موٹاپا، ریاحی اور بادی امراض سے بھی چھٹکارا مل جاتا ہے۔ سستی و کاہلی دور ہو جاتی ہے اور انسان ہشاش بشاش، چست و چالاک رہتا ہے۔

۸۔ ''استاد کا مقام'' کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

استاد کا مقام بہت بلند ہے۔ استاد انسان کی عملی اور اخلاقی تعلیم و تربیت کرتا ہے۔ وہ اپنے شاگردوں کو علم و حکمت کی دولت سے مالا مال کرتا ہے، انھیں زندگی کے ڈھنگ سکھاتا ہے اور ان پر ترقی و کامرانی کی راہیں کھولتا ہے۔ افراد اور اقوام کی ترقی کا دار و مدار استاد کی راہ نمائی اور محنت پر ہی ہے۔ اگر غور سے دیکھا جائے تو استاد اور شاگرد کا رشتہ باپ بیٹے کا ہے بلکہ ایک لحاظ سے اس سے بڑھ کر ہے۔ باپ تو اولاد کی جسمانی تربیت کا سبب بنتا ہے لیکن استاد اپنے شاگردوں کی روحانی و اخلاقی تربیت کا باعث بنتا ہے اس لیے یہ رشتہ خالص روحانی و اخلاقی قسم کا ہے اور اسے باپ بیٹے کے رشتہ پر وہی برتری حاصل ہے جو روح کو جسم پر ہوتی ہے۔ احادیث میں استاد کو بہت عزت کا مقام دیا گیا ہے چناں چہ ارشاد ہوتا ہے:

''انسان کے تین باپ ہیں: والد، استاد اور سُسر''۔

پھر ارشاد ہوتا ہے:

''خوشامد طالب علم کے لیے استاد کے سامنے تو جائز ہے اور کہیں جائز نہیں۔''

علم حاصل کرنے کے لیے عاجزی اور انکساری ضروری ہے۔ جہاں غرور اور تکبر ہو وہاں علم داخل نہیں ہو سکتا اس لیے طالب علم کا فرض ہے کہ وہ علم کی قدر جانے اور اپنے استاد کا دلی ادب و احترام کرے۔ اگر کوئی سوال کرنا یا بحث و مباحثہ کی ضرورت پڑے تو بھی عزت و احترام کا دامن ہاتھ سے نہیں چھوڑنا چاہیے۔ مشہور مقولہ ہے: ''باادب بانصیب، بے ادب بے نصیب۔''

شاگرد پر لازم ہے کہ وہ اپنے استاد کی ہر بات پوری توجہ اور غور سے سُنے، اسے خوب ذہن نشین کرے اور پوری محنت اور لگن سے اپنے سبق کو یاد اور تیار کرے۔ استاد کا کام راہ نمائی ہے لیکن شاگردوں کا کام اپنے مضمون پر حاوی ہونا ہے۔

۹۔ ''قائدِ اعظمؒ'' کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

قائدِ اعظمؒ ۲۵۔ دسمبر ۱۸۷۶ء کو کراچی میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد کراچی کے ایک بڑے تاجر تھے۔ ابتدائی تعلیم کراچی ہی کے سکول میں حاصل کی۔ آپ بہت ذہین تھے۔ سولہ برس کی عمر میں اوّل درجے میں میٹرک پاس کیا۔ اس کے بعد آپ بیرسٹری کی تعلیم کے لیے انگلستان چلے گئے۔ ۱۸۹۸ء میں امتیاز کے ساتھ بیرسٹر بن کر ملک واپس آئے اور کراچی میں وکالت شروع کی مگر ایک سال بعد ممبئی چلے گئے۔ وہاں انھیں وہ شہرت اور عزت حاصل ہوئی کہ تھوڑے ہی دنوں میں ان کا شمار ہندوستان کے بڑے بڑے بیرسٹروں میں ہونے لگا۔ اس کے ساتھ ہی انھوں نے قومی کاموں میں حصہ لینا شروع کر دیا اور جلد ہی کانگریس کے معزز رکن تسلیم کر لیے گئے۔ اس وقت صرف کانگریس ہی ایسی جماعت تھی جو ہندوستانیوں کے حقوق کے لیے لڑ رہی تھی۔ ۱۹۰۹ء میں وہ پہلی مرتبہ مجلس قانون ساز کے ممبر منتخب ہوئے۔

قائدِ اعظمؒ چاہتے تھے کہ ہندو مسلم مل کر کام کریں لیکن ہندوؤں کے متعصبانہ خیالات اور عمل نے انھیں مجبور کر دیا کہ وہ اس جماعت کو چھوڑ دیں۔ چناں چہ انھوں نے کانگریس کو چھوڑ کر مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کر لی۔ بعد میں آپ تاحیات مسلم لیگ کے صدر منتخب کر لیے گئے۔ آپ نے ہندوستان کے تمام مسلمانوں کو ایک جھنڈے تلے جمع کیا اور مسلمانوں کے لیے ایک آزاد حکومت کا مطالبہ کیا۔

۲۳۔ مارچ ۱۹۴۰ء کو لاہور میں مسلم لیگ کا ایک یادگار اجلاس قائدِ اعظمؒ کی صدارت میں منعقد ہوا جس میں یہ قرارداد منظور کی گئی کہ مسلمان ایک الگ قوم ہیں۔ اس لیے انھیں علیحدہ ایک آزاد مملکت ملنی چاہیے۔ دراصل یہی مطالبہ پاکستان کا مطالبہ کہلاتا ہے۔

ہندوؤں نے مسلمانوں کے اس مطالبے کی مخالفت کی اور مذاق اڑایا، ہزاروں قسم کی رکاوٹیں پیدا کیں لیکن قائدِ اعظمؒ اپنی دھن کے پکے تھے۔ وہ اپنے ارادے پر پہاڑ کی طرح ڈٹے رہے۔ آخر انگریز کو پاکستان کا مطالبہ قبول کرنا پڑا۔ ہندو بھی مجبوراً راضی ہو گئے اور ۱۴۔ اگست ۱۹۴۷ء کو قائدِ اعظمؒ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ آزاد ملک حاصل کر لیا۔ یہ ان کی زندگی کا سب سے بڑا کارنامہ ہے۔ آپ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے۔

آپ نے ملک اور قوم کے لیے سخت محنت کی جس سے آپ کی صحت خراب ہو گئی۔ ۱۱۔ ستمبر ۱۹۴۸ء کو آپ انتقال فرما گئے۔ آپ اگرچہ اب ہم میں نہیں رہے لیکن آپ کا کارنامہ تاریخ کے اوراق میں سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

۱۰۔ ''برسات کا موسم'' کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

پاکستان میں مئی، جون اور جولائی کے مہینوں میں شدید گرمی پڑتی ہے۔ جب آسمان سے آگ برستی ہے تو زمین تپ کر تانبا ہو جاتی ہے۔ خاص طور پر دوپہر کے وقت تو آسمان سے شعلے برستے ہیں۔ ہرے بھرے میدان، جنگل، پہاڑ اور انسانی آبادیاں تیز دھوپ کی تپش سے جھلس کر رہ جاتی ہیں، پرندے گرمی کی شدت سے بدحواس ہو جاتے ہیں، ہوا بالکل بند ہو جاتی ہے۔ گھٹن اور حبس کی وجہ سے زندگی دوبھر ہو جاتی ہے۔ آخر کار انسانوں اور جانوروں کی دعائیں رنگ لاتی ہیں۔ موسم میں کچھ تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ پُروا یعنی مشرق کی ہوا چلنے لگتی ہے۔ دیکھتے ہی دیکھتے آسمان پر بادلوں کے ہلکے ہلکے ٹکڑے تیرنے لگتے ہیں، پھر بادلوں کے یہی ٹکڑے کالی گھٹاؤں میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ گھٹائیں آسمان کو پوری طرح گھیر لیتی ہیں۔ فضا میں اندھیرا سا چھا جاتا ہے اور بادل گرجنے لگتے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی بوندا باندی شروع ہو جاتی ہے جو آہستہ آہستہ موسلا دھار بارش میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

موسلا دھار بارش کی وجہ سے ہر طرف پانی ہی پانی نظر آنے لگتا ہے، پرنالے زور شور سے بہنے لگتے ہیں۔ بچوں کے لیے برسات کا موسم بہت خوشیاں اور دل چسپیاں لاتا ہے۔ وہ بارش کے دوران خوب نہاتے ہیں۔ ایک دوسرے پر پانی کے چھینٹے اُڑاتے ہیں۔ ہمارے دیہات میں بارش کا منظر بے حد خوب صورت، دلکش اور روح پرور ہوتا ہے۔ ہرے بھرے کھیتوں میں سبزے کا منظر دیکھ کر یوں محسوس ہوتا ہے جیسے زمین پر مخمل کی سبز چادر بچھا دی گئی ہو۔ پانی سے لبالب بھرے ہوئے کھیتوں میں دھان کی پود لگانے والی ٹولیاں جب مل کر خوشی کے نعرے لگاتی ہیں تو فضائیں گونج اٹھتی ہیں۔ بارش کے بعد کا منظر بہت ہی پیارا اور دل کش ہوتا ہے۔ آسمان پر قوسِ قزح (رنگین کمان) ظاہر ہوتی ہے۔ جس سے اس دل کش منظر کو چار چاند لگ جاتے ہیں۔

۱۱۔ ''کمپیوٹر اور انٹرنیٹ'' کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

انسان کو اشرف المخلوقات ہونے کا شرف علم کی بدولت حاصل ہوا۔ سائنس علم ہی کا دوسرا نام ہے۔ انسان اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ دماغی صلاحیتوں سے کام لے کر مسلسل ترقی کی منزلیں طے کر رہا ہے۔ جنگلوں اور غاروں میں رہنے والا انسان آج ہر میدان میں ترقی کر چکا ہے۔ سائنسی علم کی وجہ سے آج انسان حیرت انگیز ایجادات کر رہا ہے۔ چاند پر قدم رکھ چکا ہے اور دوسرے سیاروں کی طرف قدم بڑھا رہا ہے۔ علم ہی کی بدولت انسان ہواؤں، سمندروں، پہاڑوں اور صحراؤں پر بھی حکومت کر رہا ہے۔ سمندر کا سینہ چیر کر اس کی تہ میں چھپے خزانوں تک رسائی حاصل کر چکا ہے۔

انسانی ترقی بے شمار صورتوں میں نظر آ رہی ہے۔ تفریح کے ان گنت ذرائع مثلاً ریڈیو، ٹیلی وژن اور سینما وغیرہ موجود ہیں۔ ٹیلی فون، ریل گاڑی، موٹر کار، بحری جہاز، ہوائی جہاز، وائرلیس، دوربین و خردبین، بجلی اور کمپیوٹر جیسی سہولتیں بھی عام ہیں۔

ویسے تو ہر ایجاد اپنی جگہ حیران کن اور مفید ہوتی ہے لیکن کمپیوٹر کی ایجاد سے انسانی دنیا میں ایک انقلاب رونما ہوا ہے۔ ٹیلی وژن، ریڈیو اور ٹیلی فون نے تو انسان کو انسان کے قریب لانے کے لیے اہم کردار ادا کیا تھا لیکن کمپیوٹر اور انٹرنیٹ سے اب تھوڑے، بہت فاصلے بھی ختم ہو کر رہ گئے ہیں۔

دورِ حاضر میں کمپیوٹر ایک اہم سائنسی ایجاد ہے۔ اس سے کام لے کر تمام مسائل حل کیے جا سکتے ہیں۔ ہوائی جہازوں، بحری جہازوں اور دوسرے ذرائع نقل و حمل میں بھی کمپیوٹر استعمال ہو رہا ہے۔ کمپیوٹر یقیناً ایک حیرت انگیز ایجاد ہے۔

کمپیوٹر چار بنیادی حصوں مانیٹر، کمپیوٹر کیس، کی بورڈ اور ماؤس پر مشتمل ہوتا ہے۔ ٹیلی وژن کی طرح مانیٹر میں بھی ایک سکرین لگی ہوتی ہے۔ کمپیوٹر پر کیا گیا کام سکرین پر دکھائی دیتا ہے۔ اسے ڈِس پلے یونٹ بھی کہا جاتا ہے۔

''کی بورڈ'' ٹائپ رائٹر کی طرح ہوتا ہے۔ اس کے مختلف ڈیزائن ہوتے ہیں۔ کمپیوٹر کو ہدایات دینے کے لیے'' کی بورڈ'' کے ساتھ ساتھ ''ماؤس'' سے بھی مدد لی جاتی ہے۔

کمپیوٹر نے انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں پیدا کر دی ہیں۔ یہ بے شمار کام کر سکتا ہے جیسے:

اکثر زبانوں مثلاً: اُردو، انگریزی اور دیگر میں شائع ہونے والی کتابیں کمپیوٹر کے ذریعے کمپوز ہوتی ہیں۔ بجلی، ٹیلی فون اور سوئی گیس وغیرہ کے بل کمپیوٹر پر بن رہے ہیں۔ بینکوں میں لین دین کا حساب کتاب کمپیوٹر کے ذریعے چل رہا ہے۔ ملازمین کی تنخواہیں کمپیوٹر پر بنتی ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے مختلف کھیلوں سے لطف اندوز ہوا جا سکتا ہے۔

اگر کمپیوٹر میں چند ایک پرزوں کا اضافہ کر دیا جائے تو کام کے ساتھ ساتھ اس پر ٹیلی وژن بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ موسیقی سے لطف اٹھایا جا سکتا ہے اور پسندیدہ فلم دیکھی جا سکتی ہے۔ گویا کمپیوٹر تفریح کا ایک بہترین ذریعہ ہے۔

کمپیوٹر کی مدد سے طلبہ و طالبات اپنی پڑھائی میں بھرپور مدد لے سکتے ہیں۔ کمپیوٹر کے ذریعے اُردو، انگریزی اور دیگر متعدد زبانیں بولنا اور ان کا ترجمہ کرنا آسانی سے سیکھا جا سکتا ہے۔ یونیورسٹیوں، کالجوں، سکولوں سمیت اکثر مدارس میں بھی کمپیوٹر کی تعلیم کا سلسلہ شروع ہو چکا ہے۔ طلبہ و طالبات دوسرے سائنسی مضامین کے ساتھ ساتھ کمپیوٹر کی تعلیم بھی حاصل کر رہے ہیں۔

فنی لحاظ سے انٹرنیٹ، کمپیوٹر کا ایسا جال ہے جس نے دیکھتے ہی دیکھتے پوری دنیا کو اپنا گرویدہ بنا لیا ہے۔ اسے آج سے ۲۵ سال پہلے امریکا نے ایجاد کیا تھا۔ ابتدا میں اس کی ایجاد صرف دفاعی مقاصد کی تکمیل تھی۔ اس حیرت انگیز سائنسی ایجاد میں وقت گزرنے کے ساتھ

ساتھ مزید بہتری پیدا ہو رہی ہے۔ اب انٹرنیٹ کا جال دنیا کے کونے کونے میں پھیل چکا ہے۔

انٹرنیٹ ایک ایسی مفید ایجاد ہے جس کی بدولت تعلیمی، تجارتی اور معاشرتی میدان میں ایک انقلاب سا آ گیا ہے۔ اس کی مدد سے دنیا بھر کی تازہ ترین صورت حال کا پتا چلایا جا سکتا ہے اور آپس میں سائنسی، تعلیمی اور سماجی اطلاعات کا پلک جھپکتے ہی تبادلہ کیا جا سکتا ہے۔

انٹرنیٹ کی بدولت انسانی زندگی میں بہت سی سہولتیں اور آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ انسان دنیا کے کسی بھی علاقے میں رہتا ہو اسے اپنے کسی بھی شعبے اور مشاغل کے بارے میں معلومات حاصل ہو سکتی ہیں۔ اب دنیا کی بڑی بڑی منڈیوں سے براہ راست خرید و فروخت ہو سکتی ہے۔

تحریر اور تصویر کی صورت میں کمپیوٹر کی سکرین پر تمام معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں۔ اس کے ذریعے دور دراز علاقوں یا شہروں میں رہنے والے اشخاص کو پیغامات بھجوانے کے ساتھ ساتھ تصویریں بھی بھیجی جا سکتی ہیں۔ کمپیوٹر کے ساتھ کیمرا لگا دیا جائے تو بات چیت کے علاوہ گفتگو کرنے والے کی تصویر بھی دیکھی جا سکتی ہے۔ واضح رہے کہ دونوں کے پاس کمپیوٹر اور کیمرا ہونا لازمی ہے۔ ورنہ ایسا ممکن نہیں ہوگا۔ اب کمپیوٹر کے ذریعے خوب صورت تصویریں بنانا بھی آسان ہو گیا ہے۔

۱۲۔ "سیرت النبی ﷺ" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ کے اخلاق کو "خلقِ عظیم" فرمایا ہے۔ آپ ﷺ کی تشریف آوری سے پہلے انسان مختلف گروہوں میں بٹ چکے تھے۔ وہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے۔ قبیلے قبیلے میں دشمنی تھی۔ چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑائی کا بازار گرم ہو جاتا تھا۔ امیروں کو غریبوں سے نفرت تھی۔ وہ ان کو انسان ہی نہ سمجھتے تھے یا پھر اپنے آپ کو انسانوں سے کوئی بالاتر ہستی تصور کرتے تھے۔ انسانی اخوت مٹ چکی تھی۔ کسی کو یاد بھی نہ رہا تھا کہ سارے انسان ایک باپ کی اولاد اور آپس میں بھائی بھائی ہیں۔ ان میں اخلاقی پستی انتہا کو پہنچ چکی تھی۔

حضور ﷺ کا مشن تمام انسانوں کو ایک پلیٹ فارم پر جمع کرنا اور ان کو یہ بھولا ہوا سبق یاد دلانا تھا کہ وہ سب ایک اللہ کے بندے اور ایک باپ کی اولاد ہیں۔ عزت کا معیار مال و دولت نہیں بلکہ نیکی اور خدا ترسی ہے لیکن محض زبانی تبلیغ سے یہ سبق ذہن نشین ہونا ممکن نہیں تھا۔ اس کے لیے عملی نمونے کی ضرورت تھی، چناں چہ آپ ﷺ نے اپنے عمل سے ثابت کر کے دکھایا کہ جو کچھ آپ ﷺ بتاتے ہیں، وہ سب کچھ کرنے کے قابل ہے اور اس پر عمل کرنا ناممکن نہیں۔ یہ عمل ہی انسانیت کی جان ہے اور اسی سے عدل و انصاف کا قیام وابستہ ہے۔

آپ ﷺ نے خلقِ عظیم کی تشریح میں چار باتیں بیان فرمائیں۔

جو تجھ سے قطع تعلق کرے تو اس سے قطع نہ کر بلکہ اس سے مل اور اپنے حسنِ عمل سے اسے اپنی طرف مائل کر۔ جو تجھ پر ظلم کرے تو اس سے بدلہ لینے کی فکر نہ کر بلکہ اسے معاف کر دے حتیٰ کہ تیرے حسنِ سلوک سے وہ خود شرمندہ ہو کر تیرے قدموں پر آ گرے۔ جو تجھ سے برا سلوک کرے تو اس سے اچھا سلوک کر۔ مخلوقِ خدا کے ساتھ احسان کر اور ان سے کسی بدلے کی توقع نہ رکھ بلکہ اپنے خالق کی طرف متوجہ رہ۔ آپ ﷺ کی ساری زندگی ان چار اصولوں کا عملی نمونہ ہے۔

آپ ﷺ نے اپنا بچپن مکہ مکرمہ میں گزارا۔ جوانی وہیں بسر کی۔ مکہ والوں کو آپ ﷺ پر اس قدر اعتماد تھا کہ وہ آپ ﷺ کو "صادق" اور "امین" کے لقب سے پکارتے تھے۔

آپ ﷺ لوگوں کو بتوں کی پوجا سے منع کرتے اور ایک خدا کی عبادت کا حکم دیتے۔ یہی وجہ تھی کہ ساری قوم آپ ﷺ کی دشمن ہو گئی۔ مخالفت بھی ایسی کہ خون کی پیاسی ہو گئی۔ چھوٹے، بڑے، بچے، بوڑھے، مرد، عورتیں سب جانی دشمن بن گئے۔ کون سی تکلیف تھی جو آپ ﷺ کو نہ پہنچائی گئی۔ آخر آپ ﷺ کی جان کے درپے ہو گئے۔ رات کے اندھیرے میں آپ ﷺ کے مکان کو گھیر لیا۔ آپ ﷺ اللہ کے حکم سے ان کی ننگی تلواروں کے پہرے سے صحیح سلامت نکل گئے اور مدینہ منورہ ہجرت فرما گئے۔

آخر وقت بدلا، دن پلٹے۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام کو غلبہ عطا فرمایا۔ آپ ﷺ فاتح کی حیثیت سے مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے۔ تمام دشمن مجرموں کی حیثیت سے آپ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے۔ سب کو یقین تھا کہ آج ہماری خیر نہیں، ہمیں سزا دی جائے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا "اے مکہ والو! مجھے پہچانتے ہو، میں کون ہوں؟ تم کو یاد ہے کہ تم نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا؟ آج مجھ سے کیسے سلوک کی توقع رکھتے ہو؟"

سب کی نگاہیں شرم سے جھک گئیں۔ انھوں نے دبی آواز سے جواب دیا "ہم جانتے ہیں، آپ ﷺ رحیم و کریم ہیں، آپ ﷺ شریف بھائی اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں، ہم نے آپ ﷺ سے ہمیشہ بھلائی دیکھی ہے اور بھلائی ہی کے امیدوار ہیں۔"

ارشاد ہوا "آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ میں وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا تھا۔ اللہ تعالیٰ تم کو معاف فرمائے، جاؤ تم سب آزاد ہو۔"

اللہ اللہ! اپنے مفتوح دشمن کے ساتھ اتنی رواداری، اتنی فراخ دلی کا ثبوت اخلاقِ عظیم کی عملی تعلیم تھی۔

آپ ﷺ کے حسنِ سلوک کا اثر کیا ہوا۔ وہ گردنیں آپ ﷺ کے سامنے ایسی جھکیں کہ پھر کبھی اٹھ نہ سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو آپ ﷺ کی سیرت پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے، آمین۔

۱۳۔ "محنت میں عظمت" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

دنیا کا سارا نظام محنت کی وجہ سے چل رہا ہے۔ گھر سے نکلتے ہی ہمیں بلند و بالا عمارتیں، کشادہ سڑکیں، خوب صورت گاڑیاں اور فضا میں اڑتے جہاز نظر آتے ہیں۔ دکانوں پر غلہ اور ضرورت کی دوسری چیزیں نیز طرح طرح کے پھل اور سبزیاں دکھائی دیتی ہیں۔ گھروں میں فرنیچر، ریڈیو، ٹیلی وژن اور دوسرے کئی مشینی آلات استعمال ہوتے ہیں۔ ان چیزوں کی تیاری میں کئی ہاتھوں نے مسلسل محنت کی ہے۔

ہر کامیابی محنت کا نتیجہ ہوتی ہے، اسی لیے ہمارے پیارے نبی حضرت محمد خاتم النبیین ﷺ نے محنت کی بہت تاکید فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے محنت و مشقت کر کے حلال روزی کمانے کی عظیم مثال قائم کی۔ آپ ﷺ نے اسلام کی تبلیغ کے لیے دن رات محنت کی۔ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ اسلام چند ہی برسوں میں پورے عرب میں پھیل گیا۔ پیارے نبی ﷺ نے محنت کا درس اسی لیے دیا ہے کہ محنت سے رزق میں برکت ہوتی ہے۔ آدمی کو کسی کے آگے ہاتھ پھیلانا نہیں پڑتا۔ آپ ﷺ نے محنت کو پسند فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے محنت سے روزی کمانے والے کو اپنا دوست کہا ہے۔ محنت کی ایک عام مثال یہ ہے کہ جو طالب علم محنت سے کام کرتا ہے کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ محنت سے صحت پر خوش گوار اثر پڑتا ہے۔

جو لوگ جسمانی محنت سے روزی کماتے ہیں ان کی صحت ان لوگوں سے اچھی ہوتی ہے جو بیٹھ کر دماغی کام کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لیے ورزش بہت ضروری ہے کیوں کہ ورزش بھی محنت ہی کی ایک مثال ہے۔

جو لوگ آج شہرت کی بلندیوں پر ہیں ان کو بھی دن رات کی محنت نے اس مقام پر پہنچایا ہے۔ محمد اقبال کو دن رات کی محنت نے علامہ محمد اقبال بنایا۔ محنت ہی کی بدولت محمد علی جناح قائد اعظم کہلائے۔ محنت کامیابی کی کنجی ہے۔ چناں چہ قائد اعظم نے طلبہ کو کامیابی کا راستہ دکھاتے ہوئے محنت کی نصیحت ان لفظوں میں کی تھی "کام، کام اور بس کام"۔

قوموں کی ترقی کا دار و مدار محنت پر ہے۔ جس قوم کے لوگ محنتی ہوتے ہیں ایک دن وہ قوم مضبوط بن کر کامل اور کمزور قوموں کو اپنا محتاج بنا لیتی ہے۔

۱۴۔ "چڑیا گھر کی سیر" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

میں نے چڑیا گھر کا نام سن رکھا تھا لیکن دیکھا نہیں تھا۔ میں نے ابا جان سے فرمائش کی کہ کل اتوار ہے، آپ مجھے چڑیا گھر دکھائیں۔ ابا جان نے انتہائی خوشی سے جواب دیا کہ کل ہم ان شاء اللہ چڑیا گھر جائیں گے۔ مجھے رات کو نیند نہیں آ رہی تھی۔ آخر خدا خدا کر کے صبح ہوئی۔ ہم نے نماز پڑھی، ناشتا کیا اور ٹیکسی لے کر چڑیا گھر کو روانہ ہو گئے۔

ہم چڑیا گھر پہنچے ابا جان نے ٹکٹ لیے اور ہم ایک بڑے گیٹ سے چڑیا گھر میں داخل ہوئے۔ یہ بہت بڑے رقبے پر پھیلا ہوا ہے۔

ہم نے کھلے میدان میں ہرنوں کو دوڑتے دیکھا۔ وہ خوشی سے اچھل رہے تھے۔ ایک طرف اونٹ کو کھڑے پایا جسے ریگستان کا جہاز کہتے ہیں۔ پہاڑی بکریاں بہت خوب صورت لگ رہی تھیں۔ ان کے جسم پر بال بہت ملائم اور پیارے لگ رہے تھے۔ آسٹریلوی بیل اور گائے دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔ ہم نے دوسری طرف دیکھا کہ ایک بڑی گردن اور بڑے قد والا جانور کھڑا ہے۔ ابا جان نے بتایا کہ یہ زرافہ ہے، جو کئی کئی دنوں تک پانی نہیں پیتا اور خوراک کے لیے درختوں کے پتے وغیرہ کھاتا ہے۔

ہم نے شیر دیکھا جو بہت خوف ناک تھا۔ اس کی گردن پر لمبے لمبے بال تھے۔ آنکھیں انگاروں کی طرح تھیں جسے دیکھتے ہی بچے سہم جاتے تھے۔ ریچھ پیچھے گہرائی میں تھے۔ یہ بہت خطرناک تھے۔ چیتے بھی ان سے زیادہ خونخوار دکھائی دے رہے تھے۔ اسی طرح کئی دوسرے جنگلی جانور بھی آہنی سلاخوں کے پیچھے پھر رہے تھے۔ یہ بہت خوف ناک جگہ تھی، اس لیے ہم نے یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا مناسب نہ سمجھا۔

سب سے زیادہ پُر لطف نظارہ بندروں کا تھا۔ ان کے پنجروں کے گرد بہت زیادہ ہجوم تھا۔ ہر بندر طرح طرح کے کرتب دکھا رہا تھا۔ ہم نے جس بندر کا تماشا دیکھا اسے شاید سب بندروں سے زیادہ کرتب آتے تھے۔ کچھ بچے بندر کے پاس سیب اور کچھ سگریٹ پھینک رہے تھے۔ بندر ایک ساتھ سیب کھا اور سگریٹ پی رہا تھا اور مختلف انداز میں سگریٹ پکڑ کر ناک سے دھواں بھی نکال رہا تھا۔ ہم اس نظارے سے بہت لطف اندوز ہوئے۔ ہم یہ سب چیزیں دیکھ کر دوسری چیزوں کو دیکھنے کے لیے آگے بڑھے۔

ایک مصنوعی ندی کے کنارے ہر قسم کے آبی پرندے تھے۔ کوئی چھوٹے تھے اور کوئی بڑے۔ یہ سب پانی میں چھوٹی چھوٹی مچھلیاں پکڑ رہے تھے۔ مچھلیاں پانی میں بہت حسین لگ رہی تھیں۔ بگلا ایک آنکھ بند کیے شکار کی تاک میں ایک ٹانگ پر کھڑا تھا۔ ہم نے مور کو دیکھا جو پر پھیلائے ہوئے قوس قزح کا رنگ پیش کر رہا تھا۔ مور کو دیکھ کر ہم بہت خوش ہوئے۔

ہم نے ایک بڑے قد والا اور موٹا تازہ ہاتھی دیکھا۔ اس کی ٹانگیں بالکل ستون کی طرح تھیں۔ بڑے دانتوں کے درمیان سونڈ تھی۔ یہ ایک بڑا لمبا اور کھلے میدان میں کھڑا جھول رہا تھا۔ بچے اس پر سوار تھے جو بیٹھے تالیاں بجا رہے تھے۔ میری خواہش پر ابا جان نے مجھے ہاتھی پر بٹھایا۔ میں بھی اس سیر سے بہت لطف اندوز ہوا۔

ہم پرندوں کی طرف گئے۔ خوش نما اور خوب صورت چڑیوں کی کئی اقسام تھیں۔ کوا، کبوتر، چیل، کوئل، باز، اپنے پنجروں میں بیٹھے خوب صورت لگ رہے تھے۔

چڑیا گھر کی سیر کرتے ہوئے ہمیں چار گھنٹے گزر چکے تھے۔ اب ہم تھک چکے تھے۔ ہم نے واپس جانے کا ارادہ کیا۔ چڑیا گھر سے باہر آئے اور ٹیکسی کے ذریعے گھر کی طرف روانہ ہو گئے۔

۱۵۔ "موسمِ بہار" کے عنوان پر مضمون لکھیں جو دو سو الفاظ پر مشتمل ہو۔

موسمِ بہار اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے۔ اس موسم میں باغوں میں پھول کھلتے ہیں اور بہار میں موسم خوش گوار ہو جاتا ہے۔ علی الصباح ہوا کے ہلکے ہلکے جھونکے ذہن کو سکون بخشتے ہیں اور صبح کی سیر کا لطف آتا ہے۔ ہری ہری گھاس پر شبنم کے قطرے یوں دکھائی دیتے ہیں جیسے سبز چادر پر موتی بکھیر دیے گئے ہوں۔ ایسے پیارے اور خوش گوار ماحول میں انسان وقتی طور پر اپنا غم بھول جاتا ہے۔ بہار میں ہر طرف تازگی ہی تازگی ہوتی ہے۔ کائنات دلہن کی طرح خوب صورت لگتی ہے۔ ہر چیز میں حسن ہی حسن دکھائی دیتا ہے۔

بہار کا موسم قدرت کا انعام ہے۔ پھولوں کی کیاریوں میں پھول مسکراتے ہیں۔ رنگا رنگ پھول خوب صورت منظر پیش کرتے ہیں۔ دل میں خوشی و سرشاری کی کیفیت پیدا ہوتی ہے۔ سماں نکھرا نکھرا ہوتا ہے۔ قدرت کے اس انعام سے انسان، حیوان اور پرندے بھی خوش ہوتے ہیں۔ خزاں کا موسم آتا ہے تو کائنات پر اداسی چھا جاتی ہے۔ درختوں کے پتے سوکھ جاتے ہیں اور ہوا ان سوکھے ہوئے پتوں کو زمین پر بکھیر دیتی ہے۔ باغات کی رونق ختم ہو جاتی ہے۔ ماحول اجڑا اجڑا نظر آتا ہے۔ چہروں پر مایوسی دکھائی دیتی ہے۔ خزاں کے بعد جب دوبارہ بہار آ جاتی ہے تو پورے ماحول کو پھر نئی زندگی مل جاتی ہے۔ پیڑ اور پودے سبز خلعت پہن لیتے ہیں اور تن مردہ میں جان پڑ جاتی ہے۔ بہار کے موسم میں ہر جان دار خوش دکھائی دیتا ہے کیوں کہ نہ تو یہ گرمی کا موسم ہوتا ہے اور نہ ہی اس موسم میں سردی ہوتی ہے بلکہ یہ تو بہت ہی سہانا موسم ہوتا ہے۔ لوگ پارکوں اور باغوں میں سیر کے لیے نکلتے ہیں اور اس خوب صورت موسم سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ پرندے چہچہاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں۔

☆☆☆